ٹیپو

اے آصف

ڈیپ لو

تحریر: اے آصف

Urdu Novels Ghar

؛دلکش تمھاری گال پر کچھ لگا ھے؛

وہ کچن میں چھپ کر چاکلیٹ کھا رھی تھی جب زمان نے اسکی چوری پکڑ کر اسکو پیچھے سے آواز دی اور وہ ڈر گئی

؛میری گال پر کچھ نھیں لگا؛ دیکھو صاف ھے؛

دلکش ساری چاکلیٹ منہ میں ڈالا کر زمان کی طرف

مڑی اور وہ چلتا ھوا اسکے پاس آ گیا •

؛دکھاو ذرا مجھکو؛ زمان نے اس کا منہ پکڑ کر کہا•

آدھی سے زیادہ چاکلیٹ تو دلکش کے گالوں پر لگی ہوئی تھی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے موقعے کا پورا فائدہ اٹھایا اور اسکو ڈرانے لگ گیا۔

؛یہ دیکھو سارے ثبوت مجھے مل گئے اب میں نیچے جا کر بتاتا ھوں صبا کو اسکی ساری چاکلیٹ ایک چور جسکا نام دلکش ھے اس نے کھائی ھے؛ زمان اسکو تنگ کرنے گا۔

؛ت م___ تم ذیادہ بنو مت خبر دار جو کسی کو بتایا ورنہ میں بھئ سبکو بتاوں گئ تم اپنے لوفر دوستوں ساتھ سیگریٹ پیتے ھو؛

دلکش نے جلدئ سے منہ ہلاتے کہا اور ساری چاکلیٹ نگل گئ۔

؛ہاہاہا___ تمھارے پاس کوئی ثبوت نھیں ھے جبکہ میرے پاس ھے؛ زمان نے فون نکال کر اسکو دکھایا جس پر دلکش کی چاکلیٹ کھاتے ھوئے تصویر تھی ۔

؛اچھا یہ ثبوت ڈیلیٹ کرو اس کے بدلے میں تمکو چائے پکوڑا بنا کر دیتئ ھوں؛ دلکش نے مکھن لگایا اور زمان کی پسندیدہ ڈش سے اسکو بلیک میل کرنے لگئ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

؛اچھا یہ والا ثبوت ڈیلیٹ کر دیا دیکھو اب جو میرے سامنے ثبوت ھے اسکا کیا کروں؟؟؛اپنے چہرے پر جمی زمان کی نظریں وہ اچھے سے سمجھ گئی،زمان دلکش کے بالکل پاس آ گیا تھا۔

؛مجھے ہاتھ مت لگایا شور مچادوں گی میں زمان پیچھے ھٹو؛

دلکش آنکھیں بند کر کے بولی مگر زمان اس پر جھک چکا تھا اپنے ہونٹ اس کی گالوں پر رکھ کر وہ باقی چاکلیٹ کے ثبوت مٹا رھا تھا،دلکش نے اب آنکھیں کھول کر اسکو دھکا مارا؛

زمان ہنستے جا رہا تھا؛کیا ھے؟تم نے ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا تو میرے پاس دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا ناں؛دلکش نے ہاتھ میں پکڑا خالی جار اس کی طرف مارا اور کچن سے نکل گئی۔

؛جی ابو آپ نے مجھکو بلایا؟؛زمان لان میں کھڑا پوچھ رہا تھا

؛ہاں میں نے بلایا ھے،کل تمھاری پھوپھی آ رھی ھے اور ھم نے سوچا ھے اب تم نے پڑھائی مکمل کر لی ھے اب رشتہ پکا کر دینا چاہیئے زئشہ کے قدم ہمارے گھر میں دولت کی فراوانی ھوں گے؛ملک شہزاد نے چائے کا گھونٹ لے کر کہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو ابو آپ ایسے کہیں آپ کو رشتہ نھیں بلکہ اپنی بہن کی دولت چاہیے زئشہ کا رشتہ پھر اس لیے تاکہ آپ پھوپھی کو حصہ نا دیں، ابو میں ناتو زئشہ تو پسند کرتا ھوں نا اس سے شادی کروں گا؛ زمان غصے سے لان سے ہوتا باہر نکل گیا۔

؛پتہ نھیں اس گدھے کو کب عقل آئے گی زئشہ کے ساتھ دس کروڑ کی زمین ملے گی اسکی نسلیں بیٹھ کر کھا سکتی؛ ملک شہزاد دولت کی حوس میں رشتوں کو بھول گیا تھا

Urdu Novels Ghar

،صبا میری بات سنو، اب اگر زمان کے ساتھ ملکر تم نے کوئی پلان بنایا میں واقعی ابو کو اور تایا ابو بتا دوں گی جو تم چکر چلا رہے زئشہ کے خلاف؛ دلکش صبا کے بال پکڑ کر اسکو سمجھا رھی تھی پر اب اس کے اپنے بال کسی کی گرفت میں تھے صبا نے منہ اٹھا کر دیکھا تو دانت نکال کر سامنے شیشے میں آنکھ مار کر اپنے بال چھڑا کر کمرے سے نکل گئی۔

؛تم کو شوق ھے مظلوم لوگوں پر ظلم کرنے کا؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے واپس اس پر جھک کر کہا دلکش نے بڑی سی آنکھیں کھول لی۔

؛ت م__ تم، جن ھو کیا ادھر ذکر کیا ادھر تم آجاتے ھو؛

دلکش نے بال چھڑنے کی کوشش کرتے کہا۔

؛جن ھوں اور یہ جن تم پر عاشق ھے میری حسین و جمیل

محبوبہ؛ زمان خماری میں ڈوب کر بولا

؛یخ کتنی چیپ لائنز بولتے ھو تم زمان، بنا اجازت میرے کمرے میں بلکہ ہمارے گھر کیوں آتے ھو؟ تایا کو پتہ چلا تو ٹانگیں کاٹ دیں گے پھر ہیرو گری کرتے رھنا؛ دلکش نے بال کھول کر اس کی گرفت سے آزاد کر لئے ۔

؛میرے چاچو کا گھر ھے جب دل کرئے آوں گا اور تمھاری چوری پکڑ وا تمھیں تم میری محبت ھو تم سے بھی ملنے جب مرضی آوں ویسے جب میں تمھارے دل میں آچکا ھوں پھر کمرہ کیا چیز ھے دلکش؛ وہ شوخی سے چہک رھا تھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تمکو کس نے کہا میں تمکو پسند یا تم سے محبت کرتی ھوں؛

دلکش کھولے بالوں کو دوبارہ باندھ رھی تھی مگر زمان کا چہرہ اتر گیا•

؛اچھا ٹھیک ھے؛وہ بجھئ سی آواز میں کہہ کر مڑ گیا اور چلا گیا• دلکش دیر تک اسکی معصومیت پر مسکراتی رھی •

؛آپی کیا کہا ھے آپ نے زمان بھائی کو، بھت دکھی سے گئے ھیں ابو نے چائے اور پکوڑا کی آفر بھئ کی انکار کر دیا؛
زمان کے جاتے ھی صبا کمرے میں واپس آگئ

؛پاگل ھے پورا، گردان کروالو پیار کی رٹا مارا ھوا ھے پر مذاق سمجھ نھیں آتا جناب کو، کچھ نھیں کہا میں نے تم مجھے آنکھیں مت نکالو یہ شام نھیں ہونی جناب نے ادھر ھونا ھے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش زمان کی اس بچپن کی عادت سے واقف تھی وہ خوب لڑائی کے بعد واپس دلکش کے ساتھ ھی کھیلتا تھا۔ انکا بچپن ایک ساتھ گزرا سب ایک گھر میں رھتے تھے پھر ملک شہزاد کے لالچ نے سب کھالیا خون کا رشتہ بھئ اور بھائی بھئ۔

Urdu Novels Ghar

؛زمان کھانا کھالو؛ کشور نے کھانا اس کے سامنے رکھ کر کہا

؛امی مجھے بھوک نھیں ھے؛ زمان نے بجھے سے لہجے میں کہا

؛پھر لڑائی کر کے آئے ھو ناں؟؟؛ تم دونوں کب بڑے ھو گے؟

• زمان تمھارے ابو تمھارا رشتہ پکا کرنے والے ھیں بڑے ھو جاو میرے بیٹے

؛امی میں زئشہ سے شادی تو کیا منگنی بھی نھیں کرنا چاہتا میں صرف دلکش سے پیار کرتا ھوں اسی سے شادی کروں گا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان اپنی امی کو دوٹوک کہہ کر چھت پر چڑھ گیا شام ھوگئی تھی اب ہوا چل رھی تھی، دونوں گھروں کی چھت آمنے سامنے تھی، زمان نے دیکھا نھیں اس وقت دلکش بھی چھت پر تھی لڑائی کے بعد چھتوں سے ھی صلہ کرتے تھے۔

؛ہمم لگتا ھے کچھ زیادہ ھی ناراض ھو گیا ھے، کال کرتی ھوں آخر وہ میرا دوست بھی تو ھے؛

دلکش نے فون نکال کر زمان کا نمبر ملایا پر زمان نے کال کاٹ دی دلکش نے جتنی بار بھی کال کی اس نے کاٹ دی۔اب وہ بھی شدید غصے میں آگئی۔

؛اوئے مجنوں__ کال کاٹ دے گا تو آواز نھیں آئے گی مجھے پتہ ھے وہاں چھت پر پڑے ھو آخری بار کہہ رھی ھوں مان جاو؛

وہ چھت سے ہی اونچی آواز میں شروع ھوگئی زمان نے جلدی سے کال پک کی۔

؛کیا مسل ھے؛ دلکش نے اسی غصے سے پوچھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مجھے کیا مسلہ ہو گا مسلہ تو تمکو ھے، پتہ نھیں کس کو چاہتی ھو جو میرا پیار نظر ھی نہیں آتا؛ زمان نے مدھم سا کہا

؛تم سے کرتی ھوں، سنا تم نے؟ تم سے کرتی ھوں گدھے

اب چپ چاپ ادھر گھر آو مجھے ملنا ھے تم سے؛ دلکش نے حکم دیا وہ چوکنا ھو گیا

؛کس قسم کا ملنا ھے؟ مطلب پاس پاس والا یا دور سے فضول والا؟؛ وہ واپس شوخ ہو گیا• دلکش کو اس کی ایسوں باتوں پر بس ہنسی آتی تھی پر یہ سچ تھا وہ جب پاس ھوتا دلکش سے کچھ بات نا ہوتی •

؛وہ آو گے تو پتہ چل جائے گا اب آجاو پھر تایا ابو نے آجانا؛

دلکش نے خطرے کا بھی بتا دیا، زمان بھاگتا ہوا چھت سے اترا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان بھاگتا ھوا اپنے گھر سے نکلا سڑک کراس کر کے وہ اپنے چاچو ملک طاہر کے گھر میں داخل ھو گیا• چاچی کو سلام کر کے وہ سیدھا چھت پر چڑھ گیا• دلکش اپنے دھیان کھڑی تھی جب زمان نے اسکو اپنی بانہوں میں قید کر لیا•

؛دلکش؛ آواز میں خمار تھا وہ اسکے بال پیچھے سے آگے کر کے اس کے اور پاس ھو گیا• دلکش نے آنکھیں میچ لی تھی•

؛تو تم مجھ سے محبت نھیں کرتی؟ یہ ھی کہا تھا ناں تم نے پھر یہ کیا ھوا جو تم سے رہ بھی نھیں ھوا؟؛ زمان دلکش کے بالوں پر ھونٹ رکھ کر اس سے پوچھ رھا تھا•

؛زمان میری بات سنو؛ وہ اس کی بانہوں میں قید کسمائی آزاد ھونے کی کوشش کر رھی تھی مگر زمان نے اسکو اور پاس کر لیا•

؛جو بات کہنی ھے ایسے ھی کہو، سن رھا ھوں بولو میری جان؛

زمان محبت پاش لہجے میں اپنی گرفت دلکش کے ہاتھوں پر مضبوط کرتا گیا اور وہ کچھ نا کر پائی•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان تمکو پتہ ھے ابو میرے لیے رشتہ تلاش کر رھے ھیں، اور تایا ابو تمھارے لیے، مگر میں کسی اور سے کیسے ؟زمان تم سمجھ رھے ھو یہ بات؟؛ دلکش نے پلٹ کر اپنے اس کے کندھے پر رکھ کر زمان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا•

؛ میں بھی تمھارے علاوہ کسی سے نھیں کر سکتا، اور تمھارا کسی اور سے نھیں ہونے دوں گا دلکش تمھارے پیارے تایا جان زئشہ سے میری شادی کرنا چاہتے ھیں زمین گھر ھی رھے؛

زمان نے دلکش کو ساری کہانی سنادی جس پر وہ ناراض ھو گئی

؛ملک زمان تم میرے ھو دلکش طاہر کے یہ بات لکھ لو اور رھی زئشہ کی بات وہ مجھے بالکل پسند نھیں ھے پچھلی بار جب پھوپھو آئی تھی کیسے تمھارے آس پاس گھوم رھی تھی؛

دلکش زمان کا کالر پکڑ کر اسکو بتا رھی تھی وہ اسکا ھے• زمان ہنستا چلا گیا اور دلکش کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے پاس کر لیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش ھم ایک دوسرے کے ھیں، میرے علاوہ کسی کے پاس یہ حق نہیں وہ تمھارے یوں پاس آئے؛زمان نے اس کے ماتھے کو چوم کر کہا •

؛ہاں پر زمان کچھ کرو اس دے پہلے دیر ھو جائے، اگر تم مجھے زئشہ کے آس پاس نظر آئے تو گولئ ماردوں گی اسکو بھئ تمکو بھئ؛دلکش نے ہاتھ سے گن بنا کر اس کے گال پر رکھی•

Urdu Novels Ghar

؛تو ایسا کرو بلکہ ایسا کرتے ھیں تم نکاح کر لیتے ھیں، شاید ابو اور چاچو کی دشمنی ختم ھو جائے، میں چاچو سے بات کرتا ھوں مجھے تم سے شادی کرنی ھیں وہ میرے دوست بھی تو ھیں؛

؛پر تایا ابو نے اگر کچھ کر دیا؟ تم اور ابو مجھے بہت پیارے ھو

تایا ابو نے یاد ہے دو ماہ پہلے ابو پر فائرنگ کروادی تھی پتہ نھیں وہ روپے پیچھے کیوں اتنا؛دلکش افسردہ ہو گئ •

؛چھوڑو ابو کو تم ان کے بیٹے سے بات کرو؛

زمان واپس شوخی سے بولا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ان کے بیٹے میں ھی تو میری جان ھے ڈر لگتا ھے زمان اگر کچھ؛

دلکش کی بات ابھی باقی تھی جب زمان نے اس کے بولتے لب چپ کروادئے اور وہ اس کے سینے میں چھپ گئی۔

؛اب جاو مجھے بھی کام کرنے ھیں، صبا اکیلی لگی ھے پھر امی نے میرا پوچھنا ھے؛ گود میں سر رکھے زمان کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہ اسکو کہنے لگی۔

Urdu Novels Ghar

؛مت جاو ایسے ہی میرے پاس رھو تم؛

زمان نے دلکش کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔

؛زمان اب ابو کے آنے کا بھی وقت ہو گیا ھے جاو ورنہ تایا ابو نے تمکو بھی کوئی سزا دے دینی اور ان سے لڑائی مت کیا کرو؛ دلکش اس کو سمجھا رھی تھی۔

؛کیا تم یوں ھی میرے پاس نھیں رہ سکتی؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے دلکش کی گود سے سر اٹھا کر پوچھا۔

؛تم جانتے ھو مجھے تم سے کتنی محبت ھے زمان اور مجھے تم بس میرے پاس چاہیئے مگر ہماری فیملی بھی دیکھو ناں؛

دلکش اس کے بال ٹھیک کر کے بولی ۔

؛اچھا جاتا ھوں پر جانے کا ٹیکس لگے گا؛

زمان گھمبیر سا کہتا اس پر جھکا۔

؛اچھا ایک شرط ھے، کہ تم جا کر سو جاوگے، کل تایا ابو سے اچھے سے بات کروگے اور کھانے کے معاملے میں بڑی امی سے جنگ نہیں کروگے؛ دلکش نے پوری لسٹ گن لی۔ زمان اسکو دیکھتا رہ گیا۔

؛یار تم ناں ھر بات کی خبر ھوتی تمکو، پر ہاں ٹیکس اچھے سے ادا کروگی تو ھو گا سب اور مجھے گال پر نشان نہیں چاہیئے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان گہری نظروں سے دلکش کو دیکھ رہا تھا•بدلے میں دلکش نے اسکا کالر پیچھے کر کے گردن پر ھونٹ رکھ دیے•اور جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگ گئی •

:چاچو ایک بات کرنی ھے• ناراض مت ھونا پر سکون سے سن لینا؛

زمان زمینوں پر گیا تھا طاہر سے ملنے وہ اپنے چاچا کا پیارا تھا اس کی وجہ وہ اکلوتا وارث تھا دونوں گھروں کا•

Urdu Novels Ghar

؛ھاں بولو، زمان پیسے تو نہیں چاہیے ؟؛

طاہر نے بٹوا نکال کر پوچھا•

؛نھیں چاچو مجھے رشتہ چاہیے، میں --میں دلکش کو پسند کرتا ھوں شادی کرنا چاہتا ھوں اس سے چاچو پر ابو پھوپھو کے طرف صرف لالچ میں میرہ بات پکی کر رھے ھیں، مجھے نھیں کرنا ادھر؛

اس نے ساری کہانی طاہر کو سنادی تھی جس پر پہلے ملک طاہر بھت ناراض ھوا کیوں کہ وہ اپنے بڑے بھائی کی دشمنی نھیں لینا چاہتا تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا دلکش بھی راضی ھے؟؛طاہر نے پوچھا

؛چاچو آپ کہو گے مان جائے گی پر مجھے دلکش سے ہی کرنی ھے شادی آپ بھی تو کہتے تھے بچپن میں وہ میری دولہن بنے گی؛

زمان پرانی بات دیادلا رہا تھا جس پر طاہر چپ ھو گیا،

؛ٹھیک ھے پر اگر زمان تمھاری وجہ سے دلکش یا ہم بھائیوں میں دشمنی بڑھی میں معاف نھیں کروں گا تمکو، بھابھی کو پہنچ رشتہ مانگنے کیلئے •

؛چاچو گھر پر نھیں پتہ میں دلکش سے کورٹ میرج کرنا چاہتا ھوں

بدلے میں آپ میرے حصے کی زمین رکھ لو یا میں وہ دلکش کو دے دوں گا پر مان جاو چاچو ابو نے خلاف یہ ھی قدم ھے بس؛

زمان ملک طاہر کو ماننے میں لگا ہوا تھا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زئشہ ھم کل تمھارے بڑے ماموں کی طرف جارھے ہیں، میں اور

تمھارے بڑے ماموں چاہیے ھیں ھم تمھارا رشتہ زمان سے کر دیں اس کی پڑھائی مکمل ہو گئی ھے پورے 16 مربعے اس کے نام ھیں اکلوتا ھے تم عش کرو گی؛ سلیمہ نے اپنی بیٹی کو پتے کی بات بتائی۔

؛امی وہ تو مجھے بچپن سے بھت پیارا لگتا ھے پر اس نے مجھ سے کبھی سیدھے منہ بات نھیں کی آپ رشتے کی بات کر رھی ھو اس سے تو پوچھ لو؛ زئشہ پرانی باتوں کو سوچ کر غصے سے بولی۔

؛تم اس کے آگے پیچھے گھومنا کھانے وغیرہ بنا کر دینا مان جائے گا آخر وہ تمھارا منگیتر ھے ہونے والا؛ سلیمہ مطلبی سا کہا زئشہ سمجھ گئی۔

،رائٹر اے آصف،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛آپی ایک بات پوچھوں؟؛صبا دلکش کو تیار ھوتے دیکھ کر بولی

؛ہاں پوچھوں صبا کیا پوچھنا ھے؟؛

؛آپی آپ زمان بھائی سے شادی کر لو مجھے وہ بھت اچھے لگتے؛

صبا نے معصومیت سے کہا دلکش ہنسے لگ گئ•

؛فکر نا کرو شادی تو میری اسی کے ساتھ ھو گی پر تایا ابو پتہ نھیں بڑی امی تو مجھے چاہتی ھیں تایا ابو کی وجہ سے وہ امی سے بات نھیں کر رھی اب زمان ھی کچھ کرے گا؛دلکش نے کہہ کر بال سمیٹ لئے •

؛آپکو پتہ ھے کل بڑی امی آئیں تھی امی کو کہہ رھی تھی پھوپھو سلیمہ کل زئشہ کے ساتھ آرھی ھے اور تایا ابو زمان بھائی کی منگنئ کر رھے وہ بھت دکھئ تھی پھوپھو سلیمہ بھت چالاک ھیں اور زئشہ تو پتہ نھیں مجھکو نھیں اچھی لگتی آپی؛صبا منہ بنا کر کہنے لگئ •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛پسند تو وہ مجھکو بھی نھیں ھے یوں زمان کے آس پاس گھومتی دل کرتا ہے منہ نوچ لوں اسکا پر پھو پھو کا خیال آتا تو بس؛ دلکش نے کڑوا گھونٹ بھرا۔ صبا سن کر قہقہہ لگاتی ہنسی۔

؛اوہ ھو آپی میں تو بتانا بھول گئی زمان بھائی باہر بائیک پر کھڑے آپکو بلا رھے تھے مجھے یاد ھی بھول گیا جائیں امی کو میں نے کہہ دیا آپ کتابیں لینے جا رھی ھو؛صبا نے سارا پلان اسکو بتا دیا زمان کا نام سن کر دلکش نے جھٹ اپنا دوپٹہ درست کیا اور باہر بھاگ گئی۔

Urdu Novels Ghar

؛تم ؟ کیوں آئے مطلب کہاں جانا ھے ؟؛ دلکش باہر آئی تو وہ اسکا انتظار کر رھا تھا وہ چلتی زمان کے پاس پہنچ گئی۔

؛کب سے کھڑا ھوں گرمی میں تمکو کوئی احساس نھیں بیٹھو جلدی ھم کہیں جا رہے ھیں؛ زمان نے اسکو بائیک پر بیٹھے کا کہا۔

؛زمان بتاو پہلے ؛ دلکش نے مشکوک نظر سے دیکھا پر زمان سے اسکا بازو پکڑ کر اسکو اپنے پیچھے بیٹھا لیا تھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش مجھے پکڑ کر بیٹھنا میں بائیک تیز چلاوں گا گر مت جانا ابھی تو تمھارا تین بار قبول ھے کہنا باقی ھے؛

؛کیا مطلب؟ کہاں لے جا رھے ھو؟؛

؛بھاگ کر نکاح کرنے لگے ھیں ھم، تمھارے تایا اور میرے ابو کل میری منگنی کروا رھے ھیں، پر میری بیوی تم ھو گی؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان میرے امی ابو؟؛

؛ہاں تمھارے امی ابو یعنی میرے ساس سسر، فکر نا کرو میں نے چاچو کو بتا دیا تھا وہ کورٹ آ جائیں گے تم بس تیار رھو؛

؛اور میں رھو گی کہاں؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تم میرے بیڈ روم میں رھو گی اور__؛

؛اچھا بس آگے مت بولنا؛ دلکش نے انگلی زمان کے ھونٹ پر رکھ کے اسکو چپ کروادیا• وہ مسکراتے ھوئے کورٹ پہنچ گئے•

وہ کب سے طاہر کا انتظار کر رھے تھے پر وہ ابھی تک نھیں آیا تھا زمان نے فون نکال کر کال ملائی مگر نمبر مصروف تھا دلکش اپنی جگہ پریشان تھے آدھے گھنٹے سے اوپر ھو گیا تھا•

؛زمان دوبارہ کال کرو شاید ابو بزی ھوں؛ ابھی وہ کہتی زمان کا فون بج اٹھا اس نے جلدی سے کال اوکے کی دوسری طرف طاہر تھا۔

؛چاچو آپ ائے نھیں؟؛زمان نے شکوہ کیا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان بیٹا میں شہر سے باہر ھوں بھائی صاحب نے کیس کر دیا زمین کا تم میری بات دلکش سے کروادو؛ زمان نے فون دلکش کو دے دیا۔

؛دلکش میری بیٹی زمان مجھ سے تمھارا ہاتھ مانگ چکا بلکہ میں چاہتا تھا تم زمان سے ھی شادی کرو زمان کو میں پالا ھے وہ تمھاری قدر کرئے گا تم سے پیار کرتا ھے، جو حالات اس نے بتائے نکاح کر لو اس سے رخصتی میں دھوم دھام سے کروں گا اپنی بیٹی کی اپنی امی کو کچھ مت بتانا ابھی معاملہ ایسا نھیں؛ ملک طاہر نے اپنی بیٹی کو اعتماد میں لے کر اسکو بھی بتا دیا ۔

؛جی ابو؛ دلکش نے کہہ کر فون زمان کو دے دیا اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر زمان پریشان ھو گیا۔

؛تمکو اگر ایسے عجیب لگ رھا ھے دلکش تو ھم نھیں کرتے ایسے چھپ کر شادی چلو میں تمکو گھر لے جاتا ھوں؛ وہ کھڑا ہوا پر دلکش نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا ۔

؛مجھے تم سے شادی کرنی ھے زمان اور ابو نے بھی کہا بس میں چاہتی تھی سب ھوتے تو سب کتنا الگ ھوتا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو میں تمکو بھت دھوم سے لے کر جاوں گا دلکش اپنی بیوی بنا کر؛

دونوں ہاتھ پکڑ کر کورٹ میں داخل ھو گئے۔

؛زمان کہاں ھے ؟کل سے شکل نھیں دکھائی اس نے ؟؛

ملک شہزاد نے اپنی بیوی پر رعب ڈال کر پوچھا۔

؛ سنیں وہ بڑا ھو گیا ھے پیار سے بات کیا کریں جوان بیٹے کو رعب میں رکھوں گے کبھی بات نھیں مانے گا ھمارا ایک ھی بیٹا ھے؛

؛ ھممم تم ٹھیک کہہ رھی ھو، جب آئے تو اسکو میرے پاس بھیج دینا کل سلیمہ آرھی ھے اس کے اوپر کا کمرہ صاف کروادینا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛جی ٹھیک ھے؛وہ دکھی سی بولی پر کہہ کر کچھ نا سکتی تھی •

؛کیسا لگ رھا ھے مسسز زمان بن کر؟؛

ایک ہاتھ سے بائیک چلاتا دوسرے سے اس نے دلکش کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا ھوا تھا دلکش کے اتنا کہنے پر بھی زمان نے ہاتھ نہیں چھوڑا تھا•

؛اپنے من چاہیئے انسان پر پورا حق حاصل ھوجائے تو خوشی ھی ھوتی ھے اور تم تو میری محبت ھو زمان اب میرے شوہر بھی تو میں اتنا خوش ھوں بتا نھیں سکتی؛دلکش نے اپنا سر اسکے کندھے سے لگا کر کہا •

گھر کے پاس آکر زمان نے بائیک روک دی دلکش اب اتر کر اس کے مقابل کھڑی تھی •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛آج تو مجھے بالکل نیند نھیں آئے گی یار رمیر ادل نھیں تمکو چھوڑ کر جاوں،ویسے اب تم اصولی طور پر میری ھو تو کیا خیال ھے تمکو ھمارے بیڈ روم وزٹ کروادوں؛زمان شدید شوخ دلکش کا ہاتھ ھونٹوں سے لگا کر بولا تھا۔

؛دیکھا ھوا ھے میں نے اب پلیز جاو ھم روڈ پر ھیں تایا ابو کے کسی بھی آدمی نے دیکھ لیا اچھا نھیں ھو گا میں چھت پر ملوں گئ ناں تم سے ابھئ بات مان جاو؛وہ زمان کو سمجھاتے ھوئے اپنا ہاتھ چھڑا کر جانے لگی ۔

؛ایک تو تمھارے تایا ابو میری آبادی میں اضافہ نھیں ھونے دیں گے؛

زمان کی بات پر وہ شرمیلئ سے مسکان لیے اپنے گھر داخل ھو گئ۔

زمان نے بائیک کا رخ اپنے گھر کر لیا۔(رائٹر:اے آصف)

زمان گھر داخل ھوا تو سلیمہ پھوپھو اپنی بیٹی زئشہ کے ساتھ آچکی تھی ان کو دیکھ کر زمان کے چہرے پر ناگواری سی چھا گئ پھر آگے بڑھ کر اسکے سلام کیا۔ یہ دیکھ کر ملک شہزاد خوش ھو گیا آخر اسکا پلان خراب نا ھوا اسکو یہ ھی فکر تھی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛پھوپھو آپ نے تو کل آنا تھا ناں؟؛زمان نے زئشہ کو اگنور کرتے پوچھا

؛ھاں جی میرے شہزادے پر تمھاری کزن زئشہ تمکو بھت مس کر رھی تھی تو ھم آج آگئے؛زئشہ نے زمان کو دیکھا اور اٹھ کر پاس آگئی۔

؛زمان میں بھت تنگ گئی ھوں میرا روم دیکھا دو گے ؟؛

زمان حیران تھا وہ سب کے سامنے اتنا بے تکلفی سے بول رھی

؛آپکو کمرہ امی دیکھا دیں گئی مجھے کام ھے ایک سوری؛

وہ جانے کو مڑ ملک شہزاد نے آواز دے کر روک لیا۔

؛بیٹا زمان زئشہ مہمان ھے اسکو کمرہ دیکھاو اسکا لے کر جاو ساتھ؛

؛جی ابو؛وہ غصے سے واپس آگیا۔زئشہ خوشی سے چلتی اس کے پاس چلی گئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛چلیں زمان؛سیڑھیاں چڑھتی زئشہ نے تھوڑااوپر جاکر زمان کاہاتھ پکڑ لیا۔

؛دیکھیں یہ رھا آپ کا کمرہ جائیں آرام کریں؛زمان سے سرد مہری سے کہہ کر اپناہاتھ کھینچ لیااور اپنے کمرے میں جاکر لاک لگالیا۔

زئشہ جل بل گئی اسکا پلان فلاپ ھو گیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

دلکش نے شاور لیا تھا اب وہ بال اپنے دوپٹے سے خشک کرنے لگی

مگر زمان کی باتیں اور اسکی صورت اسکی نظروں میں گھوم رھی تھی دلکش نے بیڈ پر پڑا اپنا فون اٹھازمان کے نام پر اوکے کیااور

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھاہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اس کا پہلا نام بدل کر اب وہاں ° hubby ° لکھ دیا اسکی آنکھیں بھی چمک رہی تھی پھر نے اس نام پر کلک کر دیا۔

؛کیسے ہو؟؛ پہلی ہی بیل پر زمان نے فون اٹھالیا تھا۔

؛جیسا تم چھوڑ کر گئی تھی؛ زمان نے ذو معنی کہا

؛تمھیں تو کبھی نہیں چھوڑ سکتی زمان اور اب ہمارا وہ رشتہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا، میں بھی تمھیں بہت مس کر رہی ہوں؛

؛دلکش؛ زمان نے پیار سے اسکا نام لیا۔

؛ہاں زمان؛ اس نے فوری جواب دیا۔ وہ محسوس کر رہی تھی وہ کچھ پریشان ہے۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش پھوپھو اج ھی اگئی ھیں اور وہ انکی چڑیل بیٹی ایسے ھی فری ھونے کی کوشش یار وہ کسی کی شرم نھیں رکھتی میرا دل کرتا نکال باہر کروں اسکو؛زمان نے غصے میں کہا۔

؛ھمم تم میرے ھو زمان اس سے دور ھی رھو اور کوئی ضرورت نھیں اس سے فری ھونے کی اب تم شادی شدہ ھو اپنی بیوی پر توجہ دو؛

دلکش نے اسکو جیسے یاد دلایا ھو۔

؛دلکش میں تم سے ملنے آرھا ھوں ابھی،وہ بستر سے اٹھا اور چلتا ھوا دروازہ کے پاس آگیا؛

؛میں انتظار کر رھی ھوں زمان؛دلکش نے کہہ کر فون واپس بیڈ پر پھینک دیا اور چھت کی طرف بھاگی۔

رائٹر اے آصف

؛دلکش بھاگتی ھوئی سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر پہنچی تو زمان

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سامنے کھڑا تھا وہ اس سے پہلے آ چکا تھا دلکش نے بھاگ کر اس کی بانہوں میں پناہ لی •

؛زمان نے اسکو اپنی بانہوں میں کسٹر لیا تھا• پھر تھوڑا سا جھکا اور اس کے کان میں سرگوشیاں کرنے لگا وہ اس سے کچھ پوچھ رہا تھا

؛مے آئی کس یو؟؛زمان نے دلکش کے کان پر ھونٹ رکھ کر پوچھا وہ اور سکڑ کر زمان سے لپٹ گئی تھی،زمان نے اب دلکش کے بال کھول دیے تھے دونوں کافی دیر ایک دوسرے کے گلے لگے رھے پھر زمان نے چھت پر پڑی چارپائی پر دلکش کو بیٹھا دیا خود اسکا ھاتھ پکڑ کر زمین پر بیٹھ گیا تھا•

؛زمان پلیز میرے پاس بیٹھو؛دلکش نے اسکو پاس بلایا

؛اچھا مطلب اسی چارپائی پر؟تمھارے پاسس؟؟سوچ لو

میں لیٹ بھی سکتا ھوں؛زمان نے شوخ کہا دلکش کے ہاتھ پر کس کی•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو__؛دلکش شرمائی سی کچھ بھی بول نا پائی۔

؛تو یہ کہ میں اپنی بیوی کو کس کرنا چاھتا ھوں؛

زمان زمین سے اٹھا اور اسکی طرف جھکتا گیا۔

؛زمان۔۔میری بات سنو۔۔؛وہ جیسے اس پر جھک رہا تھا دلکش پیچھے ہوتی چارپائی پر لیٹ چکی تھی فرار کا کوئی راستہ نھیں تھا زمان اسکو جانے بھی نا دیتا، زمان نے اپنا انگلیاں دلکش کی نازک انگلیوں میں دبا دی اور اس پر پوری طرح جھلک کر اپنا سایہ کر دیا۔

؛دلکش اب تم میرے نکاح میں ھو تم پر سارے حق رکھتا ھوں پر چلو جب تک تم تیار نھیں ہوتی میں بھی صبر کر لیتا ھوں جبکہ یہ مشکل ھے پر تمھارے لیے کر سکتا ھوں؛وہ آدھا اس پر تھا جب دلکش کی بند آنکھیں دیکھ کر بولا اور دلکش کے ماتھے پر ھونٹ رکھ دیے ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے آنکھیں کھول کر زمان کو دیکھا وہ اسکا شوہر تھا اس پل اسکو زمان پر بے انتہا پیار آیا تھا اس نے اپنے بازو زمان کی گردن میں ڈالی اور اسکو اپنے پاس کھینچ لیا۔

؛تم جب شوہر نہیں تھے مجھے تب بھی تم سے کبھی خوف نہیں تھا مجھے پتہ تھے تم جتنا مجھ سے پیار کرتے ہو اتنا ہی میرا خیال رکھتے ہو زمان اب میرے ہو صرف میرے اور اتنا پاس آکر دور ہو گی

تمھاری بیوی کو برداشت نہیں؛ دلکش نے تھوڑا اٹھ کر زمان کے ہونٹ چوم لیے پھر دیر تک وہ محبت کی دنیا میں گم رہے ۔

؛بھائی صاحب ہم نے ذیادہ دیر ادھر رہنا نہیں ہے ہفتے بعد چلے جانا ہے اسی ہفتے کرو جو کرنا آج کا دن تو گزر گیا اب کل رکھو انتظام؛

؛سلیمہ دیکھو زمان کو راضی کرنا مشکل ہے وہ کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے تم زئشہ سے کہو وہ زمان سے دوستی رکھیں تب بھی کچھ ہو گا مجھ سے وہ ذیادہ بات وات نہیں کرتا میں خود پریشان ہوں خوان لڑکا ہے ڈانٹ بانٹ میں اپنے چاچا کی طرف مائل نا ہو جائے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛بھائی صاحب زئشہ کوشش کرتی ھے ایسا کرو انکو اکیلے وقت دو شاید کوئی بات بن جائے جوان بچے ھیں دوستی ھوگئی تو اچھا ھے؛

؛ھاں بات تو درست کہہ رھی ہو سلیمہ کل شام کو ھم باہر جاتے ھیں تم اپنی زمین دیکھ لینا ساتھ جو کاغذ تیار پڑے اس پر انگوٹھا لگا دینا،

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ھے شہزاد بھائی؛

؛زمان ھم کب تک یوں چھپ کر ملیں گے ؟مجھے اب ساتھ رھنا ھے یہ سب بہت مشکل ھوتا جارہا ھے؛دلکش اس کے سینے پر اپنی انگلی گھوما رھی تھی •

؛یارر مجھ سے بھی کہاں رھا جاتا ھے اور اب تو بالکل بھی نہیں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے کروٹ بدلی اور دلکش کو بانہوں میں بھر لیا۔ پھر فون کی گھنٹی پر وہ الگ ھوا۔

؛یہ کیوں مجھے کال کر رھی ھے ؟؛زمان نے ناگواری سے کہا ۔

؛کون ھے ؟؛دلکش بھی اٹھ کر اسکے برابر بیٹھ گئی۔

؛زئشہ کی کال ھے یار پتہ نھیں کیوں پیچھے پڑی ھے،؛

؛زمان تم اس سے دور ھی رھو ورنہ مجھ سے برا نھیں ھو گا کوئی؛

دلکش نے اسکا کالر فولڈ کر کے اسکی گال پر ھونٹ رکھتے کہا۔

اور پلیز زمان شیو مت رکھا کرو چھبتی ھے،اور بالکل کلین شیو بھی مت کرنا وہ مجھے پسند نھیں،۔ اس کے گال پر ہاتھ پھیر کر دلکش نے کہا جس پر زمان ہنستا گیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ایسا کرو تم خود کرو جس طرح پسند ھو میں راضی ھوں اور تم جانتی ھو میں صرف تم سے پیار کرتا ھوں اور اب تو ھم میاں بیوی ھیں مگر ابو کب کوئی نیا بمب چھوڑ دیں کوئی پتہ نھیں میں گھر جا کر دیکھتا ھوں آخر ماجرہ کیا ھے اسکو میرا نمبر دیا کسنے ؟

زمان سوچ میں پڑا ھوا تھا• پھر دلکش سے الوداع لے کر وہ چھت سے اتر گیا ان کے گھر آمنے سامنے تھے جبکہ ایک طرز کے گھر تھے چھتوں کو باہر کا راستہ بھی لگتا تھا جس پر گارڈز ھوتے تھے پر زمان چلاکی سے نکل آتا تھا•

Urdu Novels Ghar

؛صبا دلکش کہاں ھے ؟کب سے مجھے دکھائی نھیں دی اسکو کہو آکر سالن بنالے تمھارے ابو آرھے ھیں تھوڑی دیر تک ھم کھانا ساتھ کھائیں گے ؛

؛جی امی میں آپی کو کہہ دیتی ھوں؛صبا نے فوری جواب دیا اوپر سے دلکش بھی آگئی •

؛آپی آپ چڑیل کی طرح گم جاتی ھو کہاں گئی تھی ؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبا نے مشکوک نظر سے دیکھا۔

؛دلکش دوپٹہ کے بل نکلتے ہوئے جا کر بیڈ پر لیٹ گئی، میں تمھارے جیجو سے ملنے گئی تھی؛

؛کیا؟ کون ؟ آپی ؟؟؟؛ صبا آنکھیں کھول کر دیکھتی رہ گئی پھر دلکش نے اسکو ساری کہانی سنا کر چپ رہنے کا کہا۔

صبا نے بھاگ کر جا کر بیڈ پر اپنی بہن کو گلے سے لگایا۔

Urdu Novels Ghar

؛آپی ہائے کتنی اچھی خبر دی ھے؛ زمان بھائی بھت اچھے ھیں؛

؛ہاں ہاں اب چپ امی نے سن لیا تو قیامت ہو جانی؛

دلکش نے اس کے منہ پر ہاتھ لکھ دیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ کھانے کی میز پر بے دلی سے بیٹھا ھوا تھا۔ زئشہ بہانے بہانے سے کبھی اسکا ہاتھ پکڑنے کو شش کرتی تو کبھی اپنا پاوں اس کی ٹانگ پر پھرتی زمان مارے غصے سے اپنا پاوں زمین پر مار کر اٹھ کر جانے لگا تھا جب اس فون ہی سکرین پر اسکی محبت کا نام چمکا۔

؛مائی ڈیئر ہیبی! کیا کر رھے ھو؟؛زمان نے سکرین پر ٹچ کیا تو میسج اوپن ہو گیا۔ وہ بھی جلدی جلدی ٹائپنگ کرنے لگا۔

؛جان کھانے کی تیاری جو کہ نا کھانے کے برابر ھے میں روم میں جا کر تمکو کال بیک کرتا ھوں ابھی یہ زئشہ چڑیل دیکھ رھی ھے؛

زمان نے مسکراہٹ سجائے دلکش کو میسج کیا اور فون واپس میز پر رکھ دیا دو سیکنڈ میں پھر اسکرین چمکی۔ زئشہ مطلبی اور شکی نظروں سے اسکو دیکھ رھی تھی۔

؛کون ھے جس سے بات کر کے اتنا خوش ھو زمان اور مجھ مے دیکھ بھی نھیں رھے؟ کوئی بھت خاص ھے شاید۔ زئشہ نے خود کو اگنور ھوتا دیکھ اس سے وجہ پوچھی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تمھارے مطلب کی بات نھیں ھے سولیو اٹ،؛امی میں نے کھانا کھالیا ھے میں اپنے کمرے میں جارھا ھوں اور پلیز کوئ ڈسٹرب مت کرنا مجھے کل ایک میٹنگ کے لیے بھی جانا ھے اچھے سے نیند پوری کرنا چاھتا ھوں؛ زمان نے اپنی باتوں پر زور ڈال کر کہا اسکو پتہ تھا اور دس منٹ تک زئشہ اسکے کمرے میں کسی بہانے آنے والی تھی۔

؛ملک شہزاد اسی بات پر خوش تھا کی زمان اس بزنس میں اسکی بھت مدد کرتا ھے سو اس نے بلا کسی بات کے زمان کی بات میں حامی بھری زمان سیڑھیاں چلتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

؛یہ زمان خود کو سمجھتا کیا ھے اتنا بھئ کوئی ہیرو نھیں ھے۔ اسکو تو میں اب بدنام کروں گئ مردوں کی ایک ھی کمزوری ھوتی؛

تب تو تم مجبور ھو کر شادی بھی کروگے اور مجھ سے محبت بھی

محبت نا بھی کرو تو میں ھوں ناں؛زئشہ کبھی اپنا شکار نھیں چھوڑتی تم میرے ھی ھوگے ملک زمان اور یہ بھت جلد تمکو پتہ چل جائے گا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زئشہ اسکے خلاف پلان بنا رھی تھی وہ کچھ بھت غلط کرنے والی تھی• اسکو نا تو اپنی عزت کا خیال تھا نا پرواہ وہ بس زمان کو چاہتی تھی ایک ضد کی طرح اسکا مقصد بس زمان تھا نا کہ اسکا پیار •

زمان شاور لے کر باہر آیا تو لیہ کرسی پر ڈال کر وہ اپنا موبائل تلاش کرنے لگا جو چارج پر لگا تھا زمان کو یاد آیا اس نے دلکش کو کال کرنی تھی سو بھاگ کر فون پکڑا تو اسکی دس مس کالز آئی ھوئی تھی •

Urdu Novels Ghar

؛اب نھیں چھوڑے گی یاررر؛زمان نے دلکش کو کال ملائی اس نے فوری ریسور کر لی

؛کہاں تھے؟ کب سے کالز کر رھی ھوں زمان بتا بھی سکتے تھے اگر اپنی اس زئشہ ساتھ تھے؛ دلکش نے جل کر کہا•

؛دلکش میں اپنے روم میں ھوں جہاں صرف تم آسکتی ھو اور کوئی نھیں۔ میں شاور لے رھا تھا سوری،؛زمان نے غلطی مان لی•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مت کیا کرو اب مجھ سے ویسے برداشت نھیں ھوتا اور تم؛

دلکش نے اپنے بے قابو جذبات کا اظہار کیا۔

؛اچھا میں تمھیں ویڈیو کال کر رھا ھوں؛ زمان اسکی بے قراری دیکھ کر کہنے لگا۔ اگلے ھی منٹ اس نے کال ملا لی
۔

Urdu Novels Ghar

؛زم ان۔۔ زمان شرٹ کہاں ھے ؟؛ دلکش نے غصے سے پوچھا

؛یار ابھی نہا کر آیا ھوں؛ ابھی تو کپڑے بھی نھیں پہنے پہلے اپنی بیوی کو کال کی میں نے؛ زمان نے دلکش کی شرم دیکھ کر کہا۔

؛اچھا وہ جو تمھارے پاس بلیو کلر کی ٹی شرٹ ھے وہ پہن لو؛

دلکش نے پیار دے کہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛میں تمکو پہننے کا سوچ رہا تھا ویسے؛ یہ دیکھو تم اپنی لپ سیٹک کا مارک چھوڑ گئی ہو اتنا اترا میں نے نہیں اترا؛ زمان نے اپنی گردن پر بنا اس کے ہونٹوں کا مارک دکھایا جس پر دلکش قہقہہ لگا کر ہنسی؛

؛اچھا ہے ناں یہ نشان بتا رہا تم صرف میرے ہو؛ اب چینج کر لو تو پھر پلیز کھانا کھا لینا مجھے پتہ ہے تم نے نہیں کھایا؛ دلکش اسکی عادت سے واقف تھی۔

؛اگر تم کھلا رہی ہو تو کھا لیتے ہیں؛

؛کر والو رخصتی روز پھر میرے ہاتھ سے کھانا مجھے تو کوئی مسلہ نہیں؛ دلکش نے سنجیدہ ہو کر کہا تھا۔

؛ان شاء اللہ میں جلد ہی اپنی بیوی کو اپنے پاس لے آوں گا، چلو ابھی میں کام کر لوں کل میٹنگ ہے میری تو مجھے وہاں ٹائم لگ جائے گا جاتا ہوا تم سے ملکر جاوں گا چاچو نے بتایا وہ بھی آ گئے ہیں تو ان سے بھی ملنا ہے؛ زمان نے اسکو سب بتایا۔

؛ٹھیک ہے پر کل مل کر جانا میں انتظار کروں گی زمان ائی لو یو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛لو یو ٹو مسسز زمان؛ کل ملتے ھیں •

زمان صبح جلدی اٹھ گیا تھا• تیار ھو کر وہ ناشتے سے پہلے دلکش سے ملنا چاھتا تھا• اپنے آنے کی اطلاع کیلئے اسنے دلکش کو کال ملائی دو تین بیل کے بعد اس نے فون اٹھالیا وہ شاید نیند میں تھی•

Urdu Novels Ghar

؛دلکش۔۔ میں آرھا ھوں تم سے ملنے؛

زمان نے محبت پاش لہجے سے اسکو بتایا

؛زمان ابھی اس وقت؟ ابو گھر پر ھیں میں چھت پر کیسے آوں؛

دلکش نے ملک طاہر کی آمد کا بتایا•

؛یہ تو اور اچھا ھو گیا چاچو سے بھی مل لوں گا؛

زمان نے چہک کر کہا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان میں لگی ھوں سونے آجاو تو بتادینا بائے؛

؛ٹھیک ہے آرھا ھوں؛زمان نے کہہ اپنے کمرے سے

نکل گیا اس نے دیکھا ھی نھیں زئشہ اس کے کمرے کے

پاس ہی کھڑی سب سن رھی تھی شاید سن چکی تھی۔

Urdu Novels Ghar

؛کہاں جارھے ھو؟؛ملک شہزاد نے اسکو جاتا دیکھ پوچھا۔

؛چاچو سے ملنے جارھا ھوں؛زمان نے بنا کسی خوف کے کہا۔

؛تم اب ھمارے دشمنوں سے ملوگے زمان؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد نے غصے سے کہا۔

؛ابو آپ اپنے خون کو دشمن کہہ رہے ہو؟ پر میرے وہ چاچو ہیں

میرا بچپن انکی گود میں گزرا ہے اور وہ عزیز ہیں میرے اور چاچو کے

درمیان آپ مت آو آپ اپنئ دشمنی بنھاو مجھے مت رکو۔

Urdu Novels Ghar

زمان نے اسئ غضب سے ملک شہزاد کی طرف دیکھ کر کہا اور گھر سے

نکل گیا۔ ملک شہزاد کو اپنی شکست تسلیم نہیں تھی بالکل نہیں۔

؛اسلام و علیکم چاچو؛

زمان ڈرائنگ روم میں داخل ہوا ملک طاہر کو سامنے دیکھ کر محبت سے سلام کیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛وعلیکم السلام میرا بیٹا؛ملک طاہر نے آگے بڑھ کر زمان کو گلے لگایا۔

؛چاچو کیسے ھیں؟سفر کیسا رھا؟؛زمان طاہر نے پاس صوفہ پر بیٹھ گیا۔

:سب اللہ کا شکر اچھے ست ھو گیا یار بس بھائی صاحب زمین پر قبضہ نھیں چھوڑ رھے میں نھیں چاھتا اپنے بھائی کے خلاف کیس کروں زمان؛طاہر دکھی ھوا۔

Urdu Novels Ghar

؛چاچو سب ٹھیک ہو جائے گا؛زمان نے طاہر کے ھاتھ پر ھاتھ رکھا۔

؛تم تیار ھو کر ویسے کہاں جا رھے تھے؟؛طاہر نے اسکو اب نوٹ کیا۔

؛چاچو میں لاھور کے لیے نکل رھا ھوں کل واپسی ھونی سوچا ملتا جاوں؛

زمان نے جھجک کر کہا طاہر ہنسنے لگ گیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو برخوردار مجھ سے نہیں اپنی منکوحہ سے ملنے آئے ہو؛ طاہر نے پیار سے کہا

؛چاچو کیا کر رہے ہو کسی کو نہیں پتہ؛ زمان نے اسکی ہنسی کو روکتے کہا•

؛ہاں ہاں یاد آگیا؛ پر جس سے ملنے آئے ہو وہ تو اٹھی نہیں، ایسا کرو اسی کے کمرے میں مل لو میں تمھاری چاچی کو آج بتادوں گا اس بات کا؛ طاہر نے کہا•

؛جیسا آپکو ٹھیک لگے چاچو؛ زمان کہہ کر اٹھا بائیں جانب دلکش کا روم تھا وہ

قدم بڑھاتا اسکی طرف گیا• دروازے پر دستک دی کوئی آواز نہیں آئی اس نے اب خود ھی دروازہ کھولا تو وہ لاک نہیں تھا زمان اندر چلا گیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان زمان زمان! کیا سمجھتا ھے آج وہ بدنام کروں گی یاد کرئے گا اور یہ دلکش کو چاھتا ھے؟ کیا رکھا ھے اس میں جو مجھ میں نھیں ھے اس سے زیادہ ماڈرن ھوں اس سے زیادہ خوبصورت ھوں اس سے زیادہ ادا ھے میرے پاس، مرد میری انگلیوں پر ناچتے زمان تم کیا چیز ھو؛

زئشہ جل بل کر آگ ھوگئی تھی ایک تو زمان اسکو اگنور کرتا تھا دوسرا وہ دلکش کو چاھتا تھا یہ بات سن کر اسکو آگ نے اندر تک راکھ کر دیا تھا۔ وہ بس بدلہ چاھتی تھی؛

زمان آہستہ قدم بڑھاتا دلکش کے پاس پہنچ گیا وہ بالکل انجان سوئی ھوئی تھی، زمان نے اسکے چہرے سے بال پیچھے گئے اور دلکش کے ماتھے پر کس کیا، وہ تھوڑا سا ہلکی کروٹ بدل گئی زمان نے اپنا دائیں ہاتھ اسکی گردن سے بالوں کو ہٹانے کو آگے کیا۔ دلکش کی اب آنکھ کھل گئی۔

؛زمان_؛اس نے نام ھی لیا تھا کہ زمان نے جھک کر اسکی گالوں پر پیار کیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ہاں جی مسسز زمان، اب جاگ جاو میری ہو چکی بیوی، مجھے نیند ختم کر کے تم مزے سے سو رھی ھو؟؛ زمان نے پیار سے گلہ کیا دلکش نے اپنے بال سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی۔

؛خواب میں بھی تو تم ھی ھوتے ھو زمان،؛ دلکش نے آگے ھو کر اسکو گلے سے لگا لیا

؛پر میرے خواب تو آج کل بھت ویسے ویسے ھیں سناوں تمکو؟؛ زمان نے دونوں ہاتھ دلکش کی کمر پر ڈال کر اسکو قریب کر لیا تھا اور کان پر اسکو بتانے لگ گیا۔

؛زمان_ کوئی بھی آسکتا ھے ھم چھت پر نھیں ھیں ہٹو اب کہ پھر میں نا چھوڑوں تمھیں؛ دلکش نے دھمکی دی وہ ہنسنے لگ گیا۔ اور اٹھ کر کھڑا ھو گیا'

؛اچھا ٹائم ختم مجھے اب نکلنا ھے کل آوں گا واپس تم اپنا خیال رکھنا اور اتنی کالز نت کرنا کہ میں راستے سے واپس آجاوں؛ زمان کہہ کر پلٹا تھا کہ دلکش نے بستر چھوڑ کر بھاگ کر اسکو پیچھے سے ہگ کر لیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان جلدئ آجانا؛ اور کالز کروں گی بھت ساری کروں گئ میرے ھو جب میرا دل کرئے گا کروں گی؛ دلکش اپنے ہاتھ اس کے گرد حائل کر کے بولی تھی۔

؛ھاں کر لینا اب ٹھیک ھے؟ چلو اب مجھے جانا ھے؛ زمان نے الوداع لی مگر دلکش کسی صورت اسکو جانے نھیں دینا چاہتی تھی۔

؛اگر تمھارا کام ایمپوٹنٹ نا ھوتا تو کبھی نا جانے دیتی خاص طور پر اب جب میرے بیڈ روم میں آئے ھو؛ دلکش نے زمان کی شرٹ ٹھیک کرتے اسکو خود سے الگ کیا۔

؛کل شام کو ملتے ھیں یا میں آج ھی جلدی آجاوں یہ بھی ھو سکتا کام ختم ہو جائے تو اچھا سوچو ابھی بائے؛ زمان دلکش کو بانہوں میں بھر کر دروازے تک لے آیا۔

؛ٹھیک ھے انتظار کروں گی؛ خدا حافظ

؛او کے اللہ حافظ؛ زمان کمرے سے نکل واپس سب سے مل کر

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک طاہر کے گھر سے نکل گیا تھا۔

؛شہزاد مجھے ابھی تک کوئی بات بنتی دکھائی نھیں دی زمان تو زئشہ کو گھاس نھیں ڈالتا؛ سلیمہ تپی ھوئی ملک شہزاد کے گلے پڑ گئی ۔

؛باجی میں کر تو رھا ھوں کوشش کل تو ترکیب نکالی تھی اسی پر عمل کرتے زمان آج گیا ھے لاھور میری ابھی بات ھوئی وہ شام تک آجائے گا ھم آج شام کو باہر جاتے ھیں میرا فام ہاوس ھے وہاں آپ تیار ھو جاو زئشہ کو بتادو وہ تیار رھے کچھ بھی کرئے زمان کو اپنا بنائے؛

ملک شہزاد نے اپنا دماغ لگایا اور اپنی چالاکی پر کام کرنا شروع ھو گیا ساتھ سلیمہ بھی تیار ھو گئی وہ شام ھوتے ھی گھر سے نکل گئے ۔

زمان راستے میں تھا جب اسکو اطلاع دی ملک شہزاد نے،

زمان کی خوشی کی انتہا نا رھی اس نے راستے سے ھی دلکش کو کال کر دی تھی اور اپنے کمرے کو سجائے کے لیے پھولوں کا آڈر دے دیا ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛گاڑی گھر کے سامنے رکی تو باہر پھولوں والا بھی آیا تھا زمان کو نھیں پتہ تھا زئشہ گھر پر ھے وہ اپنے دھیان گھر میں داخل ھوا زئشہ کو لگ رھا تھا یہ سب زمان اس کے لیے کر رھا ھے •

وہ خوشی سے بھاگ کر ٹی وی لاؤنج میں آگئی زمان اسکو دیکھ کر دنگ رہ گیا

؛تم یہاں کیا کر رھی ھو؟ تم نھیں گئی؟؟؛

؛زمان میں تمھارے لیے رکی ھوں میں تم سے بھت پیار کرتی ھوں؛ زئشہ اس کے گلے لگنے کی کوشش کرتے ناکام۔رھی•

؛بھت شرافت سے کہہ رھا ھوں میں تمکو نھیں دلکش کو چاھتا ھوں اور تم ہم دونوں کے درمیان آنا چھوڑ دو، نا تمھارا تھانا کبھی ھوں گا یاد رکھنا؛ زمان اسکو جھڑک کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سیاہ کلر کی نائیٹی جس پر نیٹ کا ہلکا سا گون ڈالا تھا زئشہ اپنے کمرے میں کب سے ٹہل رہی تھی جب سے اس نے زمان کو دلکش

سے بات کرتے سنا تھا اس نے تن بدن میں آگ مچی ہوئی تھی وہ بدلہ تو پہلے بھی لینا چاھتی تھی زمان جو اسکو ہر وقت اگنور کر رہا تھا

اب جب دلکش زمان کو ملنے اسکے گھر رہی تھی وہ یہ موقعہ ہاتھ

سے جانے نھیں دینا چاہتی تھی خود کو تیار کر کے وہ صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ زمان کے کمرے کی طرف بڑھی ہاتھ میں پکڑا دودھ

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

کا گلاس جس میں اس نے نیند کی گولیاں ملائی ہوئی تھی اسکا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کمرہ زمان کے کمرے کے سامنے تھا۔ ابھی اس نے پہلی دستک دی

زمان سمجھا دلکش ھے اس نے فوری دروازہ کھول دیا کمرہ پھولوں

سے سجا ھوا تھا پر سامنے زئشہ کو اس لباس میں دیکھ کر وہ کوئی

حیران نھیں تھا اسکی حرکتوں سے وہ ان دو تین دونوں میں واقف ھو گیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

؛تم یہاں کیا کر رھی ھو؟ وہ بھی اس وقت میرے دروازے پر دستک دینے کا مطلب؟

؛زمان نے نظریں ہٹائی اس سے۔

؛اتنا تیار ھو کر تم سے ملنے آئی ھوں اس وقت تمکو نھیں پتہ کیوں

آئی ھوں، تھوڑا سا اپنا پیار بانٹ لو گے کم نھیں ھو جائے گا؛زئشہ

نے جوں ھی دیکھا دلکش سیڑھیاں چڑھ کر آ رھی ھے اس نے آگے ھو کر زمان کو گلے لگا لیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مجھے پتہ تھا تم بھی مجھے چاھتے ھو ورنہ اس وقت مجھے کیوں کہتے زئشہ نائیٹی پہن کر آنا

وہ خود سے ھی باتیں بنانے لگی۔

اس سے پہلے زمان اسکو الگ کرتا دلکش وھاں پہنچ گئی تھی دونوں

کو اتنا پاس دیکھ کر اسکی آنکھوں میں آنسو تھے،

زمان نے فورن زئشہ کو دھکا مارا اور دلکش کی طرف بڑھا۔

Urdu Novels Ghar

؛دلکش جو تم دیکھ رھی ھو ایسا نھیں ھے یہ مکار عورت کی چال ھے ھمکو دور کرنا چاھتی ھے میری بات سنو؛زمان دلکش کی طرف

بڑھا پر وہ اسی رفتار سے سیڑھیاں اترتی گئی جس چاہت سے آئی تھی۔ زمان آوازیں دیتا رہ گیا۔

؛اگر تمھاری وجہ سے وہ مجھ سے دور رھی تمھارا وہ حال کروں گا یاد کرو گی؛زمان زئشہ کو دانت نکالتے دیکھ غصے سے کہتا دلکش کے پیچھے بھاگا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ لاؤنج کے دروازے پر تھی جب زمان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا

؛کیا ھو گیا ھے ہمارا رشتہ اتنا کچا نھیں ہے دلکش جو ایک مکار عورت کی وجہ تم یوں شک کرو میری محبت اتنی سی ھے ؟؛

زمان دکھی سا بولا تو دلکش نے بنا کوئی وقت ضائع کیے اس کی بانہوں میں پناہ لی؛ تمھارے لیے تیار ھو کر آتی تھی، مجھ سے کسی صورت برداشت نھیں تم یوں؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان نے اس کی آنکھیں صاف کی؛ تو جا کیوں رھی تھی ؟؛

؛میں ابو کی بندوق لینے جا رھی تھی اس زئشہ کو آج قتل کر دیتی اگر تم نا آتے؛ دلکش نے معصومیت سے کہا زمان اسکو اٹھا کر واپس سیڑھیاں چڑھنے لگا•

زئشہ کی لگائی آگ انکو اور قریب لے آئی تھی، وہ دونوں پاس دیکھ کر آگ بگولہ ھوئی اپنے کمرے میں چلی گئی •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان دلکش کو اٹھائے اپنے کمرے میں لے آیا تھا اندر آکر اس نے پاؤں سے دروازہ بند کر دیا؛

دلکش نے ایک ہاتھ سے زمان کے کالر کو مٹھی میں بھینچ لیا تھا• اسکی گود میں سوار وہ اپنا منہ زمان کے کندھے سے چھپائے اپنا دوسرا بازو اسکی گردن کے گرد حائل کیئے زمان میں سمیٹ گئی تھی• زمان نے پیار سے لا کر اسکو اپنے بیڈ پر بیٹھایا• دلکش نے ابھی بھی رونا بند کر نہیں کیا تھا• زمان نے کمرے میں سجائے پھولوں سے ایک گلاب لا کر اسکو دیا•

Urdu Novels Ghar

؛دلکش کیا ہو گیا یار مت روناں، دیکھو سارا میک اپ خراب کر لیا ہے؛
اپنی جیب سے ٹشو نکال کر زمان اسکا چہرہ صاف کرنے لگا•

؛تمکو کوئی احساس نہیں مجھ پر کیا گزر رہی ہے، اگر مجھے یوں کسی کے ساتھ دیکھتے تو تم اسکو گولی مار دیتے اور مجھے بھی زمان تم۔؛دلکش نے ناگواری سے کہا•

؛ہاں میں اسکو گولی مار دیتا کیوں تم پر میں کسی کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے تیزی سے سچ کہہ دیا دلکش نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا پھر آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گئی۔

؛میں کیسے کروں برداشت؟؛زمان اسکو روتا دیکھ اسکے اور پاس ھو گیا اور بانہوں میں بھر لیا۔

؛تم میری بیوی ھو دلکش، اور وہ کوئی نھیں کیوں اس بات پر رو کر ھمارے یہ پیارے لمحات سپائل کر رھی ھو، دیکھو بس ھم ھیں اور وہ بھی اتنا پاس ھم سے ھوا بھی گزر نھیں سکتی وہ یا کوئی اور ھم میں کبھی نھیں آ سکتا دلکش اپنا رونا بند کرو؛

اسکے مضبوط سینے میں چھپی دلکش کوئی مذمت نا کر سکی آخر وہ اس پر پورا حق رکھتا تھا۔ زمان جتنا اسکے قریب ھوتا جا رھا تھا دلکش کی دھڑکن بے قابو ھو رھی تھی۔

؛زمان پلیز ابھی نھیں؛ دلکش نے مدھم سی آواز میں اسکے کان میں کہا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مجھ سے مذید انتظار نھیں ہو گا تم بیوی ھو میری، پر ہاں ابھیٔ رخصتی باقی ھے؛ ٹھنڈی آہ بھر کر وہ کروٹ لے کر بستر پر ھو گیا دلکش نے اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا تھا؛ اپنا ہاتھ زمان کے ہاتھ سے ملا کر دونوں نے انگلیاں بند کی۔

؛ایم سوری زمان، ھر بار میری وجہ سے میرے پاس آتے رہجاتے ھو پر مجبوری ھے؛ دلکش تھوڑی شرمندہ تھی۔ زمان نے اپنے ھونٹ اسکے بالوں پر رکھ دیے۔

؛تم اتنا بھی پاس ھو تو غنیمت ھے میری جان، اور تم نے کچھ غلط نھیں کہا ھاں ایک سزا ھے تمھارے لیے ایک گفٹ ھے بولو پہلے کیا دوں؟؛

؛ھھھم پہلے سزا دے دو تا کہ گفٹ کا مزہ بعد میں قائم رھے؛

؛سزا یہ ھے کہ، تمھیں میرا نام لکھنا ھو گا باڈی کے اس پارٹ پر جہاں میں کہوں گا؛

زمان نے کروٹ لی اور دلکش کو اپنے حصار میں باندھ لیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یہ تو کوئی سزا نا ھوئی پر چلو جہاں کہو گے وہاں لکھ لوں گی؛ دلکش نے

اسے سے گلے لگ کر کہا اور پھر زمان کی بات پر وہ شرمائے بنا نا رہ سکی۔

؛تمھیں اپنی بیک پر لکھنا ھو گا،

زمان نے اسکے کان میں کہا تھا جواب میں وہ بس سر ہلا سکی۔

Urdu Novels Ghar

؛میری بھی ایک شرط ھے پھر؛ دلکش نے زمان سے کہا

؛وہ کونسی؟؛

؛میری بیک پر اپنا نام تم لکھو گے اور ابھی لکھو گے؛ دلکش نے اٹھ کر اپنی پشت اسکے سامنے کی اپنے ہاتھ سے سارے بال ایک طرف کر لیے وہ تیار تھی۔

؛یاررر۔۔ پھر اگر مجھ سے کنٹرول نا ھوا تو؟؛ زمان نے اسکی گردن پر کس کرتے پوچھا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو تھوڑی سی چیٹنگ کر لینا؛ دلکش نے ہنس کر کہا اور پلٹ کر زمان کی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھا وہ تو وہاں ھی ڈھیر ھو گیا تھا۔

زئشہ کان لگا کر کب سے دونوں کی باتیں سن رھی تھی اس نے دیوار سے کی لاک اٹھایا اور باہر دے دروازہ لاک کر دیا۔ اور فون ملانے لگی۔

؛ہیلو امی، آپ تو کہتی تھی زمان یہ ھے وہ ھے، وہ اپنے چہیتے بھائی ماموں طاہر کی بیٹی سے عشق لڑا رھا ھے دونوں رنگے ھاتھوں پکڑے میں نے جلدی آو ماموں کے ساتھ؛

زئشہ نے روتے ھوئے بتا کر کال کاٹ دی سلیمہ نے طوفان اٹھا لیا تھا۔

طاہر نے اپنی بیوی کو دلکش اور زمان کے نکاح کا بتا دیا تھا صبا تو پہلے ھی جانتی تھی وہ سب بھت خوش تھے ملک طاہر کو زمان پر پورا یقین تھا اس بے زمان کو اپنے بیٹے کی طرح پالا تھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو کب تک دلکش کی رخصتی کرنی ھے ؟؛

بس حالات کچھ بہتر ھوں تو زمان کو کہوں گا وہ بات کرے، بھائی صاحب کے موڈ پر میں اپنی بچوں کی خوشیاں خراب نھیں کرنا چاھتا؛

؛بات تو آپکی ٹھیک ہے مگر طاہر دیکھ لیں، یہ فیصلہ خراب نا کر دے ھماری بیٹی کو؛

؛ایسا نھیں ھو گا بے فکر رھو زمان پر مجھکو پورا یقین ھے؛

؛ آپکا بیٹا وہاں طاہر کی بیٹی ساتھ گلشرے اڑا رھا ھے اور آپ فام پر اپنی ترکیب بنالو بھائی صاحب جو بات طے ھوئی تھی اسی پر قائم رھو اگر زمان زئشہ سے کرنا ھی نھیں چاہتا تو میری زمین کے پیپر زواپس کرو مجھے تا کہ میں جاوں میری زئشہ کو رشتے بھت؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد ٹی وی دیکھ رہا تھا جب سلیمہ نے ہلا بولا اسکو کچھ سمجھ نا آئی وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔

؛کیا بکواس کر رہی ہو؟ زمان ایسا نہیں ہے؛

ملک شہزاد نے غصے سے کہا۔

؛ایسی ہی بات ہے تو کیا زئشہ جھوٹ کہہ رہی؟؟

چلو ابھی میرے ساتھ خود جا کر دیکھو؛

سلیمہ ابھی کے ابھی واپس گھر جانے کو تیار تھی۔

؛سلیمہ اگر یہ بات سچ ہوئی تمھاری پوری زمین واپس،

اور اگر جھوٹ اور بہتان ہوا بھول جانا پھر رشتہ بھی اور زمین بھی

ملک شہزاد نے دشت سے کہہ کر گاڑی کی چابی اٹھائی۔

؛منظور ہے مجھے چلو ابھئ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاتا؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سلیمہ بھئ وثوق سے کہہ رھی تھی اور ساتھ چلتی وہ گاڑی میں

سوار ھو گئ۔

؛کس رنگ سے لکھوں؟؛

دلکش کو سامنے بیٹھا کر زمان رنگ پوچھ رھا تھا۔

Urdu Novels Ghar

؛جس بھی رنگ سے لکھ دو پر وہ رنگ تمھارا ھونا چاہیئے؛

دلکش نے پیار سے اپنے شوہر کی محبت کا اعتراف کیا۔

؛اچھا میری محبت کا رنگ چلو اسی سے لکھتا ھوں؛

زمان نے اپنی انگلی اسکی پشت پر چلائی وہ سمیٹ کر

اسکے سینے سے لگ گئ۔

؛دلکش ابھئ میں نے بس ایک حرف لکھا ھے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے ہنس کر کہا۔

؛یہ ھی بھت ھے اب تڑپوں مت لکھو اور مجھے جانے دو؛

کاجل سے بھری آنکھیں اس نے زمان پر ڈال کر یوں کہا وہ

لکھتا گیا۔

Urdu Novels Ghar

؛لو لکھ ھو گیا؛

؛اب لاو میرا گفٹ بھی دو جلدی سے؛

دلکش پلٹی اور آمنے سامنے بیٹھ گئی۔

ھاں وہ ایک منٹ زمان نے اپنی پاکیٹ سے ایک لاکٹ نکال کر دلکش کو دکھایا،؛یہ تمھاری منہ دکھائی ھے؛

زمان یہ کیوں؟ یہ ڈائمنڈ کا ھے کیوں لیا؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

دلکش نے لاکٹ دیکھ کر پوچھا۔

؛جب پکا والا میرے پاس آجاوگی وہ تب دوں گا پر یہ جو آج تک مجھے اس چہرے سے محروم نھیں کیا یہ اس کے لیے اپنی بیوی کو اتنا تو دے سکتا ھوں ؟؛

زمان نے پاس ھو کر لاکٹ اسکے گلے میں ڈال دیا؛

اب یہ اچھا لگ رھا ھے۔

ملک شہزاد نے گاڑی کی بریک گیٹ پر آکر لگائی وہ بڑی رفتار سے آیا تھا جوں ھی گاڑی رکی وہ تیز قدم بڑھاتا اوپر زمان کے کمرے کی طرف گیا۔ سلیمہ بھی اسکے پیچھے پیچھے تھی۔

اوپر پہنچ کر ملک شہزاد نے زمان کے کمرے کا دروازہ بجایا

وہ باہر سے لاک تھا زئشہ نے بھاگ کر چابی دی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ماموں یہ زمان ___ ؛

زئشہ کچھ کھتی ملک شہزاد نے ہاتھ کے اشارے

سے اسکو چپ رھنے کا کہا اور دروازہ کھولنے لگا•

؛اگر یہ خبر جھوٹ نکلی تو تم ماں بیٹی کا وہ حال کروں گا یاد کرنا؛

ملک شہزاد ساتھ لاک کھول رھا تھا ساتھ بول رھا تھا•

گاڑی کے ہارن پر زمان کو خبر ھوگئی تھی ملک شہزاد کے آنے کی اور وھی ھوا دروازہ مسلسل بجتا جارھا تھا• دلکش اس سب سے ڈر گئی وہ زمان کے پیچھے چھپ گئی•

؛دلکش تم ایسا کرو تم یہاں بیڈ پر لیٹ جاو

میں اوپر اپنے کپڑے ڈال دیتا ھوں اور پلیز

کا پنا بند کرو پکڑے بھی گئے تو نکاح نامہ ھے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میرے پاس؛زمان نے اسکی حالت پر ہنس کر کہا۔

؛زمان مستی بعد میں کرنا باہر تایا ابو کھڑے ھیں

ساتھ پھوپھو بھی لگ رھی مجھے کچھ کرو ناں؛

دلکش نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

؛جب کچھ کرنے لگتا ھوں تب روک دیتی ھو

اب کیا کروں گا باہر چھاپہ پکڑ گیا ھے؛

زمان نے ہولے سے اسکا مذاق بناتے کہا۔

دلکش زمان کے بیڈ پر لیٹ گئی زمان نے اپنی

الماری کے سارے کپڑے نکال کر بیڈ پر ڈال دیے

دلکش مکمل چھپ گئی تھی۔زمان نے جا کر دروازہ کھول دیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ملک شہزاد گولی کی طرح اندر آیا کون ھے تمھارے ساتھ زمان ؟؛

؛ابو کیا ھو گیا ھے کون ھو گا میرے کمرے میں ؟زمان نے نیند کا ڈرامہ کرتے جمائی لی۔

؛تو یہ کمرہ کیوں پھولوں سے بھرا ھے ؟؛ملک شہزاد نے سارا کمرہ غور سے دیکھا سلیمہ بھی لگی ہو ھی تھی دیکھنے؛

؛ابو اب آپ پھوپھو کی باتوں میں مجھ کر شک کرو گے ؟

یہ آپ کے اور امی کیلئے سجایا تھا میرے کمرے میں

آپ دونوں کے علاوہ کسی کو اجازت ھے انے کی ؟ آپ بتاو مجھکو؛

ملک شہزاد سوچ میں پڑ گیا اسکو پتہ تھا زمان کے کمرے میں کوئی نھیں آتا نا وہ انے دیتا۔

؛یہ پھول کیوں ؟؛ملک شہزاد نے ترچھی آنکھ سے دیکھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ابو میٹنگ اچھی ہو گئی آپکو اور امی کو سرپرائز دینا چاھتا تھا، کہ میں شادی کیلئے تیار ھوں؛ زمان نے جوں کی کہا کمبل اور کپڑوں کے نیچے لیٹی دلکش کو غصہ آگیا۔

؛ابھی پوچھتی ہوں اسکو تایا ابو کو جانے دو؛

ملک شہزاد سب بھول گیا خوشی سے زمان کو گلے لگایا سلیمہ بھی شرمندہ ھو گئی معافی مانگ کر کمرے سے نکل گئے ۔

ملک شہزاد ھاتھ پکڑ کر اپنی بہن کو نیچے لاؤنج میں لے گیا۔

دروازہ لاک ھونے کی آواز پر دلکش نے سارے کپڑے ایک طرف مارے اور وہاں سے ھی بولنا شروع کر دیا۔

؛تم کو بھت شوق ھو رھا دوبارہ شادی کا؟ کر کے دیکھاو مجھے شادی دیکھنا کیا حال کروں گئ تم نے سوچا بھی کیسے زمان؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش بولتی گئی زمان بھاگ کر واپس بیڈ پر آیا۔

؛کیا کر رھی ھو، دلکش ابھی گئے وہ لوگ تم شور مت مچاو؛

؛کیوں نا مچاوں میں سبکو بتاوں گی تم میرے شوہر ھو زمان؛

دلکش سارے کپڑے نیچھے پھینکتی گئی۔ وہ چپ ھی نھیں ھو رھی تھی۔ زمان اچھل کر اپنے بیڈ پر آ گیا اور پورا اس کے اوپر ھو کر دلکش کے چہرے پر جھک گیا۔ آخر وہ بالکل چپ ھو گئی۔

؛تمکو چپ کروانے کا یہ ھی طریقہ بیسٹ ھے؛

زمان تھوڑا اس سے الگ ھوا دلکش نے مزید اسکو دور کر دیا۔

؛تم_ کوئی اپنی بیوی کو ایسے بھی کس کرتا ھے ؟؛

دلکش شکایت سے بھری پڑی تھی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں میری بیوی ایسے ھی چپ ھوتی ھے؛

زمان نے آنکھ مار کر کہا۔

؛ھٹو اور جانے دو مجھے کرو جس سے کرنی شادی؛

دلکش بیڈ سے اٹھی اپنا دوپٹہ درست کیا اور کھڑکی پاس

کھڑی ھو گئی۔

زمان اسکو ناراض نھیں کر سکتا تھا اس نے پیچھے سے

دلکش کو اپنی بانہوں میں بھر لیا، اپنا منہ اسکے کاندھے

پر رکھ کر زمان نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد

کسس دیے اور اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔

؛صرف تم سے محبت کرتا ھوں، شادی تم سے کر چکا

ھوں بیوی ھو تم اب تو میں اپنے بچے بھی سوچ چکا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے دلکش کی گردن پر ھونٹ رکھ کر کہا۔

؛تو وہ شادی؟؛

؛پاگل ھم پکڑیں نا جائیں اس لیے کہا ابو اپنی چال

سوچتے رھیں شادی تو ہو چکی میری؛

زمان نے اسکو سمجھایا تو دلکش کا موڈ اچھا ھوا۔

Urdu Novels Ghar

؛زمان واپس کیسے جاوں؟ رات زیادہ ھو رھی ہے نیچے

تایا ابو بھی آ گئے ھیں۔

؛تو مت جاوناں، یہ تمھارا کمرہ ھے، یہ بیڈ تمھارا

ھے اور تو اور یہ بندہ بھی تمھارا ھے میرے ساتھ سو جاو؛

زمان اسکی کمر پر گرفت مضبوط کرلے کان میں بولا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تھوڑا سا صبر رکھو پھر ھم نے ساتھ ھی ھونا ھے،تب

تک پلیز راضی کرو تایا ابو کو بس دو دن دے رھی ھوں اس

کے بعد پھر میں نا ملوں گی یا بات کروں گی؛

دلکش اس سے الگ ھو کر کھڑی ھو گئی،

ٹھیک ھے وعدہ دو دن بعد رخصتی،تو مجھے کیا ملے گا؛

زمان نے شوخی سے پوچھا۔

ھھھممم تمھیں زمان تمھیں اپنی بیوی پر پورا حق؛

؛وہ تو اب بھی ھے زمان چلتا ھوا پھر اسکو اپنے حصار میں

لے چکا تھا دونوں کی نوک جھونک شروع ھو گئی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان شادی کیلئے سیدھا شادی کیلئے مان گیا میں بہت خوش ھوں سلیمہ اب اپنی بیوقوف لڑکی کو سمجھاو زمان سے بنا کر رکھے؛

میں شرمندہ ھوں بھائی صاحب؛

Urdu Novels Ghar

تمھارا شرمندہ ھونا بنتا بھی ھے؛

؛میرے بیٹے پر بلا جواز شک کیا تم نے؛

اگر وہ انکار کر دیتا اس سے؟ سوچو تمھارا

میرا دونوں کا نقصان تھا؛ ملک شہزاد

لاؤنج میں گھوم رھا تھا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛سوری بھائی صاحب میں زئشہ کو ابھی

سمجھاتی ھوں معاف کر دو بس؛

سلیمہ کہہ کر واپس سیڑھیاں چڑھتی اوپر

آگئی• جاتے ھی سلیمہ نے ایک زوردار تھپڑ

زئشہ کو مارا•

Urdu Novels Ghar

؛کمبخت ساری گیم خراب کر دیتی زمان مان گیا

تجھ سے شادی کو اور تم اس پر الزام لگا رھی ھو؛

؛امی وھاں___؛

؛بس کوئی اور بات نھیں اب اگر تم نے جھوٹ کہا

تو زئشہ بھت مار کھاو گی مجھ سے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ دونوں کب سے چھپ کر بیٹھے لاؤنج کے خالی ھونے کا انتظار کر رھے تھے ملک شہزاد وھاں ھی گھوم رھا تھا۔

؛کیا ھے زمان تایا ابو سوتے نھیں ھے ؟؛

دلکش نے زچ کر کہا۔

؛نھیں یوں ھی گھومتے رھتے ھیں کہا تو تھا

تمھارے تایا ابو میری آبادی میں اضافہ نھیں

ھونے دیں گے ؛زمان نے دلکش کے بال چھو کر کہا۔

؛زمان آپ کسی موقع پر تو سنجیدہ ھو جایا کر؛

؛افف یار تمھارے منہ سے یہ آپ جناب ویسے اچھا

لگتا ھے ؛زمان واپس شرارت پر آ گیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد اب زمان کو آوازیں دینے لگا۔

؛جی ابو؛

؛تم وہاں کونے میں کیا کر رہے ؟؛

؛میں یہاں۔۔؛کچھ نھیں ابو؛

دلکش نے اسکا ہاتھ پکڑا ھوا تھا۔

؛اچھا جاو فام ہاوس دے اپنی امی کو لے

آووہ تمھاری پھوپھی کی وجہ سے ھم جلدی آ گئے؛

زمان کو سن کر غصہ بھت آیا پر دلکش نے اسکا جو ہاتھ پکڑا رکھا تھا اس نے فوری زمان کا غصہ دیکھ کر اس کے ہاتھ پر کس کر دیا،

؛آپ سو جاو ابو میں جاتا ھوں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان کے کہنے پر ملک شہزاد اپنے کمرے میں چلا گیا۔

چلو چلو ابھی راستہ صاف ھے؛ زمان دلکش کا ہاتھ پکڑ

چلتا ھوا لاؤنج سے باہر آ گیا دونوں چپ چاپ چلتے سڑک

تک آ گئے۔ اچھا زمان موڈ مت آف کرو لے آو تائی امی کو

؛لے آو گا پر ابو کو زرا خیال نھیں امی کا بس جو پھو پھو کہتی

وھی کرنے لگ جاتے پتہ نھیں کب جانا ان دونوں نے؛

ساتھ چلتے زمان نے دروازے پر دستک دی۔

ملک طاہر نے دروازہ کھولا دونوں کو دیکھ کر حیران ھو گیا

؛اس وقت تم لوگ باھر کیا کر رھے ھو؟ اندر آو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛چاچو میں فام ہاوس جارھا دلکش کو چھوڑنے آیا تھا

سوری دیر ھو گئی پھوپھو ابو کو ساتھ لے ائیں تھی زمان نے

ساری کہانی بتائی؛

؛زمان اب تم دلکش سے نھیں ملو گے راضی کرو بھائی

کو اور رخصتی کروالو پھر دن رات جہاں مرضی گھومنا؛

ملک طاہر نے بھی سختی سے کہا۔

؛جی چاچو۔۔۔دلکش بھی ایسا ھی چاہتی ھے؛

میں اب رخصتی والے دن ھی ملوں گا آپ سے

اور دلکش سے۔خدا حافظ۔

؛کہا ھوا اتنے غصے میں کیوں ھو؟ پھر اپنے ابو سے

لڑائی کر لی؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛گاڑی میں بیٹھ کر وہ واپس گھر آ رہے تھے

جب زمان کی امی نے اسکو فکر اور غصے میں دیکھا۔

؛ابو کو آپکی کوئی فکر نہیں ہے بس اپنی دولت اور

اس چال باز بہن کو لے کر گھوم رہے امی؛

؛بیٹا وہ اچھے ہیں بس پتہ نہیں کیوں اتنا۔۔؛

Urdu Novels Ghar

رہنے دو امی جتنے اچھے پتہ ہے آپکو بھئ مجھے بھی؛

گاڑی چلاتے وہ غصہ دے بولا۔

؛امی ایک اور بات بتانی تھی؛بلکہ پوچھنا تھی

آپکو دلکش کیسی لگتی ہے ؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش مجھے بھت پسند ھے میں تو اسکو اپنی بہو بنانا چاہتی

تھی زمان کتنی خوبصورت ھے اور سمجھدار سب کام اتے اسکو؛

؛زمان ہنس پڑا تو امی آپکی خواہش پوری ھو گئی؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا مطلب؟؛وہ چونکی•

؛امی میں نے دلکش سے نکاح کر لیا ھے وہ میری بیوی

اور آپکی بہو ھے؛زمان نے اسکو ساری کہانی راستے میں

سنائی دونوں ماں بیٹا بھت خوش تھے•

گھر آکر زمان کے اپنئ امی کو منع کر دیا وہ ابھی ذکر نا کرے

کہہ کر وہ واپس کمرے میں آگیا، جہاں وہ دلکش کی مہک محسوس کر رھا تھا اور اسکو مس بھی کر رھا تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رائٹر اے آصف

شیو بنانے کے بعد زمان نے لائٹ سی ٹی شرٹ پہن لی تھی،

کمرے سے کپڑوں کا گند اٹھنے کے بعد وہ اپنے بیڈ پر لیٹ گیا۔

ابھی لیٹا ھی تھا فون وئبرٹ بجانے لگا۔ زمان کے چہرے پر مسکان

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

چھا گئی۔ اس نے سکرین لاک اوپن کیا تو دلکش کا میسج تھا۔

؛زمان کس خوشی میں ابو کو کہہ رہے تھے رخصتی تک نہیں

ملوں گا؟ غلط جگہ پر ہیرو بن جایا کرو، چپ چاپ کل چھت پر

آجانا ورنہ میں رخصتی بھی نہیں کرنی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان ہنستا چلا گیا اسکو پتہ تھا اس

بات پر دلکش ناراض ھو گی اس نے ٹائپنگ کی۔

؛دلکش میری جان، چاچو سے وعدہ کیا ھے

اور تم سے تو اب انتظار دونوں کو کرنا ھو گا؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان مت کریں ایسا، ؛دلکش نے فوری کہا۔

؛اچھا چھوڑو سب یہ بتاو کہاں ھو؟ کہا کر رھی ھو؟

زمان نے تکیہ سینے پر رکھ کر بات بدلی۔

؛چینج کر رھی تھی؛ ابھی سونے کی تیاری اور آپ؟؛

دلکش نے فون سنبھال کر کہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کر رھی ھو کر یا چکی ھو؟؛

؛ھو گیا آپ بتائیں؛

؛میں تمھیں مس کر رھا ھوں، تمھارے ساتھ

آج جو پیارے پل گزرے وہ یاد کر رھا ھوں؛

Urdu Novels Ghar

؛میں بھی تو مس کر رھی ھوں زمان ھم بھت پاس

ھو کر بھی دور ھیں ھمارے گھروں کے درمیان ایک سڑک ھے؛

دلکش نے افسردگی سے کہا۔

؛ھاں مگر ھم میں کچھ نھیں آئے گا بس تم اور میں،

وہ پل بھت جلدی آئیں گے جب تم میری دستک میں ھو گی

اور میں پورے حق سے تمکو بیوی کہوں گا، انتظار ھے مجھے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کب ھم دو سے تین ھوں؛زمان نے جذبات میں کہہ دیا۔

؛زمان کچھ بھی کہہ دیتے ھو؛دلکش نے شرم سے کہا۔

؛تو اس میں برا کیا ھے ؟دلکش مجھے بچے بہت پیارے لگتے ھیں

اور میں تو چاہتا ھوں ھمارے کافی سارے بچے ھوں؛زمان نے جھٹ سے میسج ٹائپ کیا ۔

Urdu Novels Ghar

؛یا اللہ مطلب میں تو مر جاوں گئ پھر؛

دلکش نے کروٹ بدل کر کہا بچے اسکو بھی پسند تھے۔

؛اب ایسی بھی بات نھیں میری جان؛

؛زمان کپڑے سمیٹ لیے ؟؛دلکش کو یاد آیا تو ہنسے لگی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ہاں یار رہت سارے تھے ابھی اٹھائے؛

؛میرا معصوم شوہر کیا کیا کام کرنے پڑتے ھیں؛

بس تھوڑی دیر صبر کرو پھر میں سب سیمٹ دوں گئ

کپڑے بھئ اور۔۔۔۔؛دلکش نے ادھوارہ چھوڑا جملہ•

Urdu Novels Ghar

؛اور کیا؟؟؛

؛وہ ایسے جب ملنے آو گے تب بتاوں گئ اور ھاں میری بالی لے

آنا بیڈ پر گر گئ تھی؛

؛اچھا تو یہ تمھاری ھے؟زمان سینے پر رکھے ھوئے تھا•

؛تو اور کیا تمھاری زئشہ کی ھو گئ؟؛

زمان اسکو تنگ کر رھا تھا•دوسرے ھی پل

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان کے فون پر دلکش کی تصویر چمکی؛

وہ ہلکے نیلے رنگ کی باریک لان کی شرٹ پہنے

ھوئے تھی،ڈیپ گلا تھا جس میں زمان کا دیا ہوا لاکٹ چمک

رہا تھا• زمان دیر تک اس کو دیکھتا رھا•

رائٹر اے آصف

Urdu Novels Ghar

؛سنیں بھائی عنائت نے بلایا ھے اتنے سال بعد کوئی موقع آیا

ھے سب چلتے ہیں تھوڑا آپ کا دھیان بھئ بدل جائے گا؛

روبینہ نے طاہر کو راضی کرتے بتایا•

؛ٹھیک ھے بچیوں کو بتادو تیار رھیں میں ڈیرے کال کر دیتا

ھوں نھیں آسکتا ویسے بھی لاہور کا سفر لمبا ھو جاتا ھے؛

طاہر نے کہہ کر فون کان کو لگالیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ٹھیک ھے میں بچیوں کو کہتی ھوں؛

روبینہ نے اپنے جانے کی اطلاع اچانک دی تھی۔

دلکش نے جانے کا بتانے کیلئے زمان کو کال کی تھی

وہ شاور لے رھا تھا روم کھلا تھا زئشہ بہانے سے اس کے

کمرے میں آگئی تھی پتہ نھیں وہ کیا تلاش کر رھی تھی

زمان کا فون بجتا سنکر اسنے موبائل اٹھایا تو دلکش کا

نمبر دیکھ کر وہ اپنہ چالاکی پر واپس آگئی۔

؛ہیلو کون بول رھا ھے؟ یہ بھی کوئی وقت ھوا

کسی کو کال کرنے کا میں رے اتنے پیارے

مومٹ خراب کر دیے؛زمان بے بی کون ھے یہ؟؛

زئشہ نے آگ لگادی تھی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یہ زمان کے روم میں کیا کر رھی ھے؟اور فون؟زمان۔۔۔؟؟

دلکش نے یہ سب سن کر فون بیڈ پر پٹک دیا تھا• تیار ھو کر

گاڑی میں بیٹھ گئی•

Urdu Novels Ghar

وہ لوگ سفر کے درمیان میں تھے جب ملک طاہر کی

گاڑی خراب ھو گئی• گاڑی سڑک کنارے لگا کر وہ

پریشان سا ادھر ادھر دیکھ رھا تھا•

؛دلکش بیٹا آپ نے زمان کو بتایا تھا ہمارے جانے کا؛

ملک طاہر نے پیار سے پوچھا•

؛نھیں ابو مجھے یاد نھیں رھا اب میسج کر دیتی ھوں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے بات گھومتے ھوئے کہاوہ زمان سے ناراض

تھی تواسکو کچھ بتا کر نھیں آئی تھی اب بیچ رہ

میں انکی گاڑی خراب ھوگئی تھی •

؛دلکش بیٹا آپکو بتانا چاہیے تھاشوہر ھے اب آپکا؛

ملک طاہر نے زمان کو کال کر دی وہ آرھا تھا•

؛تھوڑی ھی دیر میں وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں

ملک طاہر کی گاڑی خراب ھوئی تھی• زمان نے

جوں ھی گاڑی کی بریک لگائی دلکش کو کچھ

سمجھ نھیں وہ کیا ریکٹ کرئے تو وہ صبا سے

باتیں کرنے لگئ• زمان اب ملک طاہر کی کار کے پاس

آگیا•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا ھوا چاچو؟ سروس نھیں کروائی؟؛

؛نھیں یار ڈیرے سے لایا تھا تو شام کو کال آگئی

روبینہ کے بھائی کے بڑے لڑکے کی بارات ھے تو

ھم لوگ راولپنڈی جا رھے تھے؛

Urdu Novels Ghar

؛چاچو آپ میری گاڑی لے جاو اسکو میں ورک شاپ

لے جاتا ھوں؛ زمان نے چابی آگے بڑھائی۔

؛نھیں ایسا کرو تم ساتھ آجاو چھوڑ آو یہ گاڑی یہاں

سے میں نے کال کر دئ ڈیرے وہ لے جائے گا لڑکا پھر تم واپس کیسے جاو گے ھمیں چھوڑ آو پھر آجانا؛

زمان گاڑی کے پاس ھی کھڑا تھا اس نے اندر سلام کیا

پر دلکش کو نھیں دیکھا جس پر اسکو اور غصہ آگیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں زمان آجاو ساتھ مل بھی لیناسب سے چھوٹے ھوتے گئے تھے میرے ساتھ اب تو ماشااللہ جوان ھو؛روبینہ نے کہاتو وہ پھر سوچنے لگ گیا۔

؛چاچی آپ کہتی ھیں تو چلیں آپ لوگوں کو چھوڑ آتا ھوں، آئیں زمان نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ روبینہ اور صبا اتر کر زمان کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔ زمان نے سارا سامان بھی رکھ دیا اب ایک بیگ جو اندر سیٹ پر تھا وہ لانے واپس آیا دلکش ابھی بھی اندر تھی، زمان نے بنا اسکو دیکھے بیگ اٹھا لیا۔ دلکش کو اتنا برا آج تک نھیں لگا جتنا اسکو ابھی لگ رھا تھا جبکہ ناراض وہ تھی زمان نھیں۔

Urdu Novels Ghar

؛آ گئے سب؟؛ گاڑی میں سب سامان رکھ کر زمان نے پوچھا۔

؛باقی تو آ گئے تمھاری محترمہ نھیں آئی لاو اسکو

وقت نکل رھا؛روبینہ نے ہنس کر کہاتو زمان واپس مڑا۔

؛واپس آیا تو وہ اپنا دوپٹہ گاڑی کے دروازے سے نکال رھی تھی جو اٹکا ھوا تھا؛زمان نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ کو پیچھے کیا اور دروازے سے دوپٹہ نکالنے لگا وہ جھکا ھوا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسکے بھت پاس تھا، بلیک کلر کا کرتا شلوار زمان پر بھت اچھا لگ رھا تھا• دلکش کا دل کیا وہ ناراضگی بھول جائے پر زمان اسکو بلا نھیں رھا تھا یہ بات اسکو اور تڑپا رھی تھی• دلکش دائیں طرف سے بالکل زمان کے سینے سے لگی ھوئی تھی• یہ پہلی بار دونوں پاس تھے اور بات نھیں کی

؛دوپٹہ نکال کر زمان نے دروازہ بند کر دیا؛

دلکش دو منٹ اسکو چپ کھڑا دیکھتی رھی پھر

غصے سے چلتی اسکی گاڑی میں بیٹھ گئ •

پتے پر پہنچ کر زمان نے واپس سارا سامان اتر کر گھر کے سامنے رکھ دیا اور واپس جانے لگا• دلکش کو اندر ھی اندر اسکی خاموشی مار رھی تھی• وہ چاہتی تھی اب زمان نا جائے• زمان سب سے مل چکا تھا اب واپس جانے لگا تو دونوں کی نظریں ٹکرائی،

؛دلکش اس جوڑے میں اور بھی کمال لگ رھی تھی، زمان کو اپنی بیوی کر بے تحاشہ پیار آرھا تھا پر وہ ابھی مجبور تھا، اس نے منہ دوسری طرف کر لیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اسلام و علیکم ماموں؛ زمان نے سلام کیا

؛ارے یہ تم ھو زمان؟ اتنے بڑے ھو گئے؟ زمان؟

ملک عنائت اسکو گلے سے لگائے کھڑا تھا۔

؛بس ماموں ایک وقت ھو گیا آپ سے ملاقات کیے؛

؛ھاں یار چھوٹے سے آتے تھے روبینہ ساتھ پھر تو

بس؛ ملک عنائت چپ ھو گیا۔

؛اس نے کہاں آنا تھا وہ تو میں لے آئی کہ چلو مل لینا

سب سے اب تو جانے کو تیار کھڑا ھے؛ روبینہ نے گلہ کیا۔

؛ناں ناں کوئی نھیں جا رہا کل بارات ھے عقیل کی تم کل جانا بلکہ رھو شادی پوری دیکھ کر جاو؛ ملک عنائت ضد کرنے لگا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نھیں ماموں، پھر کبھی آوں گا ابھی رات ھو رھی نکلتا ھوں؛ دلکش کو پتہ تھا وہ کیوں جا رھا پر وہ چاہتی تھی زمان مت جائے تو دل میں دعائیں کرنے لگی۔

؛زمان بیٹا بھائی عنائت ٹھیک کہہ رھے تم کل چلے جانا ابھی ویسے بھی رات ھو گئی ھے رھو ادھر حالات ٹھیک نھیں آج کل؛ ملک طاہر نے پیار سے کہا۔

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ہے چاچو؛ زمان واپس ملک عنائت کے ساتھ باہر نکل گیا۔

؛دلکش نے غصے سے جا کر اپنا موبائل بیڈ پر مارا؛

؛کیا ہو گیا آپی؟؛ زمان بھائی بھی چپ چپ یہ کہیں

پہلی لڑائی تو نھیں ھو گئی؟ صبا نے ہنس کر پوچھا۔

؛صبا ناراض میں تھی پر موڈ وہ بنا کر گھوم رھا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے رات زئشہ والی بات بتا کر صبح بنا بتائے زمان کو ادھر آنے کا بتایا۔

؛آپی آپکی غلطی ھے آپکو پتہ ھے زمان بھائی صرف آپکو چاھتے ھیں، اور وہ زئشہ چڑیل کی باتوں میں آپ نے انکو بتایا بھی نھیں ھمارے آنے کا انکا ناراض ھونا بنتا ھے؛

صبا نے دلکش کو سمجھایا۔

Urdu Novels Ghar

؛صبا تو کیا میں سوری کہوں زمان کو؟؛

دلکش نے معصومیت سے پوچھا صبا ہنسے لگی۔

؛ھاں جی آپی سوری کریں اپنے شوہر بلکہ مجنوں سے؛

؛مجھے پتہ ھے اب گھر نھیں ائے گا یہ لڑکا میری جان لے گا قسم سے؛ دلکش نے دکھ سے کہا اور بیڈ پر بیٹھ گئ۔

؛کیوں ناراض ھو؟ اور کھانے سے کیا ناراضگی؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ لڑکیوں کے کمرے میں جا رہا تھا جب دلکش نے

اسے راستے میں روک لیا وہ زمان کا ہاتھ پکڑ کر

اسکو برآمدے کے اس کارنر میں لے گئی جہاں لوگ

کم تھے۔

؛دلکش مجھے بات نہیں کرنی، تم جا کر کھانا کھاو؛

زمان نے بنا اسکو دیکھے کہا اور واپس جانے کو مڑا۔

؛کیا مسلہ ہے؟؛ دلکش نے زچ کر اسکا بازو پکڑ لیا۔

؛مجھے مسلہ ہے؟ مجھے؟ کون آیا بنا بتائے؟ تم

نے ایک میسج تک نہیں کیا میری کالز نہیں پیک کی

وہ تو اگر چاچو مجھے کال نا کرتے کہ گاڑی خراب ہے

مجھے تو کبھی پتہ نا چلتا تم لوگ راولپنڈی آ رہے ہو؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے پہلئ بار اس پر شدید غصہ کیا تھا دلکش اسکو

اتنا ناراض دیکھ کر رونے بنا نا رہ سکی اسکی آنکھوں سے

آنسو گرنے لگے۔

؛زمان؛ وہ ہچکی لے کر بولی؛ زمان نے پلٹ کر اسکو دیکھا

سبز رنگ کے بھاری کام والے سوٹ میں کھلے بالوں کے ساتھ

وہ بالکل پری لگ رھی تھی، اوپر سے اسکی روتی صورت زمان کو اپنا دل بند ھوتا محسوس ھوا۔ وہ واپس تھوڑا دلکش کے پاس ھوا۔

؛رونا بند کرو سب دیکھ رھے ھیں؛

؛اور جو اتنا ڈانٹ رھے تھے وہ کسی نے نھیں دیکھا؟ تم مجھ سے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

محبت ھیٔ نھیں کرتے ورنہ یوں ناڈانٹ رھے ھوتے؛ وہ اب رو رھی تھی• زمان نے ناراض کیا ھونا تھا اور فکر پڑ گئی•

؛دلکش تمھاری غلطی ھے، تمھیں بتانا چاہیئے تھا ناں؟

میں کتنا پریشان تھا گھر کو لاک لگا ھوا تم لوگ تھے ھی نہیں؛

وہ تو چاچو نے بتایا تم لوگ راولپنڈی شادی پر آئے ھو؛

زمان اسکو اب پیار دے بتا رھا تھا تو وہ غلطی مان گئی•

Urdu Novels Ghar

؛میں تم سے ناراض تھی تم نھیں ھو سکتے

مجھ سے ناراض بس میں ھو سکتی ھوں؛

آنکھیں ابھیٔ بھی پانی سے بھری تھی•

؛اچھا سوری ائی ایم سوری مسسز زمان،

اب معاف کر دو اور پلیز رو مت زمان نے اسکا ہاتھ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پکڑ لیا۔

؛تم کیوں دوسروں کی بات میں آجاتی ہو؟؛

مت کیا کرو اپنے اور میرے ساتھ ایسے۔

؛ ھممم سوری! نہیں پسند مجھے وہ پھر کیوں

وہ آس پاس گھومتی ہے؟ زمان سمجھو اس نے کچھ کر دیا

تو؟ میں۔۔۔؛ دلکش پریشان حال تھی زمان اسکی بات

سمجھ رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

؛کچھ نہیں ہو گا مجھے تم پریشان مت ہو؛

چلو اب یہاں لوگ بہت شادی والا گھر ہے۔

؛ چلیں؛ وہ زمان کا ہاتھ پکڑ کر چل دی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ بھاری جوڑے میں ملبوس، زمان کو ڈھونڈ رھی تھی

وہ سامنے بیٹھا صبا سے باتیں کر رھا تھا دلکش نے

اشارے سے اسکو پاس بلایا تھا• وہ اٹھ کر پاس آیا•

؛کیا ھوا؟؛ دلکش کو پریشان دیکھ کر زمان نے پوچھا•

وہ آگے ہوئی اور اس کے کان میں بتانے لگی•

؛زمان یہ اتنا بھاری کام ھوا ھے میری بیک زپ

کھل گئی ھے؛ زمان نے غور کیا اسنے

ایک ہاتھ پیچھے کیا ھوا تھا•

؛اچھا میں صبا کو کہتا ھوں وہ کر دیتی ھے؛

زمان اسکو پریشان دیکھ کر صبا کو آواز دینے لگا تھا

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

جب دلکش اسکو کھینچ کر کمرے میں لے گئی۔

؛شادی تم سے کی ھے صبا سے نھیں

بیوی کی مدد خود کیا کرو بند کرو ناں اسکو؛

دلکش بضد تھی پر زمان آس پاس رش دیکھ رھا تھا۔

Urdu Novels Ghar

؛زمان یہاں ھم ھیں بس کوئی نھیں ھے روم خالی ہے

اسکو کر دو ٹھیک مجھے پھر رسم کرنی ھے؛

وہ اپنا جوڑا ٹھیک کر رھی تھی۔

؛بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟؛زمان نے اسکی

بیک پر ہاتھ بڑھائے تھے وہ زپ بند کر رھا تھا۔

؛پوری تمھاری ھوں اور جناب کو کیا چاھیے؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے پیار سے اسکو دیکھا تھا پھر زمان کا

اشارہ سمجھ گئی تو ہنسنے لگی۔

؛نشان لگ جانا تو سب پوچھیں گے یہاں کیا ھوا؟

پھر کیا بتاوں گے بیوی نے پیار کیا یا کوئی بہانہ ؟؛

دلکش نے پلٹ کر اپنے بازو اسکی گردن کے گرد ڈالے۔

Urdu Novels Ghar

؛وہ میرا مسلہ ھے پر اس وقت تو ایسے جانے نھیں

دوں گا تمکو کیا خیال ھے اسی شادی میں ھم بھی

اپنا حصہ ڈال لیں ؟؛زمان نے اسکو کھینچ کر پاس کیا۔

؛پلیز زز ڈال کو اسی میں حصہ کم از کم میں اپنے بیبی

کو کھل کر بلا سکتی ھوں، بات کر سکتی ھوں؛ دلکش

نے زمان کے بال ٹھیک کیے۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا چلو کچھ کرتے ھیں، ابھی بارات کا وقت ھو گیا

چلو سب تلاش رھے ھوں گے؛ زمان نے دلکش کو یاد دلایا۔

وہ اسکے کاندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کیے کھڑی تھی؛

دروازے کے بجنے پر وہ زمان سے الگ ھوئی۔

Urdu Novels Ghar

؛ایک تو یہ دشمن دنیا میاں بیوی کے درمیان آجاتی؛

دلکش نے فلمی ہیروئن کی طرح کہا زمان قہقہہ لگا کر ہنسا

؛ارے چپ کوئی دیکھ لے گا؛ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ بولی

غور سے سنا تو باہر صبا تھی دلکش نے دروازہ کھول دیا وہ اندر

آگئی۔

؛آپ دونوں کا رومانس اگر ختم ہو گیا ھو تو کیا ھم چلیں؟

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آپی ماموں بلا رھے اور زمان بھائی آپکو ابو؛

اچھا چلو دونوں ایک ساتھ کمرے سے نکلنے لگے جب صبا نے

دلکش کا ہاتھ پکڑ لیا؛ آپی باہر بھت لوگ ھیں پہلے بھائی کو

جانے دو آپ بعد میں جانا میرے ساتھ؛

Urdu Novels Ghar

؛اوھاں ٹھیک ھے؛ دلکش رک گئی۔

؛صبا کچھ ایسا کرو ناں کہ زمان آج پھر رک جائے؛

دلکش کی خواہش پر صبا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

؛آپی وہ آج بڑی مشکل سے رکے ھیں وہ بھی ابو نے کہا تو؛

تایا ابو نے زمان بھائی پیچھے اپنے بندے چھوڑیں ھیں؛ پتہ

نھیں انکو کیا ھے زمان بھائی آزاد ھو کر بھی آزاد نھیں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبا نے اسکو راز کی بات بتائی دلکش حیران تھی۔

؛تایا ابو کو میرا ہی شوہر نظر آتا ھے؟ صحیح کہتے ھیں

زمان اب تو میں بھی مان گئی۔

؛کیا کہتے ھیں زمان بھائی؟؛صبا نے تجسس نے پوچھا

؛دلکش کہتی رک گئی (زمان جو کہتا تھا کہ اس کے ابو

کبھی انکی آبادی میں اضافہ نھیں ہونے دیں گے) پھر

خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسی اور صبا ساتھ باہر آ گئی۔

؛تم اپنے بھائی سے پوچھنا وھی تمکو اچھے سے سمجھا

سکتے مجھے تو اس پر ہنسی آتی ھے پر یقین ھو گیا؛

دلکش صبا ساتھ باقی لوگوں کی طرف چلی گئی۔

رائٹر اے آصف

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بارات کی تیاری ھو گئی تھی سبھی لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں

بیٹھ گئے تھے ملک طاہر روبینہ کے ساتھ ملک عنائت کے ساتھ

صباد لکش اور انکی کچھ کزن نے زمان کے ساتھ جانا تھا۔

؛صبا سنو یہ شبنم کچھ زیادہ ھی شوخی بن رھی ھے

اسکو زمان کے ساتھ نھیں بیٹھنے دینا جا کر جگہ رکھو میری؛

د لکش نے غوری ڈال کر کہا۔

؛ٹھیک ھے آپی پر جلدی آجانا وہ بڑی چیز ھے؛

صبا شبنم سے شروع سے ڈرتی تھی شبنم صحت مند جو

تھی موٹی تازی دیسی ماحول کی عادی۔

؛جو بھی ھے تم بس جاو میں بس آرھی ھوں؛

د لکش صبا کو بتا کر خود پانی کی بوتل اٹھانے چلی گئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبا باہر آئی تو آدھے سے زیادہ لوگ جا چکے تھے شبنم

باہر کھڑی انکا انتظار کر رہی تھی۔

؛صباد لکش کو لے آو مجھے بھوک لگی ھے بارات کا کھانا

کھل کر ختم ھو جانا تو تمھاری خیر نھیں ھو گی؛

شبنم نے اپنی صحت کا راز بتا دیا۔ 😂

Urdu Novels Ghar

د لکش باہر نکلی تو زمان گاڑی میں اسی کا انتظار کر رھا تھا

چہرے پر مسکراھٹ لیے وہ گاڑی کے پاس گئی تو شبنم نے

دروازہ کھول کر سیٹ پر اپنا ھاتھ رکھ دیا د لکش کو طش آیا۔

؛یہ میری جگہ ھے؛ شبنم آدھی بیٹھ گئی (وہ پوری نھیں آئی)

زمان کا ہنس کر برا حال ھو گیا اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دیکھو شبنم تم اس جگہ پوری نھیں آو گی باہر آجاو پیچھے

بڑی جگہ ھے پھر کھانا ختم ھو گیا تو؟؛

دلکش نے اسکو مھکن لگایا وہ مان گئی۔

؛ھاں یہ تو ھے پر یہ بھت پیارا ھے؛

شبنم نے زمان کو دیکھ کر کہا؛

Urdu Novels Ghar

؛ھاں بھت پیارا ھے پر تمھارا بھائی ھے چلو اب

نکلو زمان کچھ بولیں گے آپ بھئ؟؛

دلکش اب زمان پر برس پڑی۔

زمان نے چہرہ اب دلکش کی طرف کیا پھر ہنس پڑا

صبا جو یہ سب تماشہ دیکھ رھی تھی وہ بھی ہنس پڑی۔

؛اب بیٹھ جاو میری اکیلی جان پھر کسی نے آجانا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش بیٹھی تو زمان نے گاڑی چلالی •

•

رات کے وقت کی بارات تھی پاس ھی جانا تھا تقریبات

کے 12 بج گئے تھے واپسی کرواتے • گھر آکر رسمیں

شروع ھو گئی زمان اور دلکش آمنے سامنے ھی بیٹھے تھے

صباد لکش کے پاس بیٹھی تھی • زمان کے کہنے پر وہ اٹھ

کر زمان کی جگہ آگئی • دونوں شوق سے رسمیں دیکھ رھے تھے

Urdu Novels Ghar

؛یار یہ لوگ اب کیا یوں ھی لگے رہیں گے وقت دیں دونوں کو

نئی شادی ھے انکی آپس میں کوئی بات ھو دوستی ھو

سفر سے وہ لوگ تھک بھی گئے ھوں گے ؛زمان نے

دلکش کے کان میں سرگوشی کی •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں میں بھئ یہ ھی سوچ رھی ہوں زمان پتہ نھیں رسم

کتنی چلنی؛ دلکش بھی مدھم سا بولی پر دونوں کی حیرت

ساتویں آسمان پر تھی جب اس رسم کا پتہ چلا۔

؛دولہا دولہن کو الگ الگ کمرے میں بیٹھا دیا گیا تھا یہ

رسم تھی کہ تین دن نئے دولہا دولہن الگ کمروں میں رہتے

زمان کا تو جو ہونا تھا دلکش کا بھی رنگ اڑ گیا۔

؛یہ کیا بکواس ھے ؟؛زمان ھمارا کیا ھو گا ؟؛

دلکش حیرت اور پریشانی سے بولی۔

؛شکر کرو اپنا نکاح ھوا ھے کھلے عام مل تو لیتے

یہ رخصتی کے بعد تو حالات زیادہ خراب نظر آتے؛

زمان نے مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان یہ رسم نھیں ھے دشمنوں کی چال ھے؛

اب دلکش کو بھئ ہنسی آرھی تھی •

؛میں تو کبھی نا کروں یہ رسم تم بے فکر رھو ھم

نے رخصتی کروا کر گھر ھی نھیں آنا نا یہ پرانی

آنٹیاں ھوں گئ نا یہ سب ھو گا تم میں اور ھمارا گھر؛

زمان نے ہولے سے دلکش ہاتھ پکڑ کر تسلی دی•

Urdu Novels Ghar

سارے لوگ اٹھ کر چلے گئے تھے تمام رسم ھو گئ تھی

زمان اور دلکش ابھی تک وھاں ھی بیٹھے ہنس رھے تھے

شبنم کو یہ اچھا نھیں لگا اس نے جا کر کمرے میں غلط

بیانی کر دی• سارے ھی اٹھ کر باھر آ گئے اور وھاں کوئی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بھی نھیں تھا۔

؛صبا نے اسکو یہ حرکت کرتے دیکھ لیا تھا اس نے بھاگ

کر دلکش اور زمان کو بتایا۔ دلکش کمرے میں اور زمان باہر

چلا گیا۔

؛گھر میں اب شور شرابہ مچ گیا زمان گھر آیا تو پوچھنے لگ

گیا۔

Urdu Novels Ghar

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

؛آنٹی اسکو کیوں مار رھی ھیں؛

؛بیٹا اسکو جوتیاں ھیٔ پڑنی چاھیے تم پر اور دلکش پر

الزام لگایا اسنے؛زمان نے گردن موڑ کر دلکش کو دیکھا

جو اپنی کہانیاں بتا کر رونے کی اداکاری کر رھی تھی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسکو روتا دیکھ مامی نے شبنم کو تین چار اور ماردی۔

باہر چارپائی پر لیٹے اسکو بے سکونی سی محسوس ھو رھی تھی۔ گرمیاں شروع ھو گئی تھی ویسے تو ماموں عنائت کا گھر حویلی کی طرح تھا جو شہر اور گاوں دونوں کا ٹچ دیتا تھا۔ کمروں میں ویسے ھی بھت رش تھا زمان نے الگ باہر سونے کا سوچ لیا اب وہ لیٹا تارے گن رھا تھا۔ نیند کا نام ھی نھیں تھا۔ تو زمان نے اپنا موبائل نکال کر دلکش کو میسج کیا۔

؛دلکش جاگ رھی ھو یا سو گئی؟؛

؛وہ صبا کے ساتھ لیٹی بس کروٹ ھی بدل رھی تھی نیند اسکو بھی نھیں آ رھی تھی؛ موبائل کی رنگ پر اسنے فون اٹھایا اپنا دوپٹہ درست کیا اور بیٹھ گئی صبا نے خالی جگہ دیکھ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کر اپنے ٹانگیں بسار کر سارے بستر پر قبضہ کر لیا۔

؛کہاں سو گئی زمان جاگ رہی ہوں، نیند آ رہی ہی پر

سو یا نہیں جا رہا اوپر سے صبا ساتھ بیڈ شئیر کرنا اف

مجھے ایسے کہاں آتی نیند؛ دلکش نے جواب دیا اور

ٹانگیں فولڈ کر کے بیٹھ گئی۔

Urdu Novels Ghar

؛تمھیں صبا کے ساتھ بیڈ شئیر کرنا مشکل لگتا، پھر

میرا کیا ہو گا؟ مجھے میری بیوی پوری چاہیے؛

زمان نے جھت رپلائے دیا۔

؛زمان کا میسج سین کر کے دلکش کے چہرے پر مسکان

چھائی اب وہ بھی جواب لکھنے لگی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛میں نے یہ بیڈ کہا ھے زمان ویسے تب میرا بیڈ تم ھو گے

تمھیں تو ویسے ناشئیر کروں کسی ساتھ ایسے کیسے 🐵

کروں گی؟؛دلکش نے اسکی بے قراری کم کرتے ریپلائے دیا•

؛یار یہ عنائت ماموں کے صحن میں مچھر بھت؛

زمان نے اسکا میسج پڑھے بنا دوسرا کر دیا•

؛تم صحن میں کیا کر رھے ھو؟زمان پاگل ھو؟؛

دلکش نے جوتا پہنا جو ملا پہن کر وہ کمرے سے باہر آگئی•

؛زمان نے اندھیرے میں لائٹ ماری تو وہ غصے سے چلتی

اس کے پاس آگئی •

؛اٹھو ابھی یہاں سے؛دلکش نے جاتے ھی اسکا ہاتھ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پکڑ کر کہا۔ زمان نے جھٹکے سے اسکو اپنی طرف کھینچا

موبائل پکڑ کر بند کیا اور اسکو اپنی بانہوں میں قید کر لیا۔

؛زمان ھم صحن میں ھیں؛ دلکش نے تلملا کر کہا زمان نے

اپنے بازو کی کمر پر اور کشر دیے اور اسکے ماتھے پر کس دی۔

؛ساری عوام شادی کھا کر سو گئی ھے بیوی صاحبہ بس ھم ھیں؛

زمان جابجا اسکو پیار کرتا بولا۔

؛زمان! دلکش نے اپنا سر اسکے سینے پر رکھ دیا اور

آنکھیں بند کر لی؛ اب مجھے ایسے نیند آگئی تو ھمارا

قتل ھو جانا۔ دلکش نے پاس ہو کر زمان کے سینے پر

ھونٹ رکھتے کہا اور پھر واپس لیٹ گئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛سنو! دلکش، ؛وہ ویسے ھی سو گئی تھی۔

زمان نے دھیان سے اسکو اٹھایا اور اپنی چادر

اس پر ڈال کر دلکش کو چھت پر لے گیا۔

رائٹر اے آصف

Urdu Novels Ghar

؛زمان کہاں ھے ؛ملک شہزاد نے آنکھیں

نکال کر اپنی بیوی کی طرف دیکھا۔

؛آپکو ھی بتا کر جاتا ھے مجھے کیا پتہ

میں تو خود آپ سے پوچھنے لگی تھی؛

؛مجھکو نھیں بتا کر گیا۔ اور آفس میں بھی نھیں

ھے اسکی گاڑی آخری بار راولپنڈی روڈ پر سین ھوئی

ھے پر وہ گیا کہاں ھے ؟ ھمارا تو ادھر کوئی نھیں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد فون پر انگلیاں گھوما کر سوچ میں پڑ گیا۔

؛ھو سکتا ھے اسکو کوئی کام ھو؟؛فون کر لیں

؛ھاں دو چار بار کر چکا ھوں پیک کر رھا ٹھیک ھو؛

ملک شہزاد کو اپنے بیٹے کی فکر تھی یا دو کروڑ کی؟

Urdu Novels Ghar

سلیمہ ہر گزرتے دن کو گن رھی تھی اب اسکو زئشہ کی

باتوں پر یقین ھو گیا تھا ضرور زمان کا کسی کے ساتھ

کوئی چکر چل رھا ھے۔ دونوں ماں بیٹی چالاک تھیں۔

؛زئشہ اگر زمان کا کسی اور کے ساتھ کچھ ھے

تو ھمارا فائدہ نھیں وہ اکڑ مزاج ھے ورنہ مرد قابو کرنا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اتنا بھی مشکل نھیں ھے تو میرا ھی خون؛

اے سی والے کمرے میں کمبل تان کر لیٹی سلیمہ

نئی سازش بنا رھی تھی۔

؛ایک تو میں امی کہہ کہہ کر تھک گئی ھوں اچھا خاصہ

اپنے گھر مما کہتی تھی آپ نے کہا امی کہو زمان کے دل

میں جگہ بناو مشرقی بنو یہ کرو وہ کرو، وہ مجھے اپنے کمرے

نھیں آنے دیتا آپ شادی کا راگ الاپ رھی ھو؛

Urdu Novels Ghar

نیل پالش لگا کر پھونک مارتی زئشہ ناک چڑھا کر بولی۔

؛ہاہاہا چلو اب نھیں روکتی جو مرضی کرو یہ پتہ تو کرو

زمان کا چکر کس کے ساتھ ھے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش کو چاھتا ھے، ہر وہ چیز جو مجھے اچھی لگتی وہ

لے جاتی تھی اب تو مرد بھی لے گئی زمان پاگل ھے اس کے پیچھے

ان میں کوئی غلط فہمی کوئی لڑائی بھی نہیں ڈال سکتا؛

زئشہ نے جل کر کہا پر سلیمہ کو چال مل گئی۔

Urdu Novels Ghar

؛تیرا وہ کزن ھے ناں نومی اسکو دو دلکش کا نمبر؛

؛کیا ھو گیا ھے ؟وہ بھت گھٹیا ھے آپ جانتی تو ھے

پھو پھو کے سب لڑکیوں دے وہ کتنا آوارہ ھے دلکش

جیسی بھی ھے۔ اب اتنی بھی نہیں ھم نومی جیسا

غنڈہ اسکے پیچھے لگا دیں۔ زئشہ پہلی بار دل سے بولی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ارے کچھ نھیں کرے گا وہ دلکش کو بس تنگ کرے گا

زمان کے دل سے اتر گئی تو ھمارا کام بن جانا دو کروڑ

اس کے نام ھے پھر زمین ساری عش کرے گی؛

سلیمہ نے پلان بنا کر اسکو ملا لیا۔

؛نومی بڑا کتا ھے پیسے کون دے گا؟؛

زئشہ نے سوچا۔

؛ملک شہزاد دے گا اور کون دے گا؛

دونوں ماں بیٹی ہنس پڑی۔

؛ایک بات بتائیں آپ لوگ سوتیلے تو نھیں؟

کوئی دلی ہمداری پیار نھیں بس روپیہ چاھتے ھو۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زئشہ کو تجسس سا ھوا تھا۔

؛ھاں سو تیلے ھیں بڑی مشکل سے اس طاہر

اور شہزاد کو الگ کیا میں نے جان دیتے تھے دونوں

بھائی ایک دوسرے پر میں نے وہ آگ لگائی ابھی تک

مچ رھی تیری ماں کوئی کچا کام نھیں کرتی ۔

سلیمہ نے قہقہہ لگایا۔

وہ کافی دیر سوئی رھی زمان اسکا ہاتھ پکڑ کر

پاس ھی لیٹا دلکش کو دیکھ دھا تھا۔ پھر کسی

پہر اسکی آنکھ کھل گئی۔

؛زمان سب؛ لیٹی رھو کوئی نھیں ھے ہم چھت پر ہیں؛

زمان نے اسکو بتایا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا ھوا اٹھ گئی ہو دن نکلنے سے پہلے اپنے کمرے میں

واپس جاو اور سو جاو مجھے بھی واپس جانا ھے آج بس

ابھئ ناشتہ کر کے نکل جاوں گا ابو کی کالز آ رھی تھی میں

نے کاٹ دی امی کو بتا کر آیا تھا وہ سنبھال لیں گی؛

زمان نے اسکو سب بتایا۔

Urdu Novels Ghar

؛جانا ضروری ھے ؟ ابھی تو ولیمہ باقی ھے زمان مت جاو؛

دلکش اٹھ کر اس کے برابر بیٹھ گئ ۔

؛بیگم جس حساب سے یہ شادی ھوئی ھے ولیمہ مجھکو

دور دوع تک نظر نھیں آ رھا لگ جانے آٹھ نو دن؛

زمان قہقہہ لگا کر ہنسا تھا دلکش کو اسکی بات سمجھ

نھیں آئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیوں کیوں؟ اب ایسی بھی بات نھیں؛ دلکش نے فٹ کہا•

؛یہ ھماری رخصتی کے بعد بتاوں گا کیوں ابھی اٹھو اور

اپنے کمرے میں جاو چلو چلو؛ زمان نے اپنی چادر چھاڑ

کر اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا •

Urdu Novels Ghar

؛مجھے لے کر آپ آئے تھے چھوڑ کر بھی آپ آو گے؛

دلکش نے بازو کھول کر کہا•

؛میری فلمی ہیروئن تب رات تھی اب دن ہونے والا پھر

خود تمکو ھونا زمان کیوں کیا یہ وہ اگر تو شرم پر قابو

پا سکتی ھو تو لے جاتا ھوں؛ زمان اس کے گال پر ہاتھ

رکھ کر کہتا نیچے دیکھنے لگا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛وہ تو پھر آپکا ٹچ ھی ایسا ہے کرنٹ جیسا؛

دلکش اس کے بازو سے لگ گئی۔

؛ہاہاہاتو میں بجلی ھوں؟ دور رھو پھر سارٹ سرکٹ

ناھو جائے؛زمان نے شرخی سے کہا دلکش لال ھو گئی۔

؛اب شرم سائیڈ پر رکھو بتاو خود چلو گی یا لے کر جاوں؟

زمان اسکی حالت سے محفوظ ھو رھا تھا۔

؛چلی جاوں گی خود ھی؛دلکش دور ہو کر بولی۔

؛زمان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا چلو چلتے ھیں؛

؛ناشتہ بنا دینا اگر آتا ھو،؛ساتھ چلتے وہ اسکو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

چھیڑ رھا تھا۔

؛ ھھمم، دوسری طرف منہ کر کے وہ مسکراتی رھی؛

کیا ھوں ھوں؟ بتاو بنا دو گی یا چاچی کو بولوں؟

یہ اتنی زبانیں ہیں بات کرنے کو تم پلیز یہ بھینس

والی ھمم ھمم نا کیا کرو؛ زمان نے تنگ کرتے کہا۔

؛ زماااان!؛ وہ مڑ کر فوری اسکو دیکھتے بولی۔

؛ یوں نام بھی مت لیا کرو، شارٹ سرکٹ ھوتے

وقت نھیں لگتا؛ زمان نے اسکو کندھا مار کر کہا۔

؛ حد ھے۔۔۔ ھٹو مجھے ناشتہ بنانے جانا ھے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش لال پیلی ہو کر سیڑھیاں اتر کر کچن کی طرف

بڑھی۔

؛مامی چائے بنانی ہے مجھے ساتھ اگر کچھ ہے

کھانے کو تو دیں وہ بھئی؛ دلکش کچن میں گھسی

تو اندر رش لگا تھا وہ سمجھی تھی اس وقت کون ہو گا

پر اندر سبھی ناشتہ تیار کر رہے تھے۔

Urdu Novels Ghar

؛بیٹا میں بنا کر دیتی ہوں بتا میٹھا زیادہ یا کم؛

ملک عنائت کی بیوی پیار سے بولی۔

؛مامی میں بنا لیتی ہوں ناں آپ بس کھانے کو

کچھ نکال دیں، انڈے ہیں تو وہ ابال دیں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے سوچ کر کہا۔

؛ہائے ہائے میں اچھی چائے بناتی ھوں کیوں

اپنے کپڑے خراب کرے گی بنا دیتی ہوں میری کدو کش؛

مامئ نے پیار سے دلکش کے گال پر پیار کیا۔

؛ہائے مامی کیسے بتاوں؛اچھا ماموں آپ کو چائے کا کیوں

کہتے ؟اور پھر وہ کسی اور کے کے ہاتھ کی نھیں پیتے کیوں؟

دلکش آبرو چڑھا کر پوچھنے لگی۔

؛سمپل تیرے ماموں مجھ سے پیار کرتے اور مجھ۔۔۔؛

پر تو کس کیلئے بنا رھی ھے ؟دلکش بتا مجھے؛

مامی اب غور سے اسکو دیکھنے لگئ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مامی اپنے کزن کیلئے زمان کا پتہ ھے ناں وہ بچپن سے

کہتا ھے مجھے دلکش سے چائے بنانی ابھی میں شرط

ہار گئی؛ کہانی ڈال کر دلکش نے مامی کو راضی کر لیا۔

؛اچھا چل بنا لے دلکش ویسے منڈا بہت سونا ھے

میری شبنم تھوڑی ہلکی ہوتی میں نے داماد بنالینا تھا؛

مامیٔ کی بات پر دلکش کو کھانسیٔ چھڑ گئی۔

Urdu Novels Ghar

؛اچھا میرا ہیبیٔ ملا ھے سارے اس کے پیچھے

یا اللہ رخصتیٔ کروادے انکو پتہ چلے وہ داماد ھے انکا؛

دلکش نے چولہا تیز کر دیا۔

؛چاچو ابو کی کال آئی ھے گھر پر ڈاکا

پڑا ھے میں نکل ھوں آپ چاچی یاد لکش

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بلکہ ماموں عنائت سے بھی ذکر مت کرنا

مجھے پتہ ھے انکی بڑی پہنچ ھے پر چاچو

ابھی میں خود جا کر دیکھتا ھوں؛

زمان طاہر کو کونے میں لے کر کھڑا بتا رھا تھا

جب دلکش ناشتہ بنا کر لائی۔

؛چاچو یہ گاڑی کی چابی آپ رکھو میں بس

پر جا رھا ھوں ابھی ابو اکیلے ھیں؛

زمان نے جیب سے چابی نکال کر طاہر کو دی

اب دلکش کو بھی شک پڑ گیا۔

؛زمان تیز قدموں سے نکلا اس کے پاس آ کر

پلٹ سے ایک پیس انڈا اٹھایا اسکو اشارے میں

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بتا کر وہ چلا گیا؛

؛ابو یہ زمان کہاں گئے ھیں ؟سب ٹھیک ہے ؟

؛ھاں سب ٹھیک ھے بھائی صاحب نے بلایا

شاید کوئی کام ھے لاو تم ناشتہ مجھے دو

پریشان ھونے کی بات نھیں ھے؛

دلکش پریشان سی واپس آگئی۔

کچھ تو ھوا ھے۔۔۔پر کیا؟؟

زمان نے راستے میں اپنے تمام آفسر دوستوں کو فون

کر دیا تھا اس کے گھر میں ڈاکا کوئی عام بات نا تھی

وہ سارے سفر بس یہ ھی سوچتا آیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

یہ ڈاکا نھیں ھو سکتا یہ کوئی پلان کے مطابق ھوئی

ڈکیتی ھے کون ھے اس کے پیچھے میں پکڑ تو لوں گا۔

ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ اسٹیشن پہنچا اور اپنے

دوست کے ساتھ گھر کو نکلا سارے راستے بھی وہ

یہ ہی بات کرتے آئے۔

15 منٹ بعد زمان گھر پر تھا۔ آتے آتے اس نے کچھ

چیزیں نوٹ کی تھی اندر آیا تو ملک شہزاد پریشان تھا

زمان کو دیکھ کر وہ تیزی سے آیا اور زمان کے گلے لگ

گیا۔

؛ابو آپ ٹھیک ھیں؟؛ھاں میں ٹھیک ھوں۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد کو صوفہ پر بیٹھا کر زمان اپنی

امی کی طرف گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا

؛امی کب ھوا یہ سب؟؛اور کون تھا گھر پر؛

؛زمان بیٹا میں اور زئشہ تو اپنے کمرے میں تھے

ھم تو نیچے ھی تب آئے جب بھائی بھابھی نے شور

مچایا؛ سلیمہ صفائی دینے لگی۔

؛پھوپھو میں نے آپ سے نھیں اپنی امی سے پوچھا ھے؛

؛ویسے کمال ھے گھر پر اتنا بڑا ڈاکا پڑا اور آپ کے ہاتھ

میں ہیرے کی آنگوٹھی چمک رھی، پھوپھو عجیب نھیں یہ؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان اٹھا کر ان کے آس پاس گھومنے لگا اب ملک شہزاد

کا دھیان بھی اس بات پر گیا تھا۔

؛تم ھمکو چود کہہ رھے ھو زمان؟

سلیمہ نے اداکاری شروع کر دی۔

؛نھیں پھو پھو میں تو بس حیران تھا پوچھ لیا

کیوں ابو بات عجیب نھیں ھے؟؛

؛ھاں جبکہ وہ ایک کا نام نوم کچھ تھا وہ تمھاری

امی کے ہاتھ سے گلے سے سب لے گیا تبھی تو

سلیمہ نیچے ائی اور اس لڑکے نے اسکو کچھ نھیں کہا؛

ملک شہزاد جوں جوں بتاتا گیا سلیمہ پیچھے ھوتی گئی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کوئی بات نھیں ابو پکڑا جائگا پورا گروہ میں نے کیمرے

لگائے تھے ابھی پتہ چل جاناسب کچھ؛زمان نے دانہ ڈالا۔

دلکش کو جب سے یہ سب پتہ چلا تھا اسکا رو رو کر برا

حال تھا اوپر سے زمان کا فون بھی بند جارھا تھا۔

؛پتہ نھیں کیا ھے اسکو خود جا کر مشکلات میں کھڑا

ھو جاتا ھے پہلے وہ زئشہ کی چال اب یہ سب؛یا اللہ

مدد فرما میرے شوہر کی اور دور رکھ اسکو ان سب سے؛

وہ پریشان حال اسی کے بارے میں سوچ رھی تھی۔

؛یہ کیا بات ھوئی بھائی صاحب؟میں نے ھی تو شور مچایا تھا

پوچھو بھابھی سے؛سلیمہ ساری باتیں گول مول کر گئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا پھوپھو جان، آپ کہتی ھو مان لیا• کہاں ھے آپکی

اکلوتی صاحب زادی؟ اتنا بڑا ڈاکا پڑا وہ نظر ھی نھیں

آرھی کہاں ھے؟؛زمان ملک شہزاد کے سامنے وہ سبھی

باتیں کھول رھا تھا جس پر شاید ملک شہزاد دھیان دے•

Urdu Novels Ghar

؛سلیمہ کی ھوائی چھوٹ گئی، زئشہ تو اپنے کمرے میں

سو رھی ھے؛

؛اچھا چلو ابو آپ میرے دوست کو سب کہانی بتاو کیا گم

ھوا ھے اور کہاں سے میں زرا زئشہ سے مل کر آتا ھوں؛

زمان لاؤنج سے گھومتا ھوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آگیا•

وہ ہر چیز کو غور سے دیکھ رھا تھا اسکا کمرہ بالکل بند تھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سامنے زئشہ کے کمرے پر دستک دے کر وہ انتظار کر رہا تھا۔

؛زئشہ نے کھلے گریبان کی شرٹ پہنی تھی ساتھ تنگ پجامہ

ہاتھ میں بوتل پکڑ کر وہ زمان کو دیکھتی رہ گئی؛

؛آو ہیر واج میرے پاس خیر ھے ؟؛

Urdu Novels Ghar

؛اپنی شرٹ کے بٹن بند کرو؛

زمان نے چہرہ گھوما کر کہا۔

؛تم ھی کر دو ناں ایسا بھی تم سے میرا پردہ کیا؛

زئشہ اچھل کر اسکے پاس آگئی۔

؛زمان نے اسکو پیچھے دھکیل دیا،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اپنی حد میں رہ کر بات کیا کرو زئشہ

ایسی لڑکیوں کو ملک زمان منہ تو کیا جو تانا لگائے۔

؛زئشہ کو اپنی توہین برداشت نھیں ہوئی،

اور وہ جس سے لگے رہتے ھو وہ کیسی لڑکی ھے؟

جو آدھی رات کو ملنے آگئی اپنے یار کو؟؛

زئشہ زہر اگل کر بولتہ گئی۔

؛وہ بیوی ھے میری؛زمان شیر کی طرح اسکی طرف

لپکا اور گلے سے پکڑ لیا زئشہ کو۔

؛پورا نام سنو گئ؟اسکا؟تو سنو۔۔دلکش زمان ملک

بیوی ہے ملک زمان کی تم جیسی لڑکیاں مردوں کو بہلا سکتی

ھو بیوی نھیں بن سکتی نا تمکو کوئی بنائے؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اب اپنے منہ سے ایک لفظ نکلا زندہ گاڑ دوں گا؛

میرے اور اس کے درمیان غلط فہمی ڈالنا بند کرو

تمھارا تو کسی صورت نھیں ہو سکتا بھول جاو۔

زمان اسکو دھکا مار کر باہر نکل گیا وہ اپنا گلہ پکڑ

کر بیٹھی رھی اور کھانسی کرتی رھی۔ پھر فون نکال

کر دلکش کی تصویر ایک نمبر پر میسج کر دی۔

Urdu Novels Ghar

؛اب پتہ چلے گا اس لیلہ مجنوں کی محبت کا؛

؛زمان کہاں ھو؟ ایک تو یہ عذاب اتنی لمبئ شادی

وہ بھئ کسی اور کی ھماری ھی ہو جاتی کم از کم پاس

تو ھوتے پتہ نھیں کب موبائل دیکھے گا ایک تو تایا ابو کے ڈرامے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نھیں ختم ھوتے؛ دلکش تپی ھوئی تھی۔

شادی تو ھو گئی پر ولیمہ چار دن بعد کا تھا ملک طاہر کو اپنی

زمینوں پر جانا تھا تو وہ لوگ آج شام نکلنے والے تھے راولپنڈی

سے دلکش کو یہ خبر ملی تو خوش ھو گئی۔

؛ دلکش اٹھی اور زمان کا پسندیدہ جوڑا نکال کر استری کرنے

چلی گئی اچھے سے تیار ھو کر وہ واپس آئی، تو اپنی آنکھوں

پر جیسے یقین نا آیا ھو سامنے زمان کھڑا تھا وہ ملک عنائت

سے کچھ بات کر رھا تھا ساتھ اس کے کزن اور ملک طاہر بھی

تھا دلکش کی خوشی کی انتہا نا رھی۔

؛ چاچو سامان رکھ دیتا ھوں ساتھ آپ کے ڈیرے سے

دو گاڑیاں آ رھی ھیں وہ پیچھے جائیں گی میں یہاں سے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھی اپنی گاڑی لے جاوں گا مجھے اس واردات کا پتہ کرنا

ھے مجھے پھوپھو پر پورا شک ھے انکی نظر دو کروڑ پر

ھے تو میں اسی کو دکھا کر سامنے لاوں گا انکو؛

؛ٹھیک ھے بیٹا تم جو کروگے میں ساتھ ھوں،

ھاں زمان ھم ساتھ ھیں روبینہ بھی اسکو پیار کرتے

بولی؛بھابھی کو لے آنا تھا ساتھ وہ اتنے تنگ ماحول

میں پریشان ھوں گی زمان؛

؛ھاں جی چاچی امی بھت پریشان پر انکو میں نے سب

بتایا ھے اب تو ابو بھی کچھ ہوش کر رھے ھیں؛

؛زمان بیٹا دلکش سے مل جانا وہ کل سے سبکا سر

کھا رھی ھے بھئی اب ھم سے نھیں سنبھالی جاتی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تمھاری بیوی لے جاو ساتھ ھی؛

روبینہ نے اسکو چھیڑا زمان تھوڑا شرمندہ ھوا

جی چاچی میں مل آتا ھوں پھر نکلنا ھے۔ پر چاچو

Urdu Novels Ghar

؛ارے تم جاو تمھارے چاچو اپنا وقت بھول گئے ؟؛

جاو شاباش بیوی ھے تمھاری۔

؛چاچی ابھی نھیں وہ تھوڑا اور ہو جائے ناراض

ایک ساتھ منالوں گا ابھی آپ لوگ نکلو ۔

میں گھر جا کر مل لوں گا۔

؛ٹھیک ہے زمان بیٹا اپنا دھیان رکھنا؛

آپ بھی چاچی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سارے راستے وہ تقریباروتی ھی آئی تھی

غصہ اتنا کہ بات بات پر چڑ رھی تھی صبا

کے ساتھ اب تو روبینہ نے بھی اسکو بلایا نھیں

Urdu Novels Ghar

؛امی یہ شادی کے بعد لڑکیاں اتنا کیوں چڑتی؟

صبا نے ہولے سے روبینہ سے پوچھا۔

؛بیویاں ایسی ھی ھوتی میری اور تمھارے ابو کی بھی

ایسے ھی لڑائی ھوتی تھی انکی تو پھر لو میرج ھے۔

دونوں ہنس رھی تھی پھر دلکش کے آنکھیں دکھائے پر

چپ ھوگئی۔ سفر اس نے ناراضگی میں نکال دیا تھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

گھر آکر سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔

صبا نے کھانے پر بلایا وہ نہیں آئی اب تو ملک طاہر

نے بھی دلکش کا پوچھنا شروع کر دیا۔

؛کیا ھوا ھے ؟ٹھیک ھے طبیعت؟

؛میاں بیوی کی باتیں وھی جانے ھو جائے گی ٹھیک

ابھی آتا ھو زمان اسکو ٹھیک کرنے؛طاہر آپ کھاو

کھانا روبینہ نے کھانا شروع کر دیا۔

؛اسلام و علیکم؛زمان کمرے میں داخل ھوا۔

اسلام علیکم!

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛وعلیکم السلام بھائی آپکا ھی زکر ھو رھا تھا کب سے؛

صبا نے دلکش کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

؛او اچھا چلیں میں آگیا ویسے سنا ھے آپکی آپی نے

سب سے جنگ کی ھے؟

Urdu Novels Ghar

؛زمان کو آئے پانچ منٹ ھو گئے تھے

دلکش نے اسکی طرف دیکھا ھی نھیں تھا

دل تو اسکا کر رھا تھا گلہ دبا دے پر مجبور تھی

؛صبا جاو کھانا لے کر آو میں اپنی مسسز کے ساتھ

کھاوں گا آج پتہ چلا ھے جناب نے کھانا بھی نھیں

کھایا؛زمان اٹھ کر اسکے پاس آکر بیٹھ کر دلکش نے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پھر رخ بدل دیا صبا اٹھ کر کھانا لینے چلی گئی۔

؛زمان نے اپنے ہاتھ بڑھا کر اسکے کاندھے پر رکھ دیے

اور دلکش کو ویسے ہی اپنے ساتھ لگا لیا اسکی کمر

زمان کے سینے سے لگ گئی؛

Urdu Novels Ghar

؛یار اتنا ناراض نہیں ہوتے، اچانک جانا پڑا۔۔

پھر یہ سب ڈاکا میں زمین تمھارے نام کرنے کے

چکر میں راولپنڈی بھی گیا ماموں عنائت دے مشورہ بھی

لینا تھا، سوری؛زمان بالوں پر ھونٹ رکھ کر بولا۔

؛دلکش نے کوئی جواب نہیں دیا؛تو زمان نے اسکو

اپنی طرف مڑا،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش میری جان کیا ھو گیا ھے ؟؛

چہرہ صاف کر کے وہ پریشانی سے بولا۔

؛ت م۔۔زمان تمھیں۔مجھے تم سے بات نھیں

کرنئ بس جاو یہاں سے؛دلکش نے اٹھنا چاہا

پر زمان نے بازو پکڑ لیا۔

؛کیوں بات نھیں کرنئ حال دیکھو اپنا؛

؛تمھیں اس سے کیا مطلب ؟؟جب تمکو

کوئی فرق نھئں پڑتا اس سے؛دلکش نے رو

کر آنکھیں سجالی تھی۔

؛پڑتا ھے فرق دلکش یار ایسا نھیں ھے،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اچھا سوری؟ دیکھو کان پکڑ رھا ھوں؛

؛تمھیں میری محبت کی تھوڑی سی بھی پرواہ

نھیں جہاں خطرہ ھو بھاگ کر وہاں چلے جاتے

یوں ھی رولانا تھا تو نا کرتے محبت۔۔نا کرتے

شادی اور نا آتے میرے پاس مجھے عادت ڈال کر

تم؛ مسلسل رونے اور کھانا نا کھانے سے اسکو

چکر آیا وہ ایک دم گر گئی۔

وہ کب سے اس کے کمرے کے باہر چکر لگا رھا تھا

جوں ھی ڈاکٹر بار آئی زمان نے بھاگ کر پوچھا۔

ملک طاہر صبا روبینہ سب وہاں ھی تھے۔

؛آپ کی مسسز کا BP بھت لو ھے میڈیسن جب

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ کچھ کھائیں تب دینی ھے اور یاد رھے کھانا

لازمی دیں انہوں نے کسی بات پر ڈپریشن لیا ھے

نیند بھی پوری نھیں تو آرام کروائیں؛

ڈاکٹر بتا کر چلی گئی• زمان پریشان باہر کھڑا رھا

Urdu Novels Ghar

؛چاچو میری وجہ سے سب ھوا ھے؛

وہ شرمندہ سا تھا•

؛نھیں بیٹا تمھاری وجہ سے نھیں تمھارے لیے

بچپن سے تو ساتھ ھو دوستی محبت اور اب شادی

وہ تمھارا کرتی بھت ھے اگر بھائی صاحب کا مسلہ

نا ھوتا ھم نے کب کی رخصتی کروا دینی تھی؛

روبینہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی• یہ ساری بیویاں

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اپنے میاں کیلیے ایسے ھی ھوتی ھیں تم فکر نا کرو

اسکو کھانا کھلا و تمھاری بات مان جائے گئ •

؛بھابھی کی کال آئی تھی شہزاد بھائی فام پر گئے ھیں

سلیمہ اور زئشہ باہر تو وہ بھی آرھی ھے دلکش کو ملنے

اسکو کہنا تیار ھو جائے؛

روبینہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی صبا کھانا دے کر

اپنے کمرے میں چلی گئی۔زمان نے ایک ہاتھ سے دروازہ

کھولا •

اندر آکر اس نے کھانا میز پر رکھ دیا،دلکش کی طرف

دیکھا تو اس نے نے پھر کروٹ بدل لی •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اب کتنی سزا دو گئ؟مان جاو یار۔۔۔ چلو کھانا کھاو

پہلے ھی بیمار ھو گئ ھو اب، دلکش تم سے بات کر رھا ھوں؛

؛زمان کو اب اس پر بے تحاشہ پیار آیا، اس نے بڑھ کر کمرے

کو لاک کر دیا اپنی چادر اتار کر صوفہ پر پھینک دی اور جوتا

اتار کر بیڈ پر اس کے پاس آ کر کمبل اٹھا کر لیٹ گیا۔

؛دلکش تم جان ھو میری، غلطی ھو گئ ناں آئندہ

میں کبھی نھیں کروں گا اتنی لاپروائی اب مان جاو

پلیز آو کھانا کھلاتا ھوں، پھر امی آ رھی ھیں اپنی

بہو سے ملنے ایسے ملو گی؟؛

زمان نے اسکو بیک ہگ لیا ھوا تھا اسکا دل بے قابو ھو رھا

تھا دل چاہ رھا تھا وہ یوں لیٹا رھے پر ناراض تھی تو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے ابھی تک اسکو مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔

؛تائی امی آرھی ھیں ؟؛دلکش نے ہلکی سی کروٹ لی؛

زمان نے اسکو بانہوں میں بھر لیا اور چہرے پر پیار کرنے لگا۔

؛ھاں پر تم نے دیکھو رو رو کر کیا بنایا ھوا ھے دلکش،

یوں مت کرو نا پھر کرنا مجھے کام تھا ناں؛

دلکش اسکی فکر مندی دیکھ رھی تھی،وہ جب قریب ھوتا

وہ ناراضگی بھول جاتی تھی۔اپنے چہرے پر پیار کرتے زمان کو

دیکھ کر وہ اس کے سینے سے لگ گئی۔

؛تم کیوں بھول جاتے ھو اب شادی شدہ ھو اور تمھاری

بیوی تمکو بانٹ نہیں سکتی زمان پھر نا کرنا جو آج کیا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ورنہ میرا ویسے ھی سانس بند ھو جانا؛

؛آئندہ مت کہنا؛ورنہ ڈانٹ کھاو گی،پر ابھئ کھانا

کھاو؛زمان نے اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑا اور اسکو صوفہ پر

لے گیا•

؛کھالو گی بیمار آتمایا میں مدد کروں؟؛

زمان نے اسکا موڈ ٹھیک کرتے کہا•

؛تمھاری مدد مجھے ھر کام میں چاہیئے

کھلاو؛زمان نے نوالے بنا کر دلکش کے منہ میں ڈالے

اسکو میڈیسن دی اور جا کر اسکی الماری کھول کر کھڑا

ھو گیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد زمان کی باتوں پر سوچ رہا تھا

کیا یہ سب سلیمہ ؟ نہیں۔۔۔پر ہو بھی سکتا ہے

آخر وہ دولت پیچھے کچھ بھی کر سکتی اگر میں

اسکو اپنے مطلب کے لیے لایا ہوں تو وہ بھی تو؛

؛پر وہ لڑکا کون تھا؟؟ دیکھا سا لگا مجھے•

؛میں اس پر سلیمہ سے بات کروں؟؟؛

Urdu Novels Ghar

ملک شہزاد اپنی ھی سوچ میں گم تھا•

؛اس نے یوں مجھے گلے سے پکڑا اور اپنی

بیوی کا بتایا اسکی بیوی کوئی اور نہیں

بلکہ دلکش ہے اس نے دلکش سے شادی کی ہے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کل وہ اس کے بچوں کی ماں ھو گی ساری دولت انکی؛

؛زئشہ نے دکھ اور غصے سے سب کچھ سلیمہ کو بتایا•

؛آج ملک شہزاد کو بھی مجھ پر شک ھو گیا اس زمان کی وجہ

سے اوپر سے وہ نومی جب بھا بھی کا زیوار لیا میرا بھی اتار

لیتا واپس آھئ جانا تھا گدھا سبکا شک ھم پر زئشہ

ھمکو نکلنا چاہیے یہاں سے کوئی لمبا ہاتھ مارو اور چلیں

ملک شہزاد نے زندہ کاٹ دینا ھمکو؛

؛کچھ نھیں ھو گا جو بات تمکو پتہ چلی وھی ھم زمان کے

خلاف چلاتے آپ ماموں کو اسکی شادی کا بتاو بھائی بھائئ

آپس میں شروع ھمارا راستہ صاف؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛واہ زئشہ اب لگی تم سلیمہ کی بیٹی؛

یہ تو میں نے سوچا ھی نھیں •

کیا تلاش کر ھے ھو؟

تمہارے لیے کوئی ڈریس دیکھ رھا ھوں

امی آر ھیٔ ھیں ناں چینج نھیں کرنا؟

وہ سارے کپڑے یہاں وہاں کر رھا تھا

دلکش نے اپنی الماری کا حشر ھوتا

دیکھا تو کھڑی ھو گئی• اور زمان کے

پاس پہنچ گئی•

؛کیا کر رھے ھو سارے کپڑے زمان۔۔؛

میری پہلے طبعیت اتنی لو ھے مجھ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سے نھیں ھوتا چینج تائی امی ایسے مل

لیں گئ ویسے بھی ان کے بیٹے کیلئے تیار ھوئی

تھئ اور اسنے دیکھا بھی نا ملا بس بھاگ آیا۔

دلکش کے شکوہ شکایت پر زمان چلتا پاس آگیا۔

اپنے ساتھ لیے اسکو وہ بیڈ پر اسطرح گرا کہ خود

نیچے اور وہ اوپر تھی؛ دلکش کے بال زمان

کے چہرے پر تھے۔

Urdu Novels Ghar

؛اب معاف کر دو اور ایسا کبھی ھوا تم میرے لیے

تیار ھو میں دیکھوں ناں، یہ میرا فیورٹ کلر ھے

جو تم پر اچھا لگتا ھے کیوں کہ تم میری فیورٹ ھو

مسسز زمان ملک، اس کے بال اٹھا کر زمان نے

اپنے ھونٹ جوں کی دلکش کی گردن پر رکھے وہ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تلملا اٹھی' اپنی انگلی اس کے ھونٹ پر رکھ کر وہ

زمان کے چہرے کے پاس ھوئی؛

؛اگر تم نے یوں گردن پر کس کیا زمان نتیجہ خطرناک

ھو گا اور اس دفعہ بھاگنے نھیں دوں گی یاد رکھنا؛

دلکش کی ادا پر وہ نہال سا ھوا اسکو دیکھتا رھا۔

نومی نے جب سے دلکش کی تصویر دیکھی

تھی وہ پاگل ھوا پھر رھا تھا۔

؛پھوپھو اس لڑکی کو میں رکھ لوں؟

بڑی ھی کوئی پیاری ھے میرا دل آ گیا

نومی منہ پر ہاتھ پھیر رھا تھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

؛جو مرضی کر بس اسکو غائب کر دے

اسکا عاشق ھے زمان اس سے بچ کر اگر تو

اس کے ہاتھ لگا نومی تو منہ بند رکھنا•

؛ٹھیک ھئ پھو پھو اس لڑکی کیلیے تو کچھ بھی

؛نومی نے کال کاٹی سلیمہ کو غصہ آ گیا•

کیا ھے اس دلکش میں جو ھر کوئی دیوانہ ھے

خیر میری بلا سے زئشہ کا گھر بس جائے بس•

نومی نے اپنے غنڈہ گردی والے لوگ اس کام پر لگا

دیئے تھے وہ لوگ دلکش کی تلاش میں تھے•

رائٹر اے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نومی کے بندے علاقے میں پھیل گئے

تھے انہوں نے ہر آنے جانے والے علاقے

پر پہرا لگا دیا تھا• اسلام آباد پہاڑی علاقہ

اور زیادہ ترسن سآن ھی رھتا ھے لوگ اپنے

گھروں میں یا کاموں پر باہر کم ھوتے•

Urdu Novels Ghar

؛نومی شیر جو تو نے پک دی ھے وہ بچی

یہاں نظر نھیں آرھی واپس آجاوں ؟؛

؛اوے بھابھی بول اسکو عزت دے خبر دار جو

بچی وچی کہا منہ توڑ دوں گا؛نومی غصہ ھوا

؛اچھا یار پر بھابھی کا کوئی نام نشان نھیں

تیری پھوپھی نے پتہ تو صحیح دیا ھے پوچھ؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں ھو سکتا چل تم لوگ ابھی وھاں ھی رھنا

وہ کبھیٔ بھی آسکتی ھے خبر غلط نھیں ھو سکتی؛

؛ٹھیک ھے نومی شیر، ھم یہاں ھی گھوم رھے

بھابھیٔ ملی تو تجھکو خبر کرتے ھیں چل بائے

Urdu Novels Ghar

؛اسلام و علیکم تائی امی، دلکش نے مدھم

سی آواز میں سلام کیا تھا۔

؛وعلیکم السلام میری بیٹی آو میرے پاس؛

؛کیسی ھو، ابھیٔ روبینہ نے بتایا تمھاری صحت کا

اپنا خیال رکھو اب شادی شدہ ھو کل رخصت ہو کر آو گی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تو اپنی نئ زندگی شروع کرو گی مجھے اپنے پوتے پوتی

صحت مند چاہیئے؛

اس بات پر دلکش شرم سے لال ھو گئ تھی وہ سبکے ساتھ

بیٹھے تھے زمان کے منہ سے پانی کا فوراہ نکلا وہ دونوں

ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے• روبینہ سمت سب ہنسنے لگے•

؛لو بھئ روبینہ میں نے کچھ غلط کہا؟؛

؛بالکل بھی نھیں بھابھئ بلکہ ھم تو خود نانا نانی

کہلانے کو تیار ھیں ان دونوں نے تو بچپن سے لڑائی

کر کر کے سر کھالیا اب انکے بچے ھوں تو انکو پتہ چلے؛

دلکش کا بس نھیں چل رھا تھا وہ اٹھ کر اندر چلی جائے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان بھی سامنے بیٹھا اسی کو دیکھ رہا تھا جس سے وہ

اور کنفیوز ہو گئی تھی۔

؛اچھا چلو روبینہ میں چلتی ہوں پھر ملک صاحب نے

شروع ہو جانا ہے زمان چلیں؟؛

ہاں جی امی؟

؛اب چلو گھر جلدی لے کر جائیں گے دلکش کو پھر

دیکھتے رہنا اب چلو تمہارے ابو آنے والے اور وہ چالاک

ماں بیٹی بھی؛

؛ٹھیک ہے چلیں امی؛زمان اپنی جگہ سے اٹھا یا

دلکش کو میڈیسن کا بتا کر وہ ہال سے باہر آ گیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اگلی صبح ناشتے کی ٹیبل پر صرف سلیمہ زئشہ اور

ملک شہزاد تھا۔ ملک شہزاد کو زمان کی باتوں پر یقین سا

ھونے لگا تھا اب وہ ہر چیز میں سلیمہ پر نظر رکھے تھا۔

؛سلیمہ وہ جو پیپرز ھے زمین کے لاو میں سنبھال لوں

ناشتے کی میز پر ملک شہزاد نے اچانک کہا تو سلیمہ

کو کھانسی لگ گئی زئشہ نے پانی دیا۔

؛بھائی صاحب وہ پیپرز تو میں کل ھی زئشہ ساتھ جا کر

بینک رکھ آئی ھوں گھر پر ڈاکا پڑا تو میں ڈر گئی تھی؛

؛اچھا پر اوپر تو وہ لوگ گئے ھی نھیں پھر تم کیوں ڈر گئی؛

ملک شہزاد نے اخبار سے اسکا اڑا رنگ دیکھا تو دال کالی لگی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛بھائی صاحب آج نھئں گئے پھر تو جاسکتے؛

؛تمھارا مطلب ہمارے گھر پر ڈاکا پھر پڑے گا؟؛

ملک شہزاد نے اخبار میز پر رکھی اور اسکو بغور دیکھا •

؛نھیں بھائی صاحب میرا مطلب یہ نھیں تھا، خیر آپ

ناشتہ کرو کیا صبح صبح پرانی باتیں؛سلیمہ نے ہنس کر بات

ٹال دی اور انڈا اٹھا کر منہ میں ڈال لیا• ملک شہزاد اسکی

گھبراہٹ دیکھ رھا تھا پر پھر بولا کچھ نھیں•

؛یہ تمھارے ھاتھ پاؤں کیوں پھول گئے تھے

بچوں کا سن کر؟ تمھیں پسند نھیں یا اتنی

جلدی چاہتی نھیں ھو؟ ویسے مجھے تو چاہئے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے آتے اسکو میسج کیا۔

؛تو اور کیا سب کے سامنے دانت نکالتی؟

تائی امی مے سب کے سامنے کہہ دیا اب

شرم تو آتی ھے ناں، تمھاری طرح بے شرم تھوڑی ھوں؛

دلکش نے انگلی دانتوں میں دبائے ریپلائے دیا۔

؛بفکر رھو ساری محبت تو یوں چھپ کر یا موبائل پر

نکل جاتی پتہ نھیں تمھارے تایا کو کیوں نھیں سمجھ

آتی انکا اکلوتا بیٹا ھے اب نسل بڑی کریں؛

زمان کا میسج پڑھ کر دلکش قہقہہ نا روک سکی؛

؛افف افف جناب کو اپنے بچوں کی فکر ابھی سے

پڑ گئی اور ابھی سے بیوی کو بھول گئے زمان ناٹ فیر؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش بے ریپلائے دیا تو وہ بھی فوری جواب لکھنے لگا۔

؛دلکش یار آو بھاگ ھی جاتے ھیں بچے وچے کر کے

پانچ چھ سال بعد آجائیں گے اپنے پوتے پوتیاں دیکھ کر

تمھارے تایا مان جائیں گے کیا خیال ھے چلیں ؟؛

زمان نے میسج لکھا ھی تھا زئشہ آن ٹپکی۔ زمان نے

فون اپنی پاکیٹ میں رکھا اور اٹھ کر لان میں چلا گیا۔

ٹون ٹون پر اس نے موبائل نکالا دلکش کا میسج آیا ھوا تھا۔

؛جہاں کہو گے وہاں جانے کو تیار ھوں تم سے سب کچھ ھے

جہاں کے جاو گے وہاں رھوں گئ، جس شدت سے تم بچے

چاہتے ھو میں تمھیں چاہتی ھوں، نصیب میں ھو اتو

تمھاری یہ خواہش بھی پوری کروں گئ زمان بس تم کبھئ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کبھی بھی مجھ سے دور نا جانا کیوں کہ تمھارے علاوہ

نا تو کسی سے محبت تھی نا ھے نا ھو گی ائی لو یو بیبی؛

دلکش ہے کھلے اظہار پر وہ بے حد خوش تھا •

؛لو یو ٹو مسسز زمان ملک ھم بھت جلد پاس ھوں گے؛

وہ لان میں گھوم رھا تھا کہ اسکی نظر سلیمہ کے

کمرے کی کھڑکی پر پڑی جہاں مدوسائے تھے زئشہ

نیچے ہال میں تھی ملک شہزاد اور تسلیم سو گئے تھے

پھر یہ کون ھے؟ زمان کو تجسس ھوا وہ فوری

اوپر والے پوشن کی طرف بھاگا•

؛صبا میں کچھ ضروری سامان لینے مال جا رھی ھوں

تمکو کچھ چاہیے؟؛ دلکش نے سبز رنگ کا سوٹ پہنا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تھا جس پر ہلکا کام ھوا تھا اس نے دوپٹہ لیا اور اپنی

شال کاندھے پر رکھ کر صبا سے پوچھا؛

؛آپی چاہیے تو ھے اچھا میں لسٹ بنا دیتی ھوں؛

؛ھاں بنا دو میں امی سے پوچھ کر اتی ھوں انکو کچھ

چاہیے یا نھیں، دلکش کمرے سے باہر آ گی •

اسکو تیار دیکھ کر روبینہ نے بری خبر سنا دی دلکش

کا چہرہ اتر گیا•

؛گھر والی گاڑی تو تمھارے ابو ڈیرے لے گئے اور

کوئی ھے بھی نھیں جو تمکو لے کر جائے گا اب

یا تو زمان کو کہو یا مت جاو؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛امی وہ بزی ھو گا، پر مجھے جانا ھے۔۔؛

اچھا میں خود چلی جاتی ھوں آپ اسکو مجھے لینے

بھیج دینا میں ٹیکسی میں چلی جاتی ھوں؛

دلکش کہہ کر فوری نکل گئی ادھر روبینہ نے

زمان کو کال ملادی وہ میٹنگ میں تھا گھر کا

نمبر دیکھ کر اس نے کال پیک کی؛

Urdu Novels Ghar

؛اسلام چاچئ سب خیریت؟؛

؛وعلیکم السلام بیٹا زمان فری ھو؟؛

؛چاچئ میٹنگ میں ھوں اپ بتاو کچھ کام تھا؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کام تو نھیں بیٹا تمھاری بیگم نے ناک میں دم کیا ھوا

اکیلی نکل گئی گے مال کو اوپر سے حالات خراب طاہر

بھی گھر پر نھیں تم اسکو دیکھنا ذرا؛ روبینہ نے سارا

پتہ زمان کو دے دیا •

Urdu Novels Ghar

زمان اپنی میٹنگ چھوڑ کر گاڑی کی طرف بھاگا

اسکو کال ملا رھا تھا فون بند جا رھا تھا• وہ پریشان

ھو گیا سارے راستے وہ کال کرتا آیا •

؛نومی شیر بھا بھی مل گئی؛ وہ سبز سوٹ میں

مال گھوم رھئ ھے اکیلی ھے پکڑ لیں ؟؛

؛اس بات پر نومی کرسی سے اٹھا،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

واہ خوش کر دیا جگر میں آرھا ھوں تم

دور رہ کر بس نظر رکھو اس پر؛

؛نومی گلے پر ہاتھ پھیرتا اپنی موٹر سائیکل پر

اڑتا ھوا اس جگہ پہنچ گیا؛

Urdu Novels Ghar

کہاں ھے ؟ جلدی بتاو کہاں ھے دل بے قرار ھے

نومی اچھل رھا تھا اس نے دوست نے

اشارہ کیا تو سامنے دلکش کے ساتھ ایک مرد کھڑا تھا۔

؛یہ کون ھے ؟ تم لوگ کہہ رھے تھے اکیلی ھے تو یہ

کون ھے ؟ نومی ان پر ٹوٹ پڑا ۔

؛نومی شیر بھا بھی اکیلی ھی آئی ھے ہم راستے سے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

فالو کر رھے؛

؛تب کیوں نھیں بتایا تم نے، اب کھڑے رھو میں جاتا

اور دیکھو راستہ صاف ھے؟ نومی کہہ کر آگے بڑھا۔

وہ کچھ خرید رھی تھی جب زمان نے اسکو

دیکھا اور فالو کرتا پیچھے کھڑا اسکو دیکھنے

لگا وہ اپنے دھیان لگی تھی زمان نے اپنا ہاتھ

اس کے کاندھے پر رکھا وہ ڈر گئی۔

؛افففف زمان جان نکال دی، آپ یہاں کیسے؟

آفس میں تھے ناں؟؛ وہ پوچھ رھی پر زمان

غصے میں تھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛جو لینا ھے لو ابھی واپس جانا ھے، دلکش کو

سمجھ آگئی تھی وہ ناراض ھے سو سب سامان

اٹھاٹو کری میں رکھ کر اسکو تھما دیا• اور خود

اگلے پوشن میں داخل ھو گئی•

زمان نوٹ کر رھا کوئی دلکش کی طرف مسلسل دیکھ رھا

اور اب اسکو اکیلا دیکھ کر پاس جا رھا تھا• اس سے پہلے وہ جاتا

زمان پہنچ گیا چلو، وہ دلکش کا ہاتھ پکڑ کر بل بنوا کر اپنے

ساتھ باہر لے آیا سارے راستے اسنے دلکش کا ہاتھ نھیں

چھوڑا اور چپ چاپ چلتا آیا گاڑی کا دروازہ کھول کر اسکو

بیٹھایا گاڑی لاک کر دی اور سامان پیچھے رکھ دیا •

؛زمان ابھی بھئ باہر تھا وہ لوگ باہر آگئے زمان کو دیکھ

کر سب پیچھے ھی کھڑے رھے نومی بھی باہر آگیا تھا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نومی شیر یہ بندہ طاقت میں زیادہ ھے اسکا بازو دیکھ

اور ہاتھ دیکھ ہمکو پڑ جانی ھے چلو نکلو یہاں سے پھر

دیکھ لیں گے میں نے ویسے بھی اسکی گاڑی کی ھوا نکال

دی ہے زیادہ دور نھیں جائیں گے بندے لے آتے ھیں

ابھی چلو؛ اسکا بندہ نومی کے کان میں بولا •

Urdu Novels Ghar

موسم بدلا اور بارش شروع ھو گئی دلکش پریشان تھی زمان

باہر کیا کر رھا ھے گاڑی لاک تھی •

وہ سب نکل گئے تو زمان واپس گاڑی میں آ گیا•

؛کیا ھوا ھے ؟؛ دلکش نے پوچھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش تم آئندہ اکیلی باھر نھیں آو گی، یہ لو فر تمکو

فالو کر رھے تھے پر یہ لڑکا مجھے دیکھا دیکھا لگا میں

نے بات کرنا چاہی وہ بھاگ گئے میں رپورٹ کرتا ھوں

ابھی تم کبھی اکیلی نھیں او گی؛

؛ ھممم ٹھیک ھے پہلی بار آئی تھی زمان پر اب

نھئں اتی؛ وہ راستے میں تھے جب گھر سے خاصہ

دور خالی سی جگہ پر گاڑی رک گئی •

زمان نے فون نکالا اور کال کرنا چاہی سنگل نھیں تھے

باہر طوفانی بارش شروع تھی زمان کو ایک ھوٹل نظر

آیا اس وقت وہ زیادہ دیر نا تو گاڑی میں بیٹھ سکتے

تھے نا باہر نکل سکتے تھے۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان؛۔۔۔

دلکش تم تو کچھ بولو ھی مت یارر؛

؛اب بارش میری وجہ سے ھوئی ھے؟

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

؛تم باہر آئی کیوں؟ کچھ ھو جاتا تو؟

؛زمان جانی مجھے چیزیں لینا تھیٔ ناں سوری

پکا والا وعدہ پھر اکیلی نھیں آتی اب ناراض نا

ھو یہ شادی کے بعد کی پہلی بارش ھے شکر ھے

ھم ساتھ ھیں؛ دلکش نے زمان کا ہاتھ تھام لیا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یار گاڑی بند پڑ گئی گھر کال ہو نھیں رھی تمھارا

فون کہاں ھے دو مجھے،؛

؛زمان وہ گھر پڑا ھے؛ دلکش نے مسکرا کر کہا •

؛اچھا چلو وہ ھوٹل ھے ایک دیکھ لیتے ھیں کال ھوتی

تو نھیں تو گاڑی ٹھیک ہو جائے یا ٹیکسی ملی تو چلیں

جائیں گے موسم تو حد ھو گئی اب دھیان سے آنا •

Urdu Novels Ghar

؛وہ دونوں بھاگتے ھوئے ھوٹل پہنچے اور حیران تھے

اسلام آباد میں ایسا ھوٹل بھی ھے؟؟

زمان نے گھر بتا دیا تھا موسم کے پیش نظر

وہ باہر رک رھے تھے روبینہ نے سکون کا سانس لیا

جبکہ طاہر ناراض تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش جلدی سے جگہ بتاو کس طرف سونا ھے؛

زمان نے چادر ڈال کر دلکش کی طرف دیکھا۔

؛کیا مطلب؟ جہاں تم لیٹو گے وہاں میں سو جاوں گی؛

دلکش اسکی بات کا مطلب نھیں سمجھی تھی۔

Urdu Novels Ghar

؛ارے بیگم دائیں سائیڈ یا بائیں سائیڈ؟ یہ پوچھ رھا ھوں؛

زمان ٹوٹے سے اس کمرے کو دیکھ رھا تھا۔

؛یہ اتنا خوفناک روم ھے زمان بس اس طرف جہاں میرے آگے

ھو تا کہ میجھے ڈرنا لگے۔ ؛دلکش نے شال اتار کر اپنے بال

صیحح کیے۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھم ہنی مون پر تھوڑی آئیں ھیں یار، یہ لائٹ آف ہونے

سے پہلے بتاو پھر مت چیخیں مارنا؛

زمان بیڈ کے ایک طرف لیٹ گیا۔

؛زمان یہاں تکیہ بھی نھیں ھے؛ دلکش نے نئ فرمائش کی۔

؛ارے یار تم یہ میرے بازو کو بنالو تکیہ

مجھے بنالو بیڈ اور یہ لو میری چادر اسکا کمبل بنالو

پر آجاو لیٹ جاو۔؛اسی کا بناوں گی میں کونسا آپکو

چھوڑ رھی ہوں؛ دلکش بچوں کی طرح اس سے چمٹی ھوئی تھی۔

؛طوفان تھم جائے تو گھر جانا سب پریشان ھو رھے

ھوں گے؛ زمان نے باوزما تھے پر رکھ کر کہا ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ساری شرٹ گیلی ھو گئی زمان؛ دلکش اسکا کالر

پکڑ کر بتا رھی تھی •

؛چینج نھیں کر سکتے ناں اب پلیز لیٹ جاو

یہ لو میری چادر بھئ کور کرو سردی مت لگوالینا •

دلکش نے زمان کی چادر کو اپنے گرد ڈال لیا اور اسکے

سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئ• تم آج ڈر گئے تھے ؟؟

؛ھاں بھت زیادہ پر تم آئندہ ایسے نھیں آو گی یہ دیکھو

سب خراب ھو گیا اگر میں نا آتا تو؟ اس موسم میں کہاں

جاتئ اوپر سے وہ لو فر۔۔؛ دلکش اسکی تیز ہوتی دھڑکن

سن رھئ تھی•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان میں صرف آپکی ھوں؛ کچھ بھی نھیں ھو گا

ھم کبھی الگ نھیں ھوں گے۔ دلکش محبت پاش

نظروں سے دیکھ کر بولی۔

؛اب یوں بھی مت دیکھو، پہلے کم تڑپاتی ھو جو

پاس ھو کر بھی دوری بنائی ھوئی ھے۔ زمان نے

روکھا سا کہا دلکش دبی سی مسکراہٹ لیے

لیٹ گئی۔

Urdu Novels Ghar

موسم ابھی تک طوفانی تھا تیز بارش ھو رھی

تھی۔ باہر طوفان اور اندر خاموشی تھی۔

زمان کی آنکھ لگ گئی تھی وہ شاید گہری

نیند میں تھا۔ دلکش کو نا تو نیند آ رھی تھی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ناسکون، بارش کی وجہ سے وہ دونوں بھیگ

گئے تھے۔

دلکش نے پھر بھی زمان کی چادر

میں خود کو لپیٹا تھا پر زمان کافی بھیگ گیا

تھا، دلکش نے اسکے سینے سے چہرہ اٹھایا

ہاتھ سینے پر باندھے وہ زمان کو دیکھ رہی تھی

؛میرے ظالم جان، تمھیں لگتا ھے صرف تم

مشکل میں ھوتے ھو ہر تم سے زیادہ میں ھوں

اتنا پاس آجاتے ھو کہ میں چاہتی ھی نھیں تم

دور جاو پر مجبوری کی جو ایک باریک لائن ھے

ھم میں زمان اسکو نکال دو؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش اس سے بات کرتی اسکے چہرے پر جھلکی

ٹھوڑی پر ھونٹ رکھ دیے• زمان کی آنکھ کھل گئی •

؛تھوڑااوپر بھی کر سکتی ھو پورا تمھاراھوں؛

زمان نے آدھی نیند میں کہاوہ ڈر گئی•

؛سوجاوکچھ نھیں کررھی تھی؛دلکش شوخی

سے کہہ کرواپس لیٹ گئی •

؛تم ویسے اپنے شوہر کو پیار کر سکتی ھو اس

میں اتنا گھبراہٹ کا شکار کیوں؟ پر جاگتے میں

کروتا کہ یہ غریب اپنی جان کو دیکھ سکئے •

زمان نے چادر میں ہاتھ بڑھایااور دلکش کو

واپس اپنے پاس کرلیا •

ھوٹل کے نمبر سے زمان نے ورک شاپ کال کردی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تھی وہ شاید اس وقت کھلی تھی ھوٹل والوں کے بتائے

پر انکی گاڑی ٹھیک ھو گئی تھی تو وہ گھر کی

طرف نکلے ابھی دن نھیں چڑھا تھا زمان نے

راتوں رات دلکش کو اسکے گھر چھوڑنا تھا •

Urdu Novels Ghar

؛زمان نے ڈرائیونگ سیٹ پر پرانا کپڑا رکھا اور

بیٹھ دلکش اس کے برابر والی سیٹ پر تھی

زمان کی چادر اسنے ابھی تک اوڑھی تھی •

؛زمان پلیز اب گھر جا کر کوئی گرم سوئٹر نکال

لینا اور کافی پی لینا تم بھت بھیگ گئے ھو؛

دلکش نے اسکی جانب دیکھ کر کہا •

؛جان تھوڑی سی شرٹ گیلی ھے ٹھیک ھوں میں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان گاڑی چلتے اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا تھا۔

؛مسٹر ہیبی رات میں آپکے ساتھ ھی سوئی تھی

اور مجھے پتہ ھے بھیگے ھو تو جیسا کہہ رھی ھوں

کر لینا ناں،؛دلکش نے زمان کی انگلیوں میں اپنی

انگلیاں ڈال کر پیار سے کہا تھا۔

؛اچھا ٹھیک ھے؛وہ تھوڑا پریشان تھا چوں کہ

پیچھے ایک گاڑی انکا پیچھا کر رھی تھی۔

؛گھر سے تھوڑا دور زمان نے گاڑی رک دی

اترا اور دوسری طرف جا کر گاڑی کا دروازہ کھلا

دلکش باہر آئی تو اسکا ہاتھ پکڑ کر زمان ساتھ چلتا

ملک طاہر کے گھر کی طرف چلنے لگا۔ گیٹ پر بیل دی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تو کوئی نا آیا رات کے دو تین کا ٹائم تھا۔ پھر کوئی

بھاگتا ھوا آیا گیٹ کھلا تو دلکش کو اندر چھوڑ کر زمان

سامان اندر گارڈ کو پکڑا کر جانے لگا۔

؛زمان آپکی چادر؛ دلکش نے آواز دی۔

؛یار رکھ لو ابھی مت اتارنا کل لے جاوں گا تمھیں

بھی اور چادر بھی؛ زمان وہاں سے کہہ کر سڑک

کراس کرتا اپنے گھر چلا گیا گاڑی وہاں ھی لاک کر دی

تھی؛

زمان ابھی تک اپنے کمرے میں ٹہل رھا تھا اور

سب چیزیں سوچ رھا تھا پھر پلان بنا کر وہ صبح

کا انتظار کرنے لگا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبح وہ ناشتے کیلیے اٹھی تو صباسمت سب حیران

ھو گئے سب اسکو دیکھ کر پوچھنے لگ گئے۔

؛تم کب آئی؟ روبینہ نے چائے طاہر کیلیئے نکالی

؛امی زمان مجھے رات کو ھی چھوڑ گئے تھے،

موسم بھت خراب تھا انکی گاڑی خراب ھو گئ

پھر جب ٹھیک ھوئی تو چھوڑ گئے تھے کہ ابو

پریشان ھوں گے؛ دلکش کے بتانے پر طاہر کے

چہرے پر مسکان چھائی۔

؛میری زمان سے بات ھو گئ تھی وہ سمجھدار

ھونے کے ساتھ ذمہ دار بھی ھے پر دلکش بیٹا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آپ باہر گئی کیوں؟ کم از کم اپنے شوہر کو

اطلاع دیا کرو وہ میٹنگ چھوڑ کر بھاگا تھا؛

؛جی ابو سوری پھر نہیں ہو گا؛ وہ شرمندہ ہوئی

Urdu Novels Ghar

؛ویسے طاہر صاحب ہمارا داماد ہے بڑا عقلمند؛

؛بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے؛

طاہر خوشی سے بولا دلکش کو بھی اپنے

شوہر پر فخر تھا وہ ہر سچوشن ہینڈل کر لیتا تھا •

؛آپی میرا سامان؟؛ صبا کو اپنا خیال آیا

؛ہاں لائی ہوں کمرے میں پڑا لے جانا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبح ہوتے ہی زمان نے اپنے آدمیوں سے کہہ کر نومی اور ;

اسکے غنڈہ گرد دوستوں کا پتہ کرایا تھا اور

اپنے دوست جو پولیس میں تھا اس کو اعتماد میں

لے کر نومی کو اٹھایا لائے تھے باقی کو پولیس لے گئ

زمان نے فیکٹری میں اسکو باندھ رکھا تھا •

Urdu Novels Ghar

؛کس کے کہنے پر تم میری دلکش کا پیچھا کر رہے تھے؛

؛تمھاری دلکش؟؟؛نومی کو جتنی مار پڑی تھی وہ

مشکل سے بولا•

؛ھاں میری،بیوی ہے وہ میری ملک زمان کی بیوی؛

تمھاری جرات کیسے ھوئی اور کس کے کہنے پر؟؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛سر وہ معاف کر دو مجھکو نھیں بتایا تھا وہ شادی

شدہ ھے ھمکو بس پیسے دیے تھے پھو پھو نے؛

؛کیا کہا؟ پھو پھو؟ کون؟؟؛زمان پاس گیا•

؛پھو پھو سلیمہ نے کہا تھا اس لڑکی کو اٹھالو

جو مرضی کرو؛نومی کو مار پڑ رھی تھی وہ سچ

بولتا گیا•

؛او تو میرا شک ٹھیک تھا۔۔۔؛زمان شدید غصے میں

تھا•

؛اب تم میرے لیے کام کرو گے اب تم اپنی کزن زئشہ کو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اٹھاو گے اور یہاں رکھو گے جو جو میں کہوں گا وہ کرو گے

اگر تو پولیس سے بچنا چاہتے ھو ورنہ اپنے دوستوں کی

طرح تمھاری بھی سزا قید ھے؛

؛نھیں سر جو کہو گے کروں گا جو آپ کہو؛

نومی جو شیر تھا اب بلی بنا ھوا تھا •

؛تم ھمارے گھر بھی آئے تھے؟؛زمان نے اور

سچ اگلوایا•

؛ھاں ملک شہزاد کے لاکر سے زمین کے پیپرز اور

پیسے سب لینے کو ائے ملا کچھ خاص نھیں اپکی

امی کا زیور بھئ پھوپھو نے لے لیا تھا سر؛

نومی نے ڈر اور مار سے سب بتا دیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اواچھا۔۔۔ چلواب تم میرے لیے کام۔ کروگے؛

کل شام تم زئشہ کواٹھاوگے یہ آدمی تمھارے ساتھ

ھوں گے • کوئی ہوشیاری کی وھاں ھی مار دینا اسکو

زمان اپنے آدمیوں سے کہہ کر وھاں سے چلا گیا •

اور نومی کی اچھی پریڈ ھوئی آوازیں باھر تک سنائی

دے رھی تھی •

Urdu Novels Ghar

سلیمہ اور زئشہ نے اپناڈرامہ چلایا تھا

ملک شہزاد غصے سے آگ ھوا گھوم رھا

تھا زمان جوں ھی گھر آیا وہ اس پر برس

پڑا تسلیم ایک کونے میں چپ کھڑی تھی

وہ تو سب جانتی تھی زمان نے سب بتایا

تھا اپنا اور دلکش کا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛جو سلیمہ نے بتایا کیا وہ سچ ھے ؟

؛کیا بتا دیا اب پھوپھو نے ؟؟ زمان انجان بنا •

؛تم نے طاہر کی بیٹی سے چھپ کر نکاح کر لیا؟

وہ کم ذات اب اس لیو کر آ گیا اپنی بیٹی کو ہتھیار

بنا کر بدلہ لے گا ھم سے ؛ملک شہزاد طش میں تھا•

؛ابو مت بھولیں وہ وہ آپ کے بھائی ھیں خون کا رشتہ

ھے اور میب چاچو سے اتنا ھی پیار کرتا ھوں جتنا آپ

سے رھی بات شادی کی تو ھاں کر لیا میں نے نکاح

اسی خاندان کی اصل وارث سے نکاح کر چکا ھوں دلکش

میری بیوی ھے بھت جلد اس گھر میں ھو گی؛ زمان

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نے تسلی سے کہا اور جا کر کرسی پر بیٹھ گیا •

؛ہائے کیوں آئے گی وہ یہاں؟ یہ گھر میرے بھائی

کا ھے وہ کیوں انگی؟ سلیمہ اڑ کر پڑی •

؛آپ بھول رھی ھے پھو پھو جان یہ گھر ملک زمان

کے نام ھے جس دو کروڑ پر آپ نظر رکھ کر بیٹھی ھو

وہ دولت اور سب میں اپنی بیوی کو حق مہر لکھ چکا

ھوں آپ تو اپنا انتظام کر لیں کیوں کہ پتہ مجھے لگ چکا

نومی شیر کا اور ڈاکے کا؛ زمان کا اتنا کہنا تھا سلیمہ

کے رنگ اڑ گئے وہ کھانستی اپنے کمرے کو نکل لی •

؛زمان بات کر مجھ سے تم طاہر کی بیٹی کو طلاق دو گے؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

:ابو مت بھولیں دلکش آپکی بھی کچھ لگتی ھے آپکی گود میں

بڑی ھوئی ھے آپ کتنی آسانی سے کہہ رھے ؛

؛بس تم دلکش کو طلاق دو گے میرا آخری فیصلہ ھے ؛

؛تو میرا بھی آخری فیصلہ سن لیں ابو نا میں دلکش کو

چھوڑ رھا نا کسی فراڈ میں آپکو برباد ھونے دوں گا

بھت سی باتوں کا آپکو علم نھیں سچائی کھل گئی

تو آپ شرمندہ ھوں گے میں نھیں چاہتا آپ ھوں ابو

دلکش اسی گھر میں آئے گی ہر صورت آئے گی

کیوں کہ وہ ملک زمان کی بیوی ھے اور میں اس سے

محبت کرتا ھوں ؛زمان کہہ کر چلا گیا ملک شہزاد

شدید غصے میں ٹیبل پر گلاس مار کر ٹہلنے لگا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛امی اب نکلنے کی کرو وہ نومی شیر کا کوئی پتہ نھیں

ادھر زمان کو سب پتہ چل گیا ھے میں جیل میں نھیں

رہ سکتی کل ھی بھاگ لو ورنہ میں خود چلی جاوں گی؛

؛زئشہ پریشانی سے گھوم رھی تھی؛

؛بات تو ٹھیک ھے چل آج رات مال اٹھا کر نکل جاتے

ھیں یہ زمان تو کیا زمین بھی ہاتھ نھیں اپنی؛ یہ

دلکش کو طلاق نھیں دے گا اب تو سب کچھ اسکے

نام ھے ساری گیم خراب کر دی؛ سلیمہ ہاتھ پر ہاتھ

مار کر بولی •

؛ٹھیک ھے چلو اب سو جاتیں؛ کل کام کر کے نکل جائیں

گے ھم اب سکون کرو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے کال پر ملک طاہر کو ساری کہانی سنادی تھی

اور سلیمہ کا سچ بھی بتادیا تھا طاہر پریشان تھا وہ

اپنے کمرے میں روبینہ کو سب بتا رہا تھا جب دلکش نے

یہ سب سن لیا وہ الٹے قدم واپس پلٹی اور زمان کو کال

کرنے لگی• اسکی آنکھوں میں پانی تھا اور جسم کانپ

رہا تھا•

Urdu Novels Ghar

؛زمان__؛دلکش نے مشکل سے نام لیا •

؛جی میری جان کیا ھوا؟ٹھیک ھوناں؟؛

زمان اسکی آواز سے سمجھ گیا وہ رو رھی ھے

؛زمان کیا مجھے۔۔چھوڑ دو گے؟؛دلکش نے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

روتے ھوئے پوچھا •

؛کیسی باتیں کر رھی ھو؟کیوں چھوڑ دوں گا؟

بیوی ھو یار ر انشاء اللہ میرے بچوں کی ھونے والی

ماں ھو کیوں چھوڑ دوں گا؟تم مت سوچو یہ سب

میں آرھا ھوں رونا بند کرو؛زمان نے بات شوخی

میں ٹال دی اسکو پتہ تھا دلکش نے روئے جانا

سو وہ اسکو ملنے کیلئے نکلا اور پانچ منٹ بعد

وہ ملک طاہر کے گھر تھا سبکو مل کر وہ

دلکش کے کمرے میں آگیا •

؛وہ کمبل لپٹ کر بستر پر لیٹی رو رھی تھی

زمان کے آتے ھی وہ اٹھ کر اسکے گلے لگ گئی؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان بس میرے پاس رھو اب نھیں جانے دوں گئ

اور نا میں چھوڑ رھی ھوں آپکو بس میرے ھو؛

وہ اسکے کالر سے بانھیں نکال کر اس سے لگی

رو رھئ تھی زمان نے بھی اسکو کمر سے پکڑ کر

پاس کر لیا اور ساتھ لگا کر چپ کروانے لگا •

؛میں پاس ھی ھوں دلکش تم

پریشان مت ھو؛زمان اسکی حالت

دیکھ کر خود پریشان تھا اور اب وہ مذید دیر

نھیں کر سکتا تھا سو اس نے دل میں سوچ لیا

تھا اب کیا کرنا ھے •

؛دلکش کو بانہوں میں بھرے وہ دیر تک اس

کے بال سہلاتا رھا وہ تھوڑا نارمل ھوئی تو

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان جانے کیلئے الگ ھوا۔

؛مت جاو پلیز__؛دلکش نے واپس ہاتھ پکڑ لیا

؛میری جان جاوں گا نھیں تو تمھیں لینے کیسے

آوں گا؟؛زمان گھٹنوں پر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

؛مطلب؟؛دلکش نے پوچھا۔

؛مطلب میں اپنی جان اپنی بیوی کو ہمشیہ کیلئے

اپنے پاس لے جاوں گا میں گھر پر بتانے لگا ھوں امی

آئیں اور رخصتی کی تاریخ پکی کریں پھو پھو کی چالاکی

اور ابو کی ناراضگی پر میں تمھیں گھو نھیں سکتا دلکش

اور تم ان سب باتوں پر بیمار ھو جاتی ھو تو میں وہ ھونے نھیں

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دوں گا بس اب ھم ایک ھوں بھت جلد؛

؛زمان اٹھا دلکش کے ماتھے پر کس کر کے وہ جانے لگا

پر ہاتھ ابھی تک اسنے پکڑا تھا•

؛تم سوچ لو مجھے کام وام کرنے دینا ھے یا اپنے پاس

رکھنا ھے مطلب اس صورتحال میں ھم جلد ھی

دو سے تین ھو جائیں گے؛زمان شوخ سا اس کی طرف

جھکا •

؛افف زمان میرا وہ مطلب نھیں ھے جاو آپ؛

دلکش شرم سے اسکو الگ کرتے بولی •

؛تمھارا جو بھی مطلب ھو میرا مطلب تم ھی ھو؛

اسکے گالوں کر چھو کر وہ کمرے سے چلا گیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش زمان اور اپنی آنے والی زندگی کا سوچ کر

مسکرانے لگی۔

زمان جتنا جلدی ھور خصتی چاہتا تھا تو ملک شہزاد

جو اپنی اسٹڈی میں تھا اور زمان سے

بات نھیں کر رھا تھا زمان وھاں چلا خود چلا گیا۔

؛ ھھمم گلا صاف کر کے اپنے آنے کا بتایا پر ملک شہزاد

نے نھیں دیکھا ۔

؛ابو مجھے آپ سے بات کرنی ھے؛

؛مجھے تم سے کوئی بات نھیں کرنی؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ابو کب تک اپنی انا میں دونوں فیملی کو برباد کروگے ؟

آپکا اکلوتا بیٹا ھوں آپکو میری خوشی بھی پیاری نھیں ؟

؛میں دلکش سے نکاح کر چکا ھوں اسکو چھوڑ نھیں سکتا

بلکہ کل رخصتی کروا رھا ھوں چاہتا ھوں آپ جاو چاچو سے

تاریخ لو اس بہانے آپکی نفرت ختم ھو جائے ابو؛

زمان بولتا ھی گیا •

؛جب نکاح چھپ کر کیا تو رخصتی کیلئے باپ کیوں چاہئے

جاو کروالو جو دل آئے کرو پر وہ لڑکی اس گھر میں نھیں

آئے گی یہ میرا آخری فیصلہ ھے ؛ملک شہزاد غصے میں تھا •

؛ابو تو آپ بھی سن لیں وہ میری بیوی ھے اگر وہ اس گھر

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میں نھیں آسکتی تو میں بھئ اس گھر سے ابھی اسی وقت

چلا جاتا ھوں آپکو مبارک ھو آپکا گھر آپکی انا اور ضد؛

؛زمان کہہ کر رکا نھیں اور کمرے سے نکل گیا؛

ملک شہزاد اب آگ ھو رھا تھا• ؛وہ کسی صورت طاہر سے

ہارنا نھیں چاہتا تھا• وہ بے سکونی اور غصے کے عالم میں

گھوم رھا تھا زمان کو اس بات کا احساس تھا

اس نے اپنے ابو سے بات کرنا چاھی پر وہ یہ بھی

جانتا تھا بنا ثبوت بات پلٹ سکتی اسنے سلیمہ کی

چال اسی پر وا اپس چل دی تھی اب انتظار تھا درست

وقت تھا کہ وہ سب کچھ ملک شہزاد کو بتائے گا

سارے گواہ اور ثبوت ساتھ•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛بھائی صاحب ھم اپنی بیٹی کی اب رخصتی

چاہتے ھیں آپ تاریخ بتائیں میں زمان کو دھوم

دھام سے لے کر اوں گئ میرا ایک ھی بیٹا ھے؛

تسلیم ملک طاہر اور روبینہ کے ھاں اسی رات

پہنچ گئ تھی۔

Urdu Novels Ghar

؛پر بھابھی بھائی صاحب۔۔؟؛

ملک طاہر نے افسود گئ سے پوچھا۔

؛بھائی صاحب، شہزاد صاحب کا غصہ بے فضول ھے

وہ سلیمہ کی لگائی میں جل رھے جب انکو سچ پتہ

چلا خود اکر معافئ مانگیں گے آپ سے؛

؛بھابھی پر؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نھیں میں کوئی انکار نھیں سن رھی بات پکی کریں

بس نکاح بچوں کا ھو گیا ھے بس رخصتی ھم پر سوں

کر لیں گے کل ساری رسمیں رکھیں؛ تسلیم نے

تاریخ دن سب پکا کر دیا سب خوش تھے •

؛میری بہو کو تو لائیں مل جاوں یہ شگن کے چیزیں

زمان لاو گاڑی سے سارا سامان اور چاچی کو دولا کر؛

تسلیم بھت خوش تھی•

؛جی امی؛ زمان گاڑی میں رکھا سارا سامان گھر

لے آیا جس میں شگن کا جوڑا، مہندی چوڑیاں۔۔

دوپٹہ سمیت باقی چیزیں تھی پھل اور میوہ جات؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تسلیم نے سارے پھل اور میوہ جات دلکش کی

جھولی میں ڈال دیے؛

؛زمان اب تم نے ادھر کا رخ نہیں کرنا یہ رسم ھے

اب پرسوں ھی ملنا اپنی بیوی دے اور خبردار جو

تم چھپ چھاپ کر ملے؛دلکش تم بھی بیٹا؛

تسلیم نے دونوں کو کہا۔

Urdu Novels Ghar

؛جی تائی امی؛دلکش مدھم سا بولی؛

؛امی یہ رسم تو مان لی پر اور وہ رسم نہیں

قبول جس میں ___؛زمان دلکش کو آنکھ مار

کر کہنے لگا تھا جب اسکی کھانسی چھوٹ

گئی اور دلکش نے اشارے سے اسکو منع کر دیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کونسی رسم؟؛روبینہ نے تجسس سے پوچھا؛

؛چاچی وہ وقت آنے پر بتاوں گا؛زمان شوخ سا

کہتا دلکش کے پاس بیٹھ گیا۔

Urdu Novels Ghar

؛ارے میاں اٹھو چلو گھر آج سے ملاقات بند؛

تسلیم زمان کو کان سے پکڑ کر لے گئی۔

؛زمان اور دلکش کی رخصتی کا سن پر سلیمہ

کا برا حال تھا وہ جلن اور حسد میں بھت آگے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

نکل گئی تھی پر اپنے چالاک دماغ کے ساتھ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ نئی چال کا سوچ رہی تھی؛

؛نومی زمان کے آدمیوں کے ساتھ زئشہ کا
پیچھا کر رہے تھے وہ شاید اپنے گھر کو نکلی تھی
راستے میں موقع دیکھ کر زمان کے آدمیوں نے نومی
کی مدد سے زئشہ کو اغوا کر لیا اور اٹھا کر پرانی
فیکٹری لے آئے؛

؛زئشہ رومال پر لگائی دوائی کی وجہ سے بے ہوش
تھی جب ھوش آیا تو سامنے نومی کو باندھا دیکھ
اس کے تر انکل گئے وہ پھٹی آنکھیں لیے اسکو دیکھ۔
رہی تھی؛

؛تم، یہاں اور مجھے کون لایا ھے؟

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میرے ہاتھ کھولو نومی گدھے تمکو کہا

تھا دلکش کو پکڑنا ھے اور تم خود یہاں؟؟؛

؛بند کرو اپنی بکواس تم لوگوں کے چکر میں

میری زندگی خراب ھو گئی پھوپھو نے بتایا

کیوں نھیں وہ لڑکی شادی شدہ ھے؟؛

نومی غصے سے زئشہ پر برس پڑا۔

؛کون ک ون؟؟ دلکش نھیں نھیں؛

؛بکواس نا کرو جھوٹ مت بولو دلکش کے شوہر

نے مجھے اتنا مارا ھے میری ہڈیاں درد کر رھی؛

نومی دکھ سے بولا تو زئشہ کے ھوش اڑ گئے۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان؟؟ تمکو زمان نے؟؟؛

؛ھاں وہی اسنے مجھے پکڑ لیا اور باقی سب

جیل میں ھیں مجھے مجھے قیل کروائے گا

تم ماں بیٹی کو چھوڑوں گا نھیں میں؛

Urdu Novels Ghar

؛زئشہ کے رنگ اڑ گئے تھے اسکو اپنا انجام

نظر آرھا تھا وہ واپس بے ہوش ھو گئی؛

؛دلکش اور زمان کی رسمیں شروع ھو گئی تھی

دونوں کل شام سے بلکل نھیں ملے تھے گھر پر رونق لگی

ہوئی تھی ملک طاہر کے ھاں مہمان آ گئے تھے راولپنڈی

سے ملک عنائت اپنی پوری فیملی کے ساتھ آیا تھا وہ سب

بھت خوش تھے ادھر جب سے شبنم کو پتہ چلا تھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان اور دلکش کا وہ ستے کی حالت میں تھی؛

تسلیم نے ملک شہزاد سے کہہ دیا تھا وہ اپنے بیٹے کی

بارات اسی گھر سے لے کر جائے گئ اور دولہن اسی گھر

آئے گئ ملک شہزاد دونوں ماں بیٹے سے ہار گیا اور رات

کو ھی اپنے فام ہاوس چلا گیا تھا• سلیمہ پھوپھو نے

اپ پارٹی بدل لی تھئ وہ شادی کی تیاری میں پیش

پیش تھی یا شاید کوئی نیا پلان تھا•

Urdu Novels Ghar

زمان کے دوست اور سب قریبی رشتہ دار آ گئے تھے

سبھی اس شادی سے خوش تھے •

؛زمان کے دوستوں نے ملکر اسی کے کمرے میں

اسکے کیلئے ایک بیچلرز پارٹی رکھی تھی جس

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کی خبر دلکش کو ھو گئی تھی؛ اور وہ ناراض ھو

گئی۔

؛اچھا یار ناراض مت ھو میں ملنے آرھا ھوں

کوئی پارٹی نھیں ھو رھی دلکش اب مان جاو؛

زمان کی کالز پر کالز جارھی تھی جبکہ ادھر

دلکش کی دوستوں نے پابندی لگائی تھی فون پر۔

انکے ھاں ایک رسم یہ بھی تھی تاریخ

طے ھو جائے تو لڑکا لڑکی آپس میں ملتے

نھیں ھیں۔ زمان اور دلکش کا تو نکاح ھو چکا تھا۔

ملک طاہر نے زمان کو سختی سے منع کر دیا تھا

وہ گھر نا آئے نا ھی دلکش سے ملے گا۔ زمان

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نے ہامی بھر لی تھی اور رخصتی جو کہ کل پرسوں

تک ھونے والی تھی• صبا نے دونوں پر نظر رکھی

تھی• دلکش کی ساری دوستیں آگئی تھی تیل مہندی

اور باقی رسمیں وہ پہلے ھی شروع کر چکی تھی •

Urdu Novels Ghar

؛وہ مہندی لگوا رھی تھی جب فون بجا اور بھاگ

دیکھا تو زمان کی کال تھی اس سے پہلے وہ کال پک

کرتی موبائل دلکش کی سہیلیوں نے پکڑ لیا، اور سپیکر

پر لگا دیا •

؛مسسز زمان کیا حال ھے ؟؛زمان نے محبت سے پوچھا

؛آپکی مسسز بالکل ٹھیک حالت میں ھے زمان بھائی

اب اسکو وقت دو تیار ھونے کا اپنے نام کی مہندی لگانے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کا وہ جب تیار ھونے لگتی آپکا فون آجاتا صبر کرلیں بس؛

وہ ساری ایک ساتھ بولی تو زمان ہنس پڑا۔

؛سسرڑان لا مہربانی فرما کر فون میری بیگم کو دیں مجھے

بات کرنی ھے اھم والی؛ زمان گلا صاف کر کے کہا ۔

Urdu Novels Ghar

؛کونسئ اھم بات؟ ھم بھی تو سنیں؛

؛اچھا ذرا دلکش کو لے کر کھڑکی پاس تو آئیں؛

زمان نے کہا ھی تھا دلکش فوری اپنے کمرے کی

ونڈو پاس چلی گئی پردہ پیچھے کیا تو وہ پوری فوج

کے ساتھ باہر کھڑا تھا؛ دلکش نے ہاتھ بڑھایا اور اسکی

سہیلیاں آ گئیں؛ پر اسنے جھلک کر زمان کو پکڑ لیا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نیچے زمان کے دوست سیڑھی کا کام کر رھے تھے

اور اوپر دلکش کی سہیلیاں پہرداری کا؛

سلیمہ ہر چیز پر نظر رکھ کر بیٹھی تھی زئشہ کا کوئی

پتہ نھیں تھا دل ھی دل وی اسکو کھوس رھی تھیٔ

ملک شہزاد گھر پر تھا نھیں باقی سب شادی میں مصروف موقع

دیکھ کر سلیمہ نے ملک شہزاد کی اسٹڈی کے لاکر پر

ھاتھ صاف کر دیا وہ بھول گئی اسی روم میں کمیرہ لگا

ھے• جس میں اسکی چوری ریکارڈ ھو گئی ھے؛

ابھی پیسے نکال رھی تھی جب فون بجا اور اسکو

زئشہ کے اغواہ کی اطلاع ملی سلیمہ کے ہاتھ پاوں

پھول گئے تھے وہ حاپتی ھوئی باہر بھاگی•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛پھوپھو مجھے دس لاکھ دو گی تو چھوڑو گا اس

زئشہ کو ورنہ بھول جاو تم اپنی بیٹی؛

نومی نے رقم کا کہا۔

؛نومی میں تجھے چھوڑوں گئ نھیں چھوڑ دے زئشہ کو

تجھے کہا تھا دلکش کو اٹھاتو نے اپنی ھی کزن ؟؛

؛اسکو اٹھا کر کچھ نھیں ملنا تم پھوپھو لاو گئ دس لاکھ

آج رات تک پیسے لا دیناورنہ زئشہ کا جلا منہ دیکھو گی؛

نومی نے کہہ کر کال کاٹی تو سلیمہ لاکر سے پیسے

نکالنے لگ گئ ۔

؛اب بھی ناراض ھو ؟؛ آدھے لٹک رھے زمان نے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پوچھا تو دلکش ہنس پڑی •

؛ناراض ھوتی تو اس وقت چھپ کر یوں تمھیں

کس کرتی ؟؛ دلکش نے واپس زمان کے پاس ھوئی•

Urdu Novels Ghar

؛اوہیلو ہیلو؛ بس کرو یار کل ھو جانی رخصتی

میری ٹانگیں ٹوٹ جانی نیچے آجارومیو بس کر

اس کے دوست شور مچانے لگ گئے•

؛اوپر دلکش کی سہیلیاں اسکو پکڑ کر لے گئی؛

کمرے میں خوب شور شرابہ تھا روبینہ بھی

کمرے میں آگئی •

؛کیا ھو رھا ھے ؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کچھ نہئیں آنٹی تیار کر رھے دلکش کو؛

؛اچھا ٹھیک ھے اسکو زمان سے دور رکھنا آج؛

روبینہ اشارہ کر رھئ تھی تو سب ہنس پڑی •

؛دلکش کا فون بجا روہ رک گئ؛

روبینہ کو دیکھ دلکش نے فون تکیہ نیچے کر دیا•

؛لاو دو مجھے زمان کی کال ھے نان؟

روبینہ نے جا کر فون پکڑا اور کال پک کر لی؛

اسے سے پہلے زمان بولتا روبینہ ہنس پڑی•

؛میرے شہزادے اپنی دولہن کو مہندی تو لگنے دو

تیار ھو رھی ھے تمھارے لیے آج آو گے تو مل لینا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ابھی کالز کرو گے تو اسکی مہندی خراب ھو جائی؛

؛جی چاچی؛ زمان ہنس کر بولا •

روبینہ دلکش کا فون لے کر کمرے سے نکل گئی•

؛نومی تجھے کیڑے پڑ جائیں تم نے اپنی ہی کزن؛

؛پھوپھو جان آپ نے جو جھوٹ بولا یہ اسی کا

پھل ھے یا تو دس لاکھ دو یا میں آپکی اس

اکلوتی حسن پری سے شادی کر لوں؛

؛نومی زبان سنبھال کر رکھو اپنی؛

؛کیوں پھوپھو؟ کہیں تو کرو گی اسکا

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

گھر میں ہی کر دو ویسے بھی میں ان دو نمبر

کاموں سے تنگ گیا اب گھر بسالوں؛

نومی کو کٹر کر تھپڑ پڑتا تھا تو وہ

جو منہ میں آیا بولتا گیا۔

؛بکواس بند کرو جگہ بنا و میں دس لاکھ دیتی ہوں؛

سلیمہ نے کہا تو دوسری طرف سے کال کٹ گئی۔

زمان کے آدمیوں نے ساری خبر اسکو دے دی وہ

اس شادی والی بات پر سنجیدہ ہو گیا آخر اس سے

بڑی سزا کیا ھوتی زئشہ کی ایک جاہل نومی سے شادی؛

زمان نے اپنئ آدمیوں سے کہا وہ انکا نکاح کروادیں،

اور جب تک وہ نا آئے انکو وہاں ہی رکھیں ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبح کی رونق اب شام کی شکل میں بدل گئی

آج انکی مہندی کی رسم تھی زمان تو جتنا

جلدی ہو اتیار ھو گیا تھا اب اسکا کام بس

دلکش کو دیکھنا تھا پر باہر پہرا لگا ہوا تھا

تسلیم نے زمان کے دوستوں کو کہا تھا اسکو باہر

نا جائیں دیں وہ رسم کیلئے ملک طاہر کے گھر ایک

ساتھ جائیں گے • پر زمان کہاں باز انے والا تھا •

Urdu Novels Ghar

؛اوئے طارق سن یار؛ زمان نے اپنے دوست کو

آوازیں دی•

؛کیا ھے مجنوں میاں؛ طارق ہنس پڑا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یار تیری بھابھی سے ملنا ہے جانے دے

دوست نھیں میرا،؟ آخر تم پر بھی یہ وقت آنا

ھے پھر میں ھی مدد کروں گا تیری؛

زمان اسکو بلیک میل کر رھا تھا •

؛زمان میاں آنٹی نے سختی سے منع کیا ھے؛

Urdu Novels Ghar

؛یار کیا ھو گیا ھے یہ لے تو اندر آجا امیں بس

یوں گیا یوں واپس آیا یہ پکڑ یہ ہار پہن اور بیٹھ

جا؛زمان طارق کو پکڑ کر اندر کمرے میں بیٹھا

کر خود باہر نکل آیا •

؛طارق بولنا مت بس چپ چاپ بیٹھے رہنا؛

زمان نے جو تا بدلا اپنا کرتا چینج کیا اور

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بچتا بچاتا گھر سے نکل آیا۔ اب اگلا میشن

دلکش کا کمرہ تھا۔

؛تسلیم کے دئے ہوئے جوڑے میں وہ بہت

پیاری لگ رہی تھی مہندی بازو تک لگائی تھی

ابھی پیروں پر لگ رہی تھی دلکش کو ویسے بھی

مہندی پسند تھی اب تو وہ زمان کے نام کی لگا رہی

تھی۔ بیٹھے بیٹھے وہ تھک گئی تھی سو تھوڑی دیر

آرام کیلئے وہ اپنے کمرے میں آگئی مہندی ایک پاؤں

پر لگی تھی ابھیٔ ایک باقی تھا۔

؛خود کو شیشے میں دیکھ کر وہ جسکو یاد کر رہی

تھی وہ نا جانے کس پہر کمرے میں آیا تھا؛

اپنے پیچھے زمان کا عکس دیکھ کر وہ خوشی سی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

مڑی تو کمرے صبا کھڑی تھی جو اسکو لینے آئی

تھی۔

؛آپی چلیں مہندی پوری کریں پھر تائی امی نے

رسم کرنے آجانا ھے؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان پیچھے سے اسکو اشارے کر رھا تھا وہ

اور کنفیوز ھو گئی؛

؛اچھا تم چلو میں ارھی ھوں؛ دلکش نے

نظریں چرا کر کہا۔

؛ٹھیک ھے آپی؛ صبا مڑی دروازے پر تھی جب

دلکش نے آواز دی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛صبا دروازہ بند کر دینا مجھے یہ شرٹ چینج

کرنی ہے پھر مہندی لگ گئی تو خراب ہو گی؛

کوئی بھی بہانہ بنا کر دلکش نے صبا کو کہا •

؛ٹھیک ہے آپی؛ پر یہ آپ سے نہیں ہو گا

میں مدد کر دوں؟؛صبا نے کہا •

اس بات پر زمان کے کان کھڑے ہو گئے •

اور وہ اشارے کرنے لگ گیا •

Urdu Novels Ghar

؛نہیں میں کر لوں گی، تم جاو اور امی

کی مدد کرو؛ دلکش نے جلدی سے کہا

؛ٹھیک ہے، صبا کمرے سے نکل کر گئی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اور دروازہ بند کر گئی زمان جو دروازے پیچھے تھا

اس نے جلدی سے لاک مار دیا •

؛زمان کیا کر رھے ہو؟ آج مہندی ہے ھماری؛

دلکش اسکو یہاں دیکھ کر حیران تھی •

Urdu Novels Ghar

؛ھاں تو جانے من تمھیب ھی دیکھنے آیا ھوں؛

مجھے لگا شاید میری جان کو میری ضرورت ھو

زمان شوخ سا چلتا اس کے پاس آ گیا•

؛زمان مہندی خراب ھو جائے گی پلیز جاوناں؛

دلکش نے باوز اسکئے کاندھے پر رکھ کر کہا•

؛مطلب ناں جاوں یہ کہہ رھی ھوناں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے اسکے بال جو چہرے پر تھے ہٹائے •

اور اسکو بغور دیکھنے لگا •

؛دلکش کو اسکی نگاہوں سے عجیب سی

بے چینی ھو رہی تھی؛زمان یہ غلط ھے؛

؛کیا تمھیں دیکھنا؟ یا یوں دیکھنا؟؛

وہ تھوڑا پاس ھوا اور کمر سے پکڑ کر

دلکش کو قریب کر لیا•

؛زمان اگر میری مہندی خراب ھو گئی ناں

تو دیکھنا پھر؛وہ پیچھے ہوتی بولی •

زمان ہنس پڑا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا دیکھانا ھے؟ تیار ھوں دکھاوا؛

ابھی وہ کوئی شرارت کرتا باھر بھی

کوئی آگیا• دلکش نے جا کر دروازہ کھولا

تو باہر اسکی دوست تھی جو لینے ائی تھی

دلکش دروازے میں ہی کھڑی تھی اندر زمان جو

تھا• اس نے تھوڑا سا دروازہ کھولا تھا •

Urdu Novels Ghar

؛آرھی ھوں بس دو منٹ؛

دلکش کا اتنا کہنا تھا کہ اسکو اپنی کمر پر

زمان کی چلتی انگلیاں محسوس ھوئی مہندی

لگی تھی بیچاری کچھ کر بھی نھیں سکتی تھی •

؛کیا ھوا؟ تم ہل کیوں رھی ھو؟؛

؛کچھ نھیں کچھ بھی نھیں یہ جوڑا بھاری ھے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ناں چھبن سی ھے میں آتی ہوں بس؛

دلکش نے بات ٹالی اور دروازہ بند کر دیا

زمان ہنس رھا تھا •

؛اسکا بدلہ تو ضرور لوں گی دیکھ لینا؛

وہ شکوہ بھری نظروں سے جانے کو مڑی

تھی پھر زمان نے روک لیا •

؛سوری مسسز زمان؛ کان پکڑ کر وہ

وہ سامنے آگئا• دلکش کو اسکی حرکت

پر پیار آیا تو قریب ہوئی اپنی لیپ سٹک

کا مارک اسکی گال پر چھوڑ کر وہ کمرے

سے چلی گئی؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش مہندی تو دکھاو یار؛

؛کل دیکھنا میرے ہو چکے شوہر؛

دلکش نے جاتے کہا، اور زمان

اندر ہی کھڑا اسکو جاتا دیکھتا رہا، •

دلکش نے بنارسی لہنگا پہنا تھا

جس پر کام والی کرتی تھی اور نیٹ

کا دوپٹہ تھا جبکہ زمان کا اسی رنگ کا

کرتا شلوار تھا• تسلیم نے دونوں کے

جوڑے خود تیار کیے تھے •

؛تسلیم اسکو لینے کمرے میں پہنچی تو وہاں

طارق بیٹھا تھا وہ کچھ کہتی ادھر سے زمان

آ گیا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کہاں سے ارھے ھو؟

؛امی یہاں ھی تھا بس آ گیا چلیں ھم؟

زمان نے گھڑی پر نگاہ ڈال کر کہا• تو تسلیم

ہنس پڑی •

؛بھت جلدی ھے آج تو؛ہاں چلو پر ایک

بار اپنے ابو کو کال کر لو کیا پتہ دل نرم ھو

جائے انکا •

؛امی میں کر چکا ھوں انکا نمبر بند ھے

آپ چلیں ابو کل بارات میں ضرور جائیں گے؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھمم اللہ کرے؛ چلو نیچے آجاو اور کرتا بدلو

وہ پہنو ھو دیا تھا؛

؛جی امی بس آیا؛ طارق کو نکال کر وہ تیار ھو گیا

اور فوری نیچے آگیا تسلیم نے بیٹے کی بلائیں لی

اور کچھ ممہان جو تھے انکو ساتھ لے کر رسم کیلئے

طاہر کے گھر نکلے؛ نکاح انکا ہو گیا تھا مہندی ایک

ساتھ تھی• طاہر نے گھر کے لان میں سارا انتظام

کیا تھا• پانچ منٹ سے کم وقت میں سب لوگ ادھر

تھے• سبکو مل کر سارے ھی اپنی جگہ بیٹھ گئے تھے

لڑکیاں ابھی تیاری کر رھی تھی وہ ادھر نھیں

آئی تھی؛ تھوڑی ھی دیر بعد دولہا پھر غائب

ھو گیا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تم؛ دلکش نے ہجوم میں زمان کو دیکھا تو چونکی

وہ اسی کے پاس آرھا تھا۔

؛ھاں میں مسسز زمان، حیران کیوں ھو؟

وہ پاس آکر کھڑا ہو گیا ایک ہاتھ دیوار اور

دوسرے سے اسکو قید کر چکا تھا۔

؛زمان ابھی رسم ھونی ہے مہندی کی

ڈانٹ پڑ جانی امی اور تائی امی سے

پلیز جائیں ناں؛ دلکش اسکی آنکھوں

میں شرارت دیکھ رھی تھی۔

؛مہندی دیکھے بنا تو نھیں جاوں گا

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

جی جان پر کھیل کر چھپ چھاپ کر آیا

ھوں اپنی بیگم سے ملنے؛زمان اس پر جھکا•

؛افف زمان، پکڑے جاوگے میرے عاشق مزاج

شوہر نامدار چلو؛دلکش مسکرا کر بولی •

؛کہاناں مہندی دیکھ کر جاوں گا میرے لیے

لگائی ھے اور مجھکو دکھانا بھی نھیں یہ

غلط ھے یارر؛زمان نے دوسرا ھاتھ دلکش

کی کمر پر ڈال کر اسکو اپنے پاس کھینچا •

؛زمان۔۔؛دلکش اسکے جال میں پورا پھنس

گئی تھی پھر اسکا ھاتھ پکڑ کر وہ چھت کی

طرف پڑھی؛چلو چھت پر دیکھو مہندی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اور وہاں سے سیدھا گھر جانا تائی امی کے

ساتھ آنا پلیز ابھی امی نے مجھے کہا؛ اپنی

مہندی مت دیکھنا اور جناب پہنچ گئے؛

؛یار اس خاندان کی رسمیں، تین دن الگ رھو

ساتھ مت جاو، دیکھنا نھیں، مہندی چھپاو

مطلب کچھ بھی؟؛ زمان گنتا گیا اور وہ ہنس

پڑی؛

Urdu Novels Ghar

؛اچھا تو جناب نے کونسی سی مانی ھے وہ

بتاو مجھے ذرا،؛ دلکش ادا سے پوچھنے لگی •

؛اور جو دل پر پتھر رکھ لو یہ تین دن الگ والی

کبھی نھیں ہو سکتی بھول جاو دلکش زمان ملک؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے •

؛بس آج رات تک صبر کر لو زمان کل تو لے جی جاو گے

ابھئ دیکھو سب مہمان ائیں ھیں پلیز چلیں ناں؟؟؛

دلکش نے پیار سے کہا تو وہ مان گیا •

سیڑھیاں اتر رھے تھے جب عوام نے پکڑ لیا•

کہاں سے آرھے ھو؟ دلکش کی سہیلیوں سمیت

زمان کے دوست بھئ پہنچ گئے•

؛او یار بند کرو اپنے باجے اور چپ ھو جاو؛

زمان سبکو کہتا اتر ا دلکش کو اسکی سہیلیوں

کے پاس کھڑا کر کے وہ کچھ کہنے ھی والا

تھا اوپر سے روبینہ اور تسلیم آگئ •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سلیمہ نے ملک شہزاد کے لاکر سے دس لاکھ نکالے

گھر خالی تھا سب لوگ ادھر گئے تھے زمان

اور دلکش کی رسم شروع ھونے کو تھی •

سلیمہ نے بیگ بھرا اور گھر سے نکل پڑی، زمان

کے آدمی اسکو باہر اتا دیکھ پیچھا کرنے لگے •

ایک نے فون نکال کر ملک شہزاد کو کال کر دی

اور جگہ پر بلایا؛ پہلے تو وہ انکار کرتا رھا پھر

جب سلیمہ کی تصویریں دیکھی تو راضی ھو گیا •

؛زمان کے کہنے پر مولوی نے نومی اور زئشہ کے نکاح

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کو آگیا تھا۔ زئشہ کا یہ سب دیکھ کر برا حال ھو گیا تھا

نو می بس دسویں پاس تھا وہ بھئ تین نار فیل ھو کر ۔

؛امی یہ دولہا کی کوئی رسم نھیں ھے ؟؛

زمان نے جب سب کو رسم۔ کرتے دیکھا تو

پوچھ بیٹھا ۔

؛تم نے کونسی رسم کرنی ہے زمان سارا کچھ

تو چھپ کر کرتے آئے تو؛ تسلیم نے ہنس کر کہا۔

؛منگنی کر لیتے ھیں ناں؛ زمان نے کہہ کر جیب سے

رنگ نکالی اور دلکش کا ھاتھ پکڑ کر پہنانے ھی والا

تھا پھر روبینہ سے پوچھنے لگ گیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛چاچی پہنادوں ؟؛اسکی اجازت پر سب ہنس پڑے•

؛پہنادو تمھاری ھی بیوی ھے؛

؛زمان نے رنگ دلکش کے بائیں ھاتھ کی منجھلی

انگلی میں رنگ ڈالی تو سب تالیاں بجانے لگے •

ملک طاہر نے آگے بڑھ کر دلکش کو ایک ڈبی دی

جس میں زمان کیلیئے رنگ تھی؛دلکش نے وہ کھول

کر زمان کا ھاتھ تھاما اور رنگ ڈال دی؛

زمان کو پتہ نھین کیا سو جھی اسنے دلکش کا ھاتھ

پکڑا اور ھونٹوں سے لگالیا• شبنم اس سین پر گر گئی•

ملک شہزاد زمان کے آدمیوں کا پیچھا کرتا اس جگہ

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پہنچ گیا تھا ابھی تک اسکو سب جھوٹ لگ رہا تھا

پر وھاں جا کر جب اسنے سلیمہ اور نومی کو دیکھا

تو حیران رہ گیا وہ آپس میں کیا بات کر رھے تھے

ملک شہزاد کان لگا کر سننے لگا •

؛یہ پکڑ بڑی مشکل سے اس ملک شہزاد کا لا کر توڑا

پورے دس لاکھ ھیں پکڑ گن اور میری بیٹی کو چھوڑ؛

Urdu Novels Ghar

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

• سلیمہ نے اپنے منہ سے جرم کا اعتراف کیا

ملک شہزاد کی آنکھیں پھٹی رہگئی کیا سلیمہ ؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نومی کو سارا کچھ زمان کے آدمیوں کے کہنے پر

کر رھا تھا اسکو زئشہ میں کوئی دلچسپی نھیں تھی

پر بری طرح بھیس گیا تھا زمان نے شرط لگادی

جب سی زئشہ سے نکاح کرے تو آزاد ھو گا ورنہ

جئل جائے گا مرتا کیا ناں کرتا •

؛پھوپھی دیکھو یہ تمھاری لڑکی اور یہ اسکا پرچہ

ساتھ لے جاو، باقی باتیں پھر؛نومی نے بات گول کرنا

چاھئ پر سلیمہ کو ہضم نھیں ھوا •

؛کیا بک رھے ھو؟ کس چیز کا پرچہ ھے ؟؛

؛زئشہ ہوش و حواس میں نھیں تھی وہ چپ کھڑی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رھی سلیمہ اور ڈر گئی؛

؛پھوپھی تم نے کہا ملک شہزاد کے گھر چوری کرو

کر دی ڈاکا ڈالا ملا کیا؟ جو ملا وہ تم لے گئی

پھر وہ لڑکی جو شادی شدہ تھی اسکا اغواہ کرنے

کو کہا وہ اسکا شوہر آ گیا اسنے بجادی ھماری

اب بدلہ تو بنتا تھا اس حسن پری سے نکاح کر لیا

ھے پیسے میرے یہ لڑکی لے جاو تم؛

Urdu Novels Ghar

نومی کہہ کر وھاں سے اٹھا اور آس پاس کھڑے

آدمیوں ساتھ چلتا گاڑی میں بیٹھ گیا •

سلیمہ بس گالیاں دیتی رہ گئی ملک شہزاد جو

سب دیکھ سن رھا تھا وہ بے یقینی کے عالم میں تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا یہ سب۔۔تو زمان سچ کہہ رھا تھا؛

ملک شہزاد کو ساری باتیں فلم کی طرح یاد آگئ•

پر وہ ابھی بھی انا میں تھا؛

؛مسٹر ہیبی کنٹرول سب ھیں یہاں؛

دلکش نے دانت پیس کر کہا؛

Urdu Novels Ghar

؛ایک تو تمھارے لوگ اور تایا؛

زمان دوبارہ شروع ھوتا دلکش نے

اسکے منہ پر ھاتھ رکھ دیا •

؛زمان__؛وہ محبت پاش لہجے میں اسکا نام

لے رھی تھی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا ٹھیک ھے اب نھیں بولتا کچھ ؛زمان

سیدھا ھو کر بیٹھ گیا •

دس منٹ ھو گئے وہ واقعی کچھ نھیں بولا اب

دلکش کو الجھن ھونے لگی؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا ھے ؟بولو بھئی کچھ ؛

وہ زچ کر بولی •

؛پہلے مہندی دیکھاو مجھکو؛

؛ناں کل دیکھنا^__؛دلکش نے ھاتھ

چھپا لیے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ٹھیک ھے اب دیکھاوں گی بھی تو بھی

نھیں دیکھنئ میں نے؛زمان سنجیدہ ھو گیا۔

؛کیوں نھیں دیکھنی؟،دیکھنا تو پڑے گی پر کل؛

دلکش اسکو چھیڑ ارھئ تھی اور وہ چھیڑ بھی گیا۔

Urdu Novels Ghar

؛باتیں ختم ھو گئ ھوں تو کھانا کھالو

دولہا صاحب واپس جانا ھے آج؛تسلیم نے

دور سے کھان کھاتے کہا ۔

دلکش شرم سے اٹھ کر اندر چلی گئ؛

زمان اسکو دیکھ رھا تھا جب صبا آگئ ۔

؛ھاں جی دولہا بھائی،کیا خیال ھے؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

صبا پاس بیٹھ گئی •

؛خیال تو نیک ھیں یار اچھا بتاو دلکش نے کھانا

کھایا؟ زمان نے صبا کو پوچھنا شروع کر دیا •

؛ناں آپکی بیوی نے نا تو کل کھانا کھایا

صبح ناشتہ کیا پھر مہندی لگائی تو ویسے

نھیں کھایا ابھی پھر اندر؛ صبا نے ساری

رپورٹ دی •

؛ ھممم۔۔۔ اچھا اسکو کھانا کھلا دو چھوٹی

ویسے ہی گر و گر گئی میری بیوی تو اچھا نھیں

ناں، وہ ابھی جانے کا سوچ کر پریشان ھے؛

زمان نے صبا کو بتایا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛خود بھی تو ایسے ہی گھوم رہے ہو دولہا بھای

خود جا کر کھانا دو شاید کھالے؛صبا نے مشورہ دیا •

اچھا تم لے کر آو میں جا کر دیتا ھوں؛

زمان اٹھا اور جا کر طاہر کو روبینہ کو لے آیا؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا ھوا؟؛وہ دونوں پوچھنے لگ گئے •

؛چلو میرے ساتھ؛زمان ھاتھ پکڑ کر انکو

دلکش کے کمرے میں لے آیا• وہ ایک سائیڈ

پر بیٹھی رو رھی تھی •

؛صبا تین چار لوگوں کا کھانا لگا و یہاں،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

چاچو چاچی اور مسسز زمان صاحبہ کا بھی

سب ایک ساتھ کھاو• زمان انکو صوفہ پر بیٹھا

کر دلکش کہ طرف بڑھا ھاتھ پکڑ کر طاہر کے

پاس بیٹھا دیا •

؛چاچو آپکی بیٹی کو خوش رکھوں گا جب چاہئے

آپ دے ملیے گی، جتنا رکنا چاہئے یہاں رہے

اور میری طرف سے کبھی کوئی پابندی نھیں

ھو گی؛زمان طاہر کو سب بتا رھا تھا جب تسلیم

آ گئی •

؛میرا پاگل بیٹا؛جب بچیاں اپنے گھر کی ھوتی

تع اداس ھی ھوتی ھیں ماں باپ کو چھوڑنا مشکل ھے؛

تسلیم نے پیار سے کہا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا تو چلو میں گھر داماد بن جاتا ھوں؛ زمان نے

سبکو ہنسا دیا دلکش کا موڈ ٹھیک ھوا وہ کھانا

شروع کرنے والے تھا جب فون بجا وہ باہر آیا •

؛سلیمہ زئشہ کو لے کر وھاں سے نکلی؛

ملک شہزاد بھی انکا پیچھا کرنے لگا •

وہ گھر ھی آرھی تھی پیچھا کرتے ملک

شہزاد نے طاہر کے گھر رونق دیکھی لائٹس

لگی ماحول بنا وہ آگ بگولہ ھوا اندر تک جلا

آخر اسکو اپنی ھی غلطی کی سزا مل رھی

تھی اکلوتا بیٹا اور بیوی ناراض تھے •

؛گاڑی پارک کر کے وہ مین دروازہ کھول کر جوں

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھی اندر آیا سلیمہ بیگ پکڑ کر کھڑی ملی۔

ساتھ زیورات کے ڈبے اور دوسرا سامان تھا

ملک شہزاد کو دیکھ کر اس پر ستہ طاری ھو

گیا وھاں ھی گر گئی۔ ملک شہزاد خون دار

آنکھوں سے اسکو دیکھا اسکو ساری بات سمجھ

آگئی تھی پھر بھی انکو کچھ نھیں کہا سامان پکڑا

اور اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے گاڈز ائے

اور دونوں ماں بیٹی کو پکڑ کر لے گئے۔

ملک شہزاد غم و غصہ میں اپنی انا پر قائم رھا

اندر اپنے کمرے میں سیگریٹ پی کر وہ سوچ

میں پڑ گیا کہ باہر شور کی آوازیں آئی تو باہر نکلا

باہر زمان سمیت سارے رشتہ داروں نے اسکو دیکھا

مجبوری میں سب سے ملا اور اندر واپس چلا گیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کل سویرے بارات تھی گھر میں خوشیاں تھی

سارے گپ شپ لگا رھے تھے• ملک شہزاد

تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلا اور جانے کو

لاؤنج سے ہو تا نکل گیا •

Urdu Novels Ghar

باہر زمان گاڑی لو لگا تھا ملک شہزاد کو جاتا

دیکھ اس نے روکنا چاہا•

؛ابو کل بارات ہے اگر آپ جاتے تو؛

؛ ھھمم ٹائم بتا دینا آجاوں گا؛

ملک شہزاد کہہ کر فوری نکل گیا

تسلیم جو پیچھے آرھی سن کر بھت

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

خوش ہوئی دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کو

دیکھ کر مسکرا دیے •

؛چلو اب یہ کام پھر کرنا کل بارات ہے

ابھی یہ گاڑی کو دھونا بند کرو جا کر آرام کرو؛

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ہے امی؛زمان ٹی شرٹ صاف کر کے

کمرے میں چلا گیا سب سونے کی تیاری میں

تھے اب شور شرابہ کم ہو گیا •

؛وہ شاور کے کر باہر آیا تاول باندھا ہوا

تھا گیلے بال وہ اپنی الماری میں اپنی

شرٹ ڈھونڈ رہا تھا جب موبائل پر رنگ ہوئی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان نے بنا دیکھے کال ریسو کی اور کان کو

لگایا فون اسنے دیکھا ھی نھیں ویڈیو کال ھے؛

؛زمان اتنا اندھیرا کیوں ھے ؟؛

دلکش کی آواز پر اس نے فون کان دے ہٹایا •

؛او سوری مجھے لگا کال ہے تو دیکھا نھیں؛

زمان نے جوں ہی سکرین سامنے کی دلکش نے

غصے سے دیکھا •

؛یار ابھی شاور لیا ہے ڈھونڈ رھا ھوں اور ویسے

بھی عادت ڈال کو اس سبکی؛ زمان نے شوخی

سے کہا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تمھاری عادتیں بدل دوں گئ؛وہ فوری بولی

زمان وہ بلیک والی پہن لو پر پہن لو؛

؛اچھاجناب، کیاھواسوئی نھیں؟

اوراس وقت چھپ کرویڈیوکال؟کل ارھاھوں

لینے مسسز زمان؛

؛زمان میں نے بھت خوفناک خواب دیکھاھے،

مجھے ناں بے چینی سی ھے زمان کل کیاھو گا؟

سب ٹھیک ھوجائے۔۔۔اور پلیز جلدی آجانا •

دلکش اسکوبتانے لگی •

؛دلکش میری جان کچھ بھیں ھو گا کل بس میں

آوں گااور تمھیں لے جاوں گا؛تم جب تیار ھوگئ

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تو آجاوں گا؛ویسے تم نے مجھے لہنگا نھیں دیکھایا

نامہندی ناکچھ شوہر سے سب چھپا رھی ھو؛

؛کل دیکھ لیناناں، دلکش کاموڈ تھوڑاا چھاھوا •

؛حدھے یارر ھر بات تم کل پر؛زمان چڑا تھوڑا•

؛اچھاناں پلیز امی اور تائی نے سختی سے منع

کیا ھے زمان پلیز ضد نا کرو کل تسلی سے دیکھ

لینا؛دلکش نے ذور ڈال کر کہا •

؛اچھا سنو؛زمان نے اسکو دیکھ کر کہا •

؛سنائیں جناب،؛دلکش نے جواب دیا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛سو جاو تھوڑی دیر کچھ نھیں ھو گا کل بھی

تیار ھو کر تم نے بیٹھنا ھے ابھی ریسٹ کر لو؛

زمان نے فکر مندی سے کہا۔

Urdu Novels Ghar

؛زمان کیوں اتنے اچھے ھو؟ مطلب آج تم نے

امی ابو کے سامنے میری عزت بڑھادی ۔

تم ھر بات سمجھ جاتے ھو؛ دلکش کو رشک ھوا ۔

؛تم سے پیار کرتا ھوں دلکش تم میری بیوی ھو

بے پناہ محبت ھے تم سے اور پھر میں اپنے بچوں

کی اماں کو زیادہ دیر روتا نھیں دیکھ سکتا؛

؛اتر گئی گاڑی پٹڑی سے؛ دلکش نے قہقہہ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

لگا کر کہا وہ بھی ہنس پڑا •

؛ھاں تو سچی بات ھے ظالم لڑکی؛

کل پورے حساب کتاب کروں گا تم سے؛

ابھی گڈ نائٹ مسسز زمان ائی لو یو؛

؛لو یو ٹو مسٹر ہیبی؛ کل جلدی آنا؛

ھاں اگر تم ابھی سو جاو گی تو جلدی آوں گا؛

زمان نے کہہ کر کال کٹ کی اور اپنے کمرے

میں چیزیں ٹھیک کر کے وہ بھی لیٹ گیا•

صبح کی آذان کے بعد طاہر ہاوس میں

چہل پہل شروع ھو گئی تھی بارات

دس بجے کی تھی رخصتی ھی کرنی تھی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ایک بجے کا کھانا اور پھر رخصتی۔ انکے

خاندان میں رسمیں بہت تھی تو رخصتی

دس بجے رکھی گئی تھی۔

کھانا وغیرہ ملک طاہر نے ڈیرے سے

بنوایا تھا وھاں بن رھا تھا گھر پر سارے

انتظام ھو رھے تھے ساتھ ساتھ سب سے

بڑا مسلہ دلکش کو تیار کرنا تھا زمان نے

باہر جانے سے منع کر دیا تھا دونوں کی اس پر

بحث بھی ہو گئی تھی۔

؛زمان کا کہنا تھا باہر جانا تو وہ لے کر جائے گا

اور اگر نھیں تو دلکش باہر نھیں جائے گی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش کا یہ خاص دن تھا وہ اچھا تیار ھونا چاہتی

تھی پر زمان کی ضد پر سب چپ؛دلکش نے اسکو

کال کر دی۔

؛زمان کیا ھے؟اتنا اھم دن ھے میرا مجھے تیار

ھونا ھے تمھارے لیے آج بھی ضد لگا کر بیٹھ

گئے ھو کی ھے؟؛دلکش نے رونی شکل بنائی ۔

؛تم جسکو کہو گئ میں گھر لے آوں گا تم باہر نھیں

جا رھی دس بجے آرھا ھوں ضد چھوڑ دو ورنہ جیسے

ھوئی میں نے اٹھا کر لے آنا ھے؛زمان نے سختی سے کہا۔

؛ ھھممم اگر میرا دن خراب کیا ناں یہ دن زمان

کبھی بھی معاف نھیں کروں گئ یاد رکھنا؛اور وہ

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تین دن دور والی رسم اب تو ھر حال میں ھو گئ؛

دلکش نے کہہ کر کال کآٹ دی اور اسکو بلاک کر دیا۔

؛صبا نے زمان کو سب بتا دیا تھا تو دلکش جس پالر

سے تیار ھونا چاہتی وہ سب گھر آ گئے تھے ہر ایک

چیز گھر پر تھی دلکش نے سب دیکھا تو غصہ کیا

ھونا تھا زمان پر پیار آنے لگا اسنے سکون سے سوچا

تو اسکو وہ رات یاد آ گئ جب پیچھے لوگ لگے تھے ۔

پھر اپنی غلطی کا احساس ھوا تو وقت کم رہ گیا تھا

تیار ھونا شروع ھو گئ۔

دلکش نے لال رنگ کا لہنگا پہنا تھا

جس پر سلور تلے کا کام ھوا تھا

لہنگا بھاری تھا دوپٹہ کی کناری

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پر بھی سارا کام ھوا تھا وہ اپنے

نام کی طرح آج دلکش لگ رھی تھی

زمان کا تو حال ھونے والا تھا اس نے کہونی

تک مہندی لگائی تھی پاوں پر بھی مہندی کی

بیل بنی تھی پیارا سا میک اپ اور ہلکا سی

جیولری میں وہ بے حد پیاری لگ رھی تھیٔ •

Urdu Novels Ghar

زمان کو لدا ھوا زیور نھیں پسند تھا سو اس نے

بالکل لائٹ سا پہنا تھا دلکش بالکل تیار تھی•

دلکش دل ھی دل اسکا ریکیشن دیکھنے کو مچل

رھی تھی ادھر وقت گزر ھی نھیں رھا تھا ابھی

بھی دس بجنے میں آدھا گھنٹہ پڑا تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ادھر زمان بلیک کلر کی شیر وانی میں کولا پہن

کر پانچ منٹ میں تیار کھڑا تھا تسلیم نے رسم کی

بارات مسجد کو نکلی نوفل ادا کرنے کے بعد

زمان مسجد سے نکلا تو سامنے ملک شہزاد

کھڑا تھا زمان جا کر گلے ملا بنا کسی سوال

جواب کے دونوں چلتے طاہر کے گھر کی طرف بڑھے •

بارات کے آنے کی خبر دلکش کو ہو گئی تھی

اسکا دل کس رفتار سے دھڑ رہا تھا وہ بے قابو سی

تھی؛ پر زمان سے کی لڑائی پر تھوڑی پریشان بھی

اس کے بعد بات نہیں ہوئی دونوں کی •

؛ملک شہزاد کو دیکھ کر طاہر محبت سے ملا پر

ملک شہزاد اپنی انا میں تھا سرسری سا مل کر وہ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بیٹھ گیا؛

؛نکاح ہو چکا تھا تو بنا دیر کے دونوں کو ایک ساتھ بیٹھا

کر جو رسمیں باقی تھی وہ کرنے کی باتیں ھونے لگی

زمان کو کب سے دلکش کا منتظر تھا وہ بار بار دیکھ رھا

تھا اب وقت آگیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو ملے •

؛ملک طاہر دلکش کو لے کر آرھا تھا ایک طرف روبینہ

اور صبا تھی زمان اٹھ کر کھڑا ھو گیا؛ دلکش بے حد

پیاری لگ رھی تھی زمان کی نظریں ایک منٹ بھی

اسے ہٹی نھیں وہ چلتی پاس ائی تو زمان نے ھاتھ

بڑھا کر اسکو سٹیج پر چڑھایا •

؛زمان نے اس سے کوئی بات نھیں کی،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش کو شدید غصہ آرھا تھا پر چپ ھو گئی؛

؛ابھی سب بیٹھے ھی تھے ملک شہزاد نے

جیب سے پستول نکال کر اپنی کان پٹی پر رکھ

دی سب لوگ حیران و پریشان ھو گئے • زمان اپنی

جگہ سے اٹھا اور دلکش کے سامنے کھڑا ھو گیا •

؛ابو کیا ھو گیا؟ کیا کر رھے ھو؟ نیچے کرو اسکو؛

زمان نے فکر مندی سے کہا •

Urdu Novels Ghar

؛زمان تم اگر اپنے باپ کو زندہ دیکھنا چاہتے ھو

تو ابھی اسی وقت طلاق دو گے طاہر کی بیٹی کو؛

؛دلکش اس بات پر بے ھوش ھونے کو تھی اس نے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان کا ھاتھ پکڑ لیا •

؛ابو کیا کہہ رھے ھیں؛ ایسا نھیں ھو گا؛

طاہر بھی بھاگ کر آیا پر زمان نے

کچھ اشارہ کیا وہ رک گیا•

Urdu Novels Ghar

؛ابو گن نیچے کریں بیٹھ کر بات کرتے ھیں؛

زمان آگے ہوا پر دلکش نے اسکا ھاتھ پکڑ لیا •

؛زمان تم طلاق دو گے اسکو ابھئ اسی وقت

ورنہ اپنے باپ کا مرا منہ دیکھنا•

ملک شہزاد کسی بات پر نھیں آرھا تھا

زمان نے تھوڑا آگے ھو کر کہا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ٹھیک ھے ابو میں آپکی بات مانتا ھوں

آپ گن نیچے کرو؛زمان کا یہ کہنا تھا

دلکش نے اسکا ھاتھ چھوڑ دیا۔

؛کہو اسکو طلاق دی؛ملک شہزاد پاگل ھو گیا

تھا ساری بارات پریشان تھی تسلیم کا رو کر

برا تھا۔ زمان نے طارق کو اشارہ کیا وہ کچھ

پیپرز کے آیا۔

؛ابو میں یہ پیپرز دیتا ھوں سائن آپکے سامنے کر رھا

ھوں گن نیچے کرو؛زمان نے کہا اور سائن کر دئے

اور پیپرز دلکش کی طرف بڑھائے وہ آنسوؤں سے بھری

آنکھیں لیے ایک دم زمین پر گر گئی ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ملک شہزاد نے گن نیچے کی اور ہنستا چلا گیا

ڈیرے سے آئے گاڈز اسکو پکڑ کر لے گیے تھے۔

؛سب دلکش کی طرف بھاگے زمان نے اسکو نیچے

سے اٹھایا اور اسکے کمرے میں لے لیا؛روبینہ نے

ایک تھپڑ مارا زمان کو اور دوسری طرف سے تسلیم نے

وہ کسی کو جواب دینے کے حق میں نھیں تھا۔

؛دلکش کی حالت خراب ھو جاتی رھی تھی؛

ملک طاہر اسکو اٹھا کر ہسپتال کی طرف بھاگا؛

خوشی کا ماحول سوگ میں بدل گیا۔ طاہر نے

زمان کو بندوق کی نوک پر کہا وہ اسکی بیٹی سے

دور رھے ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سارے گھر والے زمان کی اس حرکت پر ناراض تھے

اسکی اپنی ماں اس سے بات نھیں کر رھی تھی۔

زمان نے اپنی صفائی ھی نھیں دی اور دیتا بھی کیا؟

وہ اپنی گاڑی پر ہسپتال کو نکلا سارے راستے وہ

بس دعا آیا دلکش کو کچھ نا ھو مگر جو حرکت اس نے

کی تھی۔ دلکش کی اس سے بھی بری حالت ھونی تھی۔

؛چاچو میں ملنا چاھتا ھوں پلیز مجھے جانے دو؛

زمان نے طاہر سے درخواست کی پر طاہر نے

اسکو کمرے میں جانے نھیں دیا دلکش کا حالت

سنجیدہ تھی ڈاکٹرز نے بتایا اس نے پریشانی لی ھے۔

؛چاچو میری بات سنیں ویسا نھیں ھے جیسا

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آپکو لگ رھا ھے میری بات کا یقین کریں؛

زمان نے طاہر کو روک کر اپنی بات بتائی۔

؛تو کیسا ھے؟ کیسا ھے زمان؟؟ تم بھری

محفل میں میری بیٹی کو۔۔۔؛ملک طاہر رو

پڑا؛

Urdu Novels Ghar

؛چاچو میں نے دلکش کو نھیں چھوڑا وہ بیوی

ھے میری۔ میرے نکاح میں ھے یہ دیکھیں

وہ پیپرز؛زمان نے وہ پیپرز طاہر کو دیے

طاہر ابھی تک شاک میں تھا زمان اسکو بیٹھا

کر خود ڈاکٹر کے پاس چلا گیا۔

؛اب کیسی ہے دلکش؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے لیڈی ڈاکٹر سے پوچھا۔

؛انکو کوئی گہرا شاک کوئی پریشانی

لی ھے جس کی وجہ سے وہ ابھی تک

بے ہوش ھے اگلے دو گھنٹوں تک اگر

اسکو ہوش نا آیا تو وہ کوما میں جا سکتی ھے؛

ڈاکٹر نے کہا اور جانے کو کمرے سے نکلی ۔

؛ڈاکٹر میں اپنی وائف سے مل سکتا ھوں ؟؛

؛ھاں آپ مل لیں وہ بے ہوشی میں کسی زمان

کا نام لے رھی ھیں ممکن ہو تو بلائیں انکو شاید

انکی طبعیت بہتر ھو؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان جھٹ ڈاکٹر کے روم سے نکلا اور

دلکش کے پاس پہنچ گیا؛وہ نازک پری

کی طرح بے ہوش پڑی جیسے ابھی

کوئی ھاتھ لگائے تو ٹوٹ جائیگی زمان

چلتا اسکے پاس آ گیا تھا؛

Urdu Novels Ghar

دلکش کا ھاتھ پکڑ کر وہ سینے سے

لگائے اسکو بیٹھا دیکھتا رھا •

؛دلکش میری جان واپس آ جاو میرے پاس؛

دیکھو میں یہاں ھوں دلکش تم سن رھی ہو؟

زمان اس پر جھکا اس سے باتیں کر رھا تھا •

؛دلکش کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

زمان نے انکو صاف کیا وہ جانتا تھا اسکا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

علاج بھی وہی ھے زمان نے دلکش کے ماتھے

پر ھونٹ رکھے اسکا ھاتھ پیار سے بستر پر رکھا

اور روم سے نکل کر سیدھا ڈاکٹر کے پاس گیا۔

ملک شہزاد اپنی حرکت پر اتنا خوش تھا کہ بھول

گیا سلیمہ اسکو لوٹ رھی تھی اسکا سچ سامنے

دیکھ بھئ چکا تھا پھر بھئ انجان بن رھا تھا۔

؛ڈیرے کے گارڈ نے ملک شہزاد کو جس کمرے

میں بند کیا اسی کمرے کے دوسری طرف

سلیمہ اور زئشہ بند تھی دونوں مجرم ایک

دوسرے کے پاس ھی تھے۔ ملک شہزاد پہلے

تو خوشی مناتا رھا پھر دوسری طرف کی

آوازوں پر کان لگائے سننے لگا کیا وہ سلیمہ ھے؟

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ہائے ے اتنا وقت لگا سال لگے ان دونوں منحوس؛

کو الگ کرنے کو طاہر جیسا شریف صفت انسان

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسکو وہ بر اثابت کیا میں نے ملک شہزاد اپنے
ھی خون کا دشمن ھو گیا، پانچ سال پہلے دونوں
میں جو دوری ڈالی تھی دولت زمین کیلئے اور
اب کچھ نا ملا کچھ بھی نھیں •

؛سار کچھ امی آپکی وھی دے ھوا

میری زندگی برباد کر دی آپ نے نازمان ملا

نا دولت کنا کچھ ملا تو وہ فیل شدہ نومی شیر

حرکات میں غنڈہ آوارہ گرد آپ نے اپنی بیٹی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کو برباد کر دیا؛ زئشہ چیخ پڑی۔

سارا سچ سن کر ملک شہزاد کے پیروں تلے

زمین نکل گئی وہ اپنا ھی گریبان نوچتا رھا۔

؛یا اللہ میں نے یہ کیا کر دیا طاہر کی۔

اپنے ھی بیٹے کی خوشیاں ختم کر دی۔ دلکش؛

ملک شہزاد وھاں ھی بیٹھ گیا۔

Urdu Novels Ghar

؛آنٹی زمان نے دلکش کو طلاق نھیں دی؛

طارق ساری باتیں سن کر بول پڑا۔

؛روبینہ اور تسلیم فوری بول پڑی۔

؛اسنے سب کے سامنے دلکش کو پرچہ دیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛آنٹی طلاق کے پیپرز بھلا اتنی جلدی کیسے

بن گئے؟ یہ بات میں اپ دونوں کو بتا رھا ھوں

زمان نے انکل کو روکنے کیلیے وہ پیپرز دیئے

طارق نے ساری کہانی جب روبینہ اور تسلیم کو

سنائی دونوں خوش ھو گئی گلے ملی اور باہر

بتانے لگی جب طارق نے روکدیا جب تک زمان

نھیں آتا۔

؛سارا سچ جانکر دونوں پر سکون ھوئی پر دلکش

خی طرف دھیان تھا اسکی طبعیت خراب ھوتی

جا رھی تھی طاہر کی کال آئی تھی۔

؛ڈاکٹر میں اپنی وائف کو گھر لے جا سکتا ھوں؟؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان کی بات پر ڈاکٹر حیران ھوئی۔

؛آپکو انکی حالت کا پتہ نھیں؟ ھم رسک

نھیں لے سکتے؛

؛ڈاکٹر پتہ ھے تبھی لے جانا چاہتا ھوں

وہ ایسے ٹھیک نھیں ہو گی زمان نے سوچ کر کہا۔

؛مسٹر زمان ایز اے ڈاکٹر میں اجازت نھیں دوں گی

پر وہ آپکی وائف ھیں آپکو جو بہتر لگے؛ میڈیسن

لے جائیں آج رات دیکھ لیں اگر انکو ھوش آیا تو ٹھیک

ورنہ کل انکو ائی سی یو میں رکھنا ھو گا۔

؛ٹھیک ھے ڈاکٹر میں ابھی اپنی

وائف کو لے جانا چاتا ھوں، آپ ساری

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میڈیسن کا بتائیں میں وقت پر دیتا رھوں گا؛

؛زمان ساری معلومات لے کر طاہر کو بتانے آیا

وہ اسکی حرکت پر حیران تھا پر زمان اسکا شوہر

تھا ملک طاہر ہر حال میں دلکش کو ٹھیک دیکھنا

چاہتا تھا اسکو پتہ تھا دلکش کا علاج زمان ھی ھے؛

؛طاہر وھاں سے اپنے گھر جبکہ زمان دلکش کو بانہوں

میں اٹھائے گاڑی تک لے آیا بیک سیٹ پر لیٹا کر وہ

بڑے دھیان سے اسکو گھر لے آیا تھا •

طاہر نے گھر کر بتایا تو تسلیم اپنے گھر انکا

انتظار کر رھی تھی سبھی وہاں موجود تھے؛

زمان اسکو بانہوں میں بھرے سیدھا اپنے کمرے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میں لے گیا تھا اور اسنے سبکو منع کر دیا تھا

کوئی دلکش سے نھیں ملا تھا سوائے روبینہ

اور تسلیم کے؛

؛چاچی میں؛ زمان کچھ کہتا روبینہ نے

آگے بڑھ کر اسکو گلے سے لگایا۔

؛بیٹا مجھے معاف کر دو؛

؛چاچی اپ مجھے معاف کر دے میں ایسے

نھیں چاہتا تھا جیسے ھوا پر؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان بیٹا وہ کل بھئ تمھاری تھی آج بھی

ھے اور بیوی شوہر کے ساتھ ھئ اچھی لگتی

ھے کیوں بھابھی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں روبینہ چلو ابھی ہم چلتے ھیں زمان

کچھ چاہیئے تو بتا دینا بیٹا ویسے سب رکھ دیا ھے

تمھارے کمرے میں؛

؛جی امی؛ زمان نے کہہ کر اپنے کمرے کا دروازہ

بند کر دیا پھولوں دے سجا کمرہ ہر طرف مہک

وہ بستر جس پر ہر سمیت گلاب تھے اس پر بے سد

پڑی دلکش زمان کا دل کٹ کر رہگیا، اپنی شیروانی

اتار کر اس نے ہنک کر دی تھی قدم بڑھاتا وہ بیڈ

پر آیا، دلکش کا بھاری بھر کم جوڑا اسکے نازک

بدن پر اب سزا بنا ھوا تھا زمان نے اسکو اپنی

بانہوں کے سہائے اٹھایا اور دوپٹہ کی پنز کھولنے

لگا وہ اسکی بانہوں میں جھول رھی تھی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اس نے دوپٹہ اتار کر ایک طرف اچھال دیا۔۔دلکش

کے ہاتھوں پر لگی مہندی زمان کو اسکا یوں بے جان

وجود بے حد دکھی کر رہا تھا کمرے کی ساری لائٹ

آف کرنے کے بعد وہ اسکو بانہوں میں لیے لیٹ گیا

دلکش کے بالوں ہاتھوں پر حرکت کرتی زمان کی

انگلیاں اسکو احساس دلا رہی تھی وہ پاس ھے؛

زمان نے دلکش کا سر اپنے سینے پر رکھا تھا؛

وہ اس سے باتیں کر رہا تھا تقریبا ساری رات

وہ اس سے سارے بچپن کی باتیں اپنے پیار کے

قصے سنا تا رہا دلکش کے ہاتھوں کی تھوڑی

سی حرکت پر وہ خوش ھوا اور اپنی انگلیاں

اسکی انگلیوں میں ڈالے وہ اس سے باتیں

کر رہا تھا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد اپنے ہی گھر میں قید تھا •

اپنی حرکات پر وہ شرمندہ تھا پر جو

گناہ اس نے دلکش اور زمان کو جدا کر کے

کیا اس پر شرمسار تھا پھر ہر سچ کا

اسکو پتہ چل گیا تھا •

؛کل تک گھر میں جو رونق تھی اب خاموشی

دیکھ کر سن کر ملک شہزاد اندر تک مر رہا تھا؛

اپنا فون نکال کر اسنے پولیس اسٹیشن

کال کر دی تھی؛

؛ادھر زمان کے آدمیوں نے نومی کو چھوڑ دیا تھا؛

؛نا جانے کس پہر دلکش نے تھوڑی

سی آنکھیں کھولی خود کو زمان کی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بانہوں میں قید پایا وہ کرب سے

پھر رونے لگ گئی یہ اسکا خواب جو

زمان نے ھی توڑ دیا تھا اس مدھم سی

کھلی آنکھوں سے اسنے زمان کو دیکھا

اور اس سے الگ ھونے کی کوشش کرنے

لگی جس پر زمان کی آنکھ کھل گئی؛

وہ خوشی سے اسکا چہرہ تھامنے لگا

جب دلکش نے اسکے ھاتھ ہٹا دیے•

اور کمزوری کے باجود اس سے الگ

ھو گئی؛

؛تم مجھے۔۔اب میں تمھاری کچھ نھیں

لگتی مجھے گھر جانا ھے؛دلکش رک رک

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کر بول رھی تھی ۔

؛میری جان تم اپنے گھر ھو یہ تمھارا گھر

ھے میں تمھارا ھوں؛

؛زمان تم نے مجھے۔۔؛وہ کہتے پھر رک گئی

قور رونے کی شدت میں وہ گرنے والی تھی جب

زمان نے اسکو تھام لیا۔ دونوں ھاتھوں میں

اسکو اٹھا کر وہ واپس بیڈ پر لے آیا ۔

Urdu Novels Ghar

؛تم میری وائف ھو دلکش میں نے تمھیں

ڈیوائس نھی دی تھی یار تم کیسے سوچ سکتی

ھو میں تمکو چھوڑوں گا؟؛زمان اس پر جھکا اسکو

نارمل کر رھا تھا پر وہ ہر حال میں یہاں سے جانا چاھتی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تھی،

؛تمھاری ھمت کیسے ھوئی؟ھاں؟تم نے سوچا

بھی کیسے زمان؟؟؛اسکا گریبان پکڑ نم آنکھوں سے

اسکو دیکھ کر بولی۔

؛دلکش میری جان ایسا نھیں ھے؟؛

؛زمان تم نے واقعی میری جان لے لی؛

وہ کروٹ بدل کر بستر پر روتی رھئ زمان

کا بس نھیں چل رھا تھاوہ کیا کرئے ۔

زمان کا بس نھیں چل رھا تھاوہ

کس طرح سب ٹھیک کرئے دلکش کا

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رونا اسکو مذید پریشان کر رھا تھا وہ

اسکو روتے نھیں دیکھ سکتا تھا۔

؛دلکش میری جان بات سمجھو ویسا

کچھ نھیں ھے تم کیوں اپنی طبعیت

خراب کر رھی ھو؟؛زمان اسکی کروٹ

کا رخ اپنی جانب کر کے پیار سے اسکے

بال ٹھیک کر رھا تھا۔

؛کتنا آسان ھے ناں زمان، کوئی کچھ

بولے تم دو منٹ نھیں لگاو گے مجھے چھوڑتے

تمکو یہ سب کرنا تھا تو مجھ سے نکاح کرتے

ھی ناں؛دلکش نم آنکھوں سے بولی، تو زمان

نے اسکو بانہوں میں بھر لیا وہ چاہ کر بھی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اس سے الگ نھیں ہو پائی •

؛مسسز زمان ہم نے لڑائی میں اپنی فرسٹ

نائٹ سپائل کر دی، اب جو پل باقی ھیں دن

ھونے تک وہ تو میرے نام کر دو؛ زمان اپنی

بانہوں کا گھیرا دلکش پر تنگ کرتا گیا •

وہ تلملا اٹھی چاہکر بھی زمان سے دور

ناہو سکی •

Urdu Novels Ghar

؛تمھارے لیے تیاری ھوئی، مہندی، زیور

کس کیلئے تھا؟ تم۔۔؛ وہ تڑپ کر رہ گئی؛

)رائٹر اے آصف(

؛میری جان وہ پراپرٹی کے پیپرز تھے، میں نے

اپنا گھر، زمین اور باقی دو کروڑ کے اثاثے تمھارے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نام کر دیے ھیں، وہ اسیکے پیپرز تھے یہ دیکھو اسکی

کاپی میرے موبائل میں ھے؛ زمان نے اسکو بانہوں

میں لیے موبائل سے پیپرز دیکھے وہ دلی طور پر

تھوڑا سکون میں آئی •

؛ دلکش شادی مذاق تھوڑی ھے کہ دو منٹ میں نکاح

اور تین منٹ میں طلاق، میں خود کو مار سکتا ھوں پر

تمھیں کبھی الگ نھیں کر سکتا یقین کرو؛

زمان دلکش کے سر پر ہاتھ پھیر کر بولا • اب لڑائی

بند کرتے ھیں تمھاری میڈیسن دی تھی وہ کھالو •

؛ زمان بیڈ سے اٹھا اور اسکی میڈیسن نکالنے لگا

دلکش کو اسکی باتوں پر یقین تھا پر جو ھوا وہ اتنا

اچانک تھا وہ سنبھال نا پائی ایک نظر زمان پر ڈالے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ اسکی حالت سمجھ رہی تھی سو بنا ضد اسنے

میڈیسن لے لی،

؛مجھے چینج کرنا ھے؛زمان سے نظریں چرا کر

وہ ہولے سے بولی •

؛کیوں؟؛زمان اسکو دیکھ کر بولا •

؛کیا مطلب کیوں؟ چھوب رھا ھے اتنا بھاری ھے

کب تک اسی میں رھوں؟ دلکش ڈریسنگ کے پاس

بالوں سے پنز نکالنے لگی •

؛ ھممم جیسے تمکو ٹھیک لگے،رائٹ سائیڈ

پر تمھارے کپڑے ھیں شادی سے پہلے مجھے جو

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اچھا لگتا تھا وہ تمھارے لیے خرید لیتا تھا۔ تم

ان میں سے کچھ پہن لو۔ زمان نے بھوجے سے

لہجے میں کہا اور کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

؛دلکش نے ایک نظر اسے دیکھا وہ ابھی تک

شیروانی والی شلوار قمیض میں تھا بازو پر

خون کے دھبے لگے ہوئے تھے بال بکھرے سے

وہ خاصہ پریشان لگ رہا تھا؛ دلکش کا دل کیا

وہ سب ناراضگی ختم کر کے اسکو تھام لے۔ وہ

زیادہ دیر زمان سے دور رہ بھی نہیں سکتی تھی۔

؛ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ خود کو دیکھ رہی

تھی اتنا تیار خود کو اس عروسی لباس میں وہ

صرف زمان کیلیے تھی۔۔پر خود ہی اسکو دور کر

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رھی تھی اپنے ہاتھوں پر لگئ مہندی جس پر وہ

ضد کر رھا تھا ابھی تک اسکو دکھائی نھیں تھی

اس کو اب زمان کے چپ ہونے پر غصہ آرھا تھا •

؛زمان؛اس نے خود سے الجھن کر اسکو آواز دی •

؛ھاں؛وہ اسکو بنا دیکھے بولا •

؛یہ بیک سے پنز کھول دے گے ؟؛

میرا ہاتھ نھیں جا رھا،وہ مدھم سا بولی •

زمان کے چہرے پر مسکان چھائی وہ سنجیدہ

سا ہو کر اٹھا اور اسکے پاس چلا آیا•

؛دلکش کے سارے بال اسکے کاندھے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پر رکھ کر وہ پیچھے کی پن کھولنے لگا

چپ چاپ زمان نے بالوں سے ساری پن نکال

کر ڈریسنگ پر رکھ دی، اسکے ہاتھوں کی

حرکت کس قدر سکون دے رھی تھی دلکش

کو اپنا غصہ ختم ہوتا نظر ارھا تھا؛ وہ اس

کے بالکل پیچھے تھا اگر پلٹتی تو اسکے

سینے سے جا لگتی• زمان اسکی حالت سے

محفوظ ھو رھا تھا وہ تھوڑا سا اور آگے ھوا

تو دلکش نے سائیڈ پلٹی اور سیدھا زمان سے

جا لگی، زمان نے اسکو اتنا پاس پایا تو اپنے

ھونٹ دلکش کے ماتھے پر رکھ دیے جھکا

اور اسکے کان مئں سرگوشی کرنے لگا •

؛اتنا جرم نھیں تھا جتنی تم سزا دے رھی ھو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

مسسز زمان پر چلو جب تک تم۔خود میرے پاس

نھیں آتی میں تم پر اپنے شوہر ہونے کا حق معاف

کرتا ھوں، پر پاس آنے میں اتنی دیر مت کرنا کہ

میری صبر سے جان نکل جائے مذید اپنے زمان

کا امتحان نالو؛ زمان کہہ کر اسکے گالوں پر

پیار کر کے باتھ روم چلا گیا•

؛ دلکش وھاں ھی جمی اسکے لفظوں کی گرمی

اور اسکا لمس محسوس کرتی رھی اب مشکل

اور بڑھ گئی تھی، زمان باتھ سے باہر آیا

تو وہ بلیو کلر کا سوٹ لے کر اندر داخل ھو گئی •

ملک شہزاد نے پولیس کو کال کی ھوئی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر تھا پولیس

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کو سارا سچ بتا کر اسنے دوسرے کمرے کی

چابی انکو دے دی پولیس نے سلیمہ اور زئشہ

کو حراست میں لے لیا تھا •

؛بھائی صاحب میری بات سنو کسی نے

آپکو غلط بتایا ھے؛ سلیمہ جاتے بولی •

؛اپنی گندی زبان سے میرا نام مت لو

تم کھا گئی میرے گھر کو میری خوشیاں

تباہ کر دی تمھارے پیچھے لگ کر میں نے دو

پیار کرنے والے میاں بیوی کو طلاق۔ •

ملک شہزاد بے حد دکھی تھا تسلیم سب دیکھ کر

اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نا کر پائی•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ملک شہزاد نے چوری اور تمام باتوں کے بیان دے

کر سلیمہ کو پولیس کے حوالے کر دیا •

نومی موقع پر پہنچا اسنے نکاح نامہ دیکھا کر

زئشہ کو اپنے ساتھ جانے اور پولیس سے رہائی

کروادئ زئشہ کو پہلی بار نومی اچھا لگا•

Urdu Novels Ghar

ملک شہزاد الٹے قدموں طاہر کے گھر کی طرف

بڑھا دروازہ بجایا تو طاہر نے کھولا• سامنے

بڑے بھائی کو دیکھ کر وہ کچھ نا سمجھ پایا •

؛طاہر مجھے معاف کر دو یار، میں نے بہت

زیادتی کی تمھارے ساتھ سلیمہ کھا گئی ہمارا

رشتہ میں اسکی باتوں میں اکر اپنے خون کے رشتے

سے بد گمانیاں مول لی مجھے معاف کر دو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اپنی انا اکڑ میں میں نے دلکش اور زمان کو الگ

کر دیا طاہر مجھے معاف کر دے میرے سے گناہ

ھو گیا؛ ملک شہزاد روتا ھوا طاہر کے گلے لگ گیا •

اسنے اپنی ہر غلطی کی معافی مانگ لی •

Urdu Novels Ghar

؛تو طاہر نے اسکو ساری کہانی سنائی اسکا

پچھتاوا کم کیا وہ ابھی تک شرمندہ تھا•

؛دلکش واپس روم میں آئی

تو اسنے بغور کمرے کو دیکھا چاروں

طرف گلاب ھی گلاب تھے ہر چیز سجی

ھوئی تھی• تھوڑا چل کر آگے ھوئی تو زمان

بیڈ کے ایک طرف کونے میں سویا ھوا تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش چلتی اسکے پاس آگئ •

؛تم سے محبت اتنی ھے زمان کہ الگ ھونے

کا سوچ نھیں سکتی پر تم پر غصہ اتنا ھے کہ

خود سے نفرت ھو رھی جو تمکو خود سے دور

کیا، تم نے کوئی راہ نھیں چھوڑی مجھے اتنا

پیار کیا میں ایک سیکنڈ تم سے الگ ھونے کا

سوچوں مجھے سانس نھیں آتی اور تم نے

وہ؛وہ زمان کے پاس بیٹھی اسے باتیں کر رھی

تھی اسکو سویا دیکھ وہ تھوڑا سا جھکی اور

اپنے نازک ھونٹوں سے زمان کے گالوں پر نشان

دے کر پیچھے ہو گئ؛

؛اس پر کمبل ڈال کر وہ ایک طرف لیٹ گئ،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

یہ جو کچھ پل تھے صبح ھونے میں وہ ختم

نھیں ھو رھے تھے، دلکش زمان کے پاس ھو کر

بھئ دور تھئ، کروٹ بدلتی رھی پھر زچ کر

قریب ھوتی زمان کے بالکل پاس آگئ اسکا بازو

اٹھا کر پاس لیٹ کر اسنے زمان کو ہگ کر لیا

اور سو گئ•

صبح کے چھ بج رھے تھے ٹن ٹن کی آواز پر

زمان کی آنکھ کھل گئ، اسنے ہاتھ بڑھا

کر موبائل بند کیا آنکھیں کھولی تو مسل کر

پھر دیکھنے لگا؛ دلکش اسکی بانہوں میں

تھی اسکا ایک ہاتھ زمان کی شرٹ کے گریبان

میں تھا دوسرا کاندھے پر وہ گہری نیند میں

تھی زمان کے اٹھنے پر ہوئی حرکت سے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ اور پاس ہو گئی؛

؛افف یہ لڑکی__ جان ہے میری، مجھ

سے لڑائی بھئ کرنی ہے اور دور بھی نہیں

رہنا• پر میری غلطی ہے یار جو تمکو اتنا ہرٹ

کیا دلکش، ایم سوری؛ زمان نے اسکے بالوں

پر پیار کیا اور واپس لیٹ گیا •

؛اپنی کمر پر گرفت کو محسوس کرتے اسنے

آنکھیں کھولی تو زمان اتنا پاس تھا جتنا وہ

اسکو دیکھنا چاہتی تھئ؛ اپنا ہاتھ اسکی شرٹ

سے ہٹا کر وہ اٹھانا چاہتی تھی پر زمان نے

نیند میں اسکو مذید پاس کر لیا تھا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اس سے پہلے وہ غصہ ختم کر کے اپنا

آپ اسکو سونپ دیتی دلکش نے جھٹ

سے خود کو الگ کیا، زمان کی آنکھ

کھل گئی؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا ھوا؟؛ اسنے آدھی سی نیند بھری

آنکھوں دے دلکش کو دیکھا •

؛کچھ نھیں ھوا سو جاو تم؛

دلکش کہہ کر بستر سے نیچے اترنے لگی

تو زمان نے واپس اسکو تھام لیا •

؛کیا ھے ؟؛ تم آخر کب تک ناراض رھو گی

دلکش مان جاو یار ایم سوری؛ وہ اسنے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کاندھے پر سر رکھ کر اسکو منا رھا تھا۔

؛دلکش کو بچوں کی طرح اسکی اس حرکت

پر بھت پیار آیا چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ

آئی زمان کی کیوٹ سی حرکت پر دلکش نے

اپنے کندھے پر اسکا سر رکھا بالوں میں ھاتھ

پھیرا اور اسکو سونے کا کہہ کر خود شاور لینے

چلی گئی۔

Urdu Novels Ghar

طاہر نے ملک شہزاد کو معاف کر دیا تھا

وہ ابھی تک وہاں ھی بیٹھا روبینہ

اور باقی مہمانوں سے جو تھوڑے رہ گئے

تھے باقی سب چلے تھے بس ملک عنائت

اور اسکے بچے تھے ان سے معافی مانگی ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اللہ کے حضور اسنے توبہ کی وہ گناہ

جو اس سے ہوتے رہگیا اس پر معافئ مانگئ؛

گھروں کا ماحول واپس اچھا ھو گیا تھا •

؛ادھر تسلیم نے ناشتہ وغیرہ تیار کیا تھا

سبکو ناشتہ دے کر وہ اوپر زمان کے کمرے

کی طرف بڑھی پر راستے میں دلکش کو دیکھ

کر خوش ہو گئ اسکو گلے سے لگا کر وہ رونے لگی

دلکش نے بھئ انکو گلے سے لگالیا •

؛تائی امی میں ادھر جا رھی ہوں امی کے ھاں

ادھر رھنا چاہتی ہوں کچھ دن پلیز اپ انکار نا

کریں میری ابھی کچھ سمجھ میں نھیں آرھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میں بس جانا چاہتی ھوں؛ دلکش کہہ کر

سیڑھیاں اتر گئی۔

؛تسلیم اسکی حالت اچھے سے سمجھ سکتی

تھی تو اسکو روکا نہیں بارات والے دن کن

ارمانوں سے وہ تیار ھوئی تھی اور پھر وہ سب؛

تسلیم نے اسکو جانے دیا۔

؛زمان اٹھا تو دلکش کمرے میں نہیں تھی وہ فوری

بستر سے اٹھا باتھ دیکھا وہ وھاں بھی نہیں تھی

کمرے میں اسکی چیزیں لہنگا ہر چیز پڑی تھی

پر بس وہ نہیں تھی زمان نے کپڑے تبدیل کیے

اور نیچے لاؤنج مئں آیا شاید وہ کچن میں ھو؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش؟ دلکش کہاں ھو؟؛زمان اسکو آوازیں

دیتا نیچے ہر کمرے میں دیکھ چکا تھا •

؛زمان بیٹا دلکش تو چلی گئی؛

؛کیا مطلب؟ کہاں چلی گئی؟ امی؟

کہاں ھے دلکش؟؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان وہ ابھی دماغی طور پر پریشان ھے

بیٹا اپنے امی ابو کی طرف گئی ھے اسکو

کچھ دن رہنے دو وھاں نارمل ھونے دو اسکو؛

؛امی؛ایسے کیسے رہنے دوں۔۔میں نھیں

رہ سکتا اسکے بغیر میں لینے جارھا ھوں اسکو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان لاؤنج سے ھوتا باہر نکل گیا۔

زمان جیسے ھی ملک طاہر کے ھاں

پہنچا وھاں ماحول ھی اور تھا ۔

ملک شہزاد بیٹھا ہنس ہنس کر باتیں

کر رھا تھا اسکو تو یقین ھی نھیں ھوا ۔

Urdu Novels Ghar

؛ارے زمان بیٹا تم ؟ آو ناشتہ کر لو؛

روبینہ اسکو پکڑ کر اندر لے گئی ۔

؛چاچی دلکش ؟؛ زمان نے نام لیا ۔

؛ھاں بیٹا وہ اپنے کمرے میں بڑا

اچھا کیا تم نے جو اسکو آنے دیا

تھوڑا وہ ٹھیک ھو جائے تب لے جانا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛چاچی یہ اسکی میڈیسن ھیں، میں

دے آوں اسکو؟؛زمان نے ہولے سے پوچھا •

؛ھاں دے دینا پہلے اپنے ابو دے ملو؛

روبینہ اسکو پکڑ کر ہال میں لے گئی •

؛زمان نے صبا کو آواز دی اور میڈیسن

کا اسکو بتایا کہ وہ دے آئے دلکش کو؛

زمان کو دیکھ ملک شہزاد کھڑا ھوا

اور ہاتھ جوڑ کر اس سے معافی مانگنے لگا•

زمان نے اسکے ہاتھ تھام لیے•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ابو یہ ناں کریں مجھے پتہ تھا آپکو

جس دن سچ پتہ چلا آپ مان جائیں گے

میں خوش ھوں آپ نے چاچو دے صلہ کرلی۔

؛دیر تک پھر تینوں بیٹھے باتیں کرتے رھے

زمان کا دھیان ابھی بھی اسکی جان سے پیاری

بیگم میں تھا۔

؛آپی؟؛

Urdu Novels Ghar

؛ھاں؛ دلکش سامان سمیٹ رھی تھی

جب صبا کمرے میں داخل ھوئی ۔

؛آپ کے میاں صاحب آئیں ھیں میڈیسن دینے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کہہ رہے تھے دلکش کو کہنا لازمی لے اپنی

میڈیسن؛صبا نے پیغام دیا •

؛زمان آئیں ھیں؟؛وہ فوری سیدھی ھوئی •

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

؛ھاں جی زمان بھائی آئیں تھے؛

؛تھے ؟زمان چلے گئے کیا؟؛دلکش نے

جلدی سے پوچھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ارے نھیں آپی وہ تو آپ کو تلاش کر رھے تھے

امی پکڑ کر انکو تایا ابو کے پاس لے گئ•؛

؛کیا مطلب؟ تایا ابو ھمارے گھر؟؛

؛ھاں جی آپ تو آتی ہی اپنے کمرے میں گھس

گئ تایا ابو رات سے ادھر ھیں انکو اپنی غلطی

کا احساس ھو گیا ابو سے معافی مانگ کی انہوں نے؛

صبا نے سارہ کہانی اسکو سنائی •

؛ ھھمم تایا ابو کے چکر میں اگر زمان کل مجھے؛

وہ کہتی چپ ھو گئ•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

؛آپی کیا ھو گیا ھے زمان بھائی آپکو کبھی چھوڑ

ھی نھیں سکتے بلکہ وہ تو کافی دنوں سے یہ زمین

اور اپنا حصہ آپکے نام کرنا چاہتے تھے ابو سے

اپکا ای ڈی کارڈ وغیرہ لے کر گئے تھے؛وہ بچیارے

تو ایسے ھی بدنام ھو گئے آپکو پتہ بھی ھے

امی اور تائی امی نے بچیارے زمان بھائی کو

کل دو دو تھپڑ مارے ابو نے تو گن تک طان لی

ان پر وہ تب بھی آپ کے پیچھے ہسپتال گئے؛

؛سچی آپی جتنا پیار وہ آپ سے کرتے ھیں

آپ تو بالکل نھیں کرتی ورنہ یوں ناراض ھو کر

نا آتی؛صبا کہہ کر میڈیسن بستر پر رکھ کر

چلی گئی• دلکش کو جتنا برا اب لگ رھا تھا

زندگی بھر نا لگا ھو گا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛افف اب کیا کروں؟زمان کو کمرے میں

کیسے بلاوں؟کیا امی سے کہوں؟نھیں

ایسا کرتی ھوں خود کہتی ھوں• پر کیا کہوں گئ؟

صبا کو کہتی ھوں زمان کو بولے مجھ سے• ناں

امی کو ھی کہتی ھوں زمان کو بھیج دیں مجھے

میڈیسن کا بتادیں• ھاں یہ بیسٹ ھے؛

Urdu Novels Ghar

دلکش خود سے ساری پلاینگ کر کے بیٹھی اب

زمان کا ویٹ کر رھی تھی• وہ دوپٹہ لے کر بال درست

کر کے جوں ھی اپنے کمرے سے نکلی سامنے

ملک شہزاد کھڑا تھا دلکش کے قدم جم گئے اسکو

کل کا ھوا سب یاد آنے لگا ایک چکر آیا وہ وھاں ھی

گر گئی• زمان نے بھاگ کر اسکو اٹھایا اور اسی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کے کمرے میں لیٹا دیا۔ ملک شہزاد بے حد شرمندہ

تھا کیا وہ دلکش کا سامنہ کبھی بھی نھیں کر سکتا ۔

؛زمان نے دیکھا تو میڈیسن ویسے ھی پڑی تھی

یہ دیکھ کر اسکو غصہ آ گیا؛ وہ صبا کو آوازیں دے رھا تھا۔

Urdu Novels Ghar

؛جی بھائی کیا ھوا؟؛صبا بھاگ کر آئی۔

؛کیا دلکش نے ناشتہ کیا ھے ؟؛

؛نھیں بھائی صبح سے کمرہ صاف کرنے

میں مصروف؛صبا نے رپورٹ دی۔

؛تم پلیز ناشتہ لا دو میڈیسن کا وقت ہو گیا ھے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسنے خود نھیں کرنا؛زمان نے اس نظر اس پر

ڈال کر کہا •

؛جی بھائ میں ابھئ لاتی ھوں؛

صبا کہہ کر کمرے سے نکل گئ •

زمان اسکا ہاتھ پکڑ کر بیٹھا رھا•

؛نومی شیر جسطرح سب کے سامنے

زئشہ کو لے کر گیا تھا وہ فلمی سین تھا

زئشہ کو تب سے وہ اچھا لگنے لگا تھا

اب وہ اسکو اپنے گھر لے آیا تھا زئشہ

نے نومی کا گھر دیکھا ھی پہلی بار تھا

اچھا خاصہ کھلا بڑا گھر اے سی لگے

ھوئے وہ اپنی امی کو کوسنے لگئ

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کن کاموں میں ڈالے رکھا اور وہ اپنے ب

رشتوں سے دور ھو گئی •

؛سنو کزن بلکہ وائف ھو گئی اب تو؛

جانتا ھوں زبردستی کیا تم سے نکاح

پر مجبوری تھی ورنہ دونوں مارے جاتے

پھوپھی کو اپنا بس دولت سے مطلب تھا

تم بے گناہ جاتی مجھ سے شادی میں کم از کم

آزاد تو ھو تم؛نومی نے شان سے کہا •

؛ ھمم مجھکو وقت لگا پر سمجھ آگئی ھے

میں زمان اور دلکش سے معافی مانگنا چاھتی

ھوں؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اوہیلو نھیں بھول جاو بھت مارتا ھے وہ

بندہ جیسے اس میں جن آگئے ھوں؛نومی

کو اپنی ماریاد آرھی تھی جو زمان سے کھائی۔

؛اسکاڈر دیکھ کر زئشہ ہنس پڑی۔

Urdu Novels Ghar

ملک شہزاد اپنے گھر کی طرف بڑھا

اور جاتے ھی اپنی بیوی سے اپنی ہر

غلطی کی معافی مانگ لی۔

وہ بیوی اتنے عرصہ کا ساتھ تھا

اپنے شوہر کو شرمندہ نھیں دیکھ سکی

اور ملک شہزاد کو معاف کر دیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛سنیں آپکی وجہ سے بچوں کی رخصتی

خراب ھوئی بھائی طاہر کی بڑی بے عزتی ھوئی

ھے جی وہ ھماری بھی بیٹی ہے ھم جاتے ھیں

اور عزت سے دوبارہ لے کر آتے ھیں زمان بھت چاہتا

ھے دلکش کو ایک ہی اکلوتا بیٹا اور بہو ھے؛

؛ھاں میں بھی یہ ھی سوچ رھا تھا ھم چلیں گے

کل جا کر بات کرتے ھیں؛ آج زمان کو ادھر ھی

روک لیا روبینہ نے کہ کل لے جانا دلکش کو تم بھی رھو

کل ھم جا کر بات کریں گے شان و شوکت سے لے کر

آئیں گے؛ ملک شہزاد نے سکون سے کہا اور اخبار

دیکھنے لگ گیا تسلیم بھی خوشی سے جا کر اپنی

تیاری کرنے لگی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛صبا نے ناشتہ لا کر دیا اور خود کمرے سے چلی

گئی، زمان نے دلکش کو اٹھایا پر وہ ٹس سے مس

ناھوئی۔

؛دلکش اٹھو، زمان نے اسکا ھاتھ پکڑ کر ہلا؛

دلکش ویسے ھی لیٹی رھی ۔

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ہے جا رھا ھوں میں تمھیں چاچی

ھی ٹھیک کریں گی؛

وہ کہہ کر اٹھا دلکش نے فوری آنکھیں کھول لی۔

؛میری میڈیسن کون دے گا؟ تمھاری چاچی جان

کو نھیں پتہ انکا اور ناھئ آپکی صبا بہن کو پتہ

ھے نا آپکے چاچا جان کو؛ دلکش نے طنز سے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کہاوہ تھوڑاسا مسکرایااور واپس مڑا •

؛دلکش؛زمان نے نام لیااسنے آنکھیں نکالی

؛مسسز زمان بھی کہہ سکتے ھو ویسے؛

وہ اٹھی اور چلتی زمان کے پاس آ گئی•

؛مسسز کہوں گا تو پھر شوہر والے حق بھی

مانگوں گا اور تمکو وہ؛زمان کہتے چپ ھو گیا•

؛کھاو،زمان نے چائے کا کپ اور

ساتھ ٹوسٹ آگے بڑھائے؛

دلکش نے ایک نظر اسکو دیکھاوہ الجھا سا

لگ رھا تھا آخر اسکی اپنی غلطی تھی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

جسکو وہ ہر حال میں ٹھیک کرنا چاہتی تھی •

زمان کو بنا تنگ کیے دلکش نے ناشتہ کیا بلکہ

برانچ (صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا) کیا•

؛زمان نے میڈیسن اٹھائی دو گالیوں نکال کر

دلکش کو دوا اس نے ہتھیلی آگے کر دی جس پر

مہندی لگی ہوئی تھی کلر بھت پیارا آیا تھا•

؛زمان نے اسکے ہاتھوں کو بغور دیکھا جو

بھت پیارے لگ رھے تھے مہندی خوب

اپنا رنگ دیکھا رھی تھی• اپنی ہاتھوں

پر متوجہ زمان کی آنکھیں اسکو بھت

پیاری لگی آخر وہ مہندی دیکھنا چاہتا تھا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان نے گولیاں اسکے نازک ہتھیلی پر رکھ دی

اور پانی کا گلاس دیا؛ دلکش نے بنا ضد کے

میڈیسن لی، زمان نے ایک نظر اس کے سر اپے

پر ڈالی وہ کانچ سی تھی جو شور سے ٹوٹ

جاتی تھی زمان کو اس قدد دلکش پر پیار آرھا

تھا مذید وہ کنڑول نا کر سکا تو کمرے سے نکل

گیا• دلکش کو اسکا دور دور رھنا اب بھت لگ رھا

تھا وہ سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتی تھی سو انہی

قدموں وہ بھی زمان کے پیچھے گئ•

؛اوئے دولہا میاں کہاں جارھے ھو؟ ھم سے

تو مل لو یار تمھارے ابا میاں بھی نکل گئے

ھم دے ملے بنا یہ کیا بات ھوئی یار زمان؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ تیز قدم بڑھائے ہال دے ہو تا باہر نکلا تو

سامنے ماموں عنائت نے روک لیا ساتھ ھی

روبینہ اور ملک طاہر تھے۔

؛ماموں آپ سے مل کر چلا جاوں گا بتائیں

کیا حکم ھے ؟؛زمان ہنستا ھوا پاس چلا گیا۔

؛یار کوئی پارٹی شالٹی ھوتی ھے کوئی دعوت

ھوتی ھے تم سو کھی شادی کر کے بنا ولیمہ کے

ھمکو ایسے ھی راولپنڈی بھیج دو گے ؟؛

ملک عنائت نے آنکھ مار کر اسکو چھیڑا۔

ماموں ولیمہ تو آپ کے وہ تین دن والی رسم کے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بعد ھو گا باقی پارٹی وہ جب کہیں؛ زمان

نے ہولے سے کہا تو ملک عنائت قہقہہ لگا کر

ہنس پڑا •

؛او یار یہ پرانی رسیمیں تین دن الگ رھو

تین بعد سسرال جاو تین دن بعد چولہا چوکا؛

میں تمھاری مامی کو اٹھالایا تھا سسرال سے

بھئی شادی کی ھے پورا حق ھے اپنی منکوحہ

پر پھر یہ تین چار بٹہ والے کیس تو تیرے ماموں

نے یوں ھی ختم کر دیے تھے؛

ملک عنائت کی باتوں پر زمان ہنس ہنس کر وھاں

ھی بیٹھ گیا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ماموں تب مامی راضی تھی یہاں کیس الٹا ھے

آپکی بھتیجی کو میرے ساتھ جانا ھی نھیں ھے؛

زمان نے اونچئ آواز میں کہا وہ دلکش کو ہال میں

دیکھ رھا تھا۔

زمان کی بات پر وہ جل بل کر فوری باہر آگئی،

؛ماموں دیکھیں ذرا یہ بات کہہ کون رھا ھے ؟؛

؛ھاں تو سچ کہا ھے اتنا ھی ھوتا تو بنا بنائے

نا آتی،زمان نے مڑ کر اپنے پاس کھڑی دلکش

کو کہا اس کے پاس اب کوئی جواب ھی نا تھا؛

؛اچھا پھر لڑائی کر لینا زمان بیٹا آج رکو یہاں

تم بھی یہ بھی رسم ھے؛روبینہ نے تھال سا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پکڑا ھوا تھا اور وہ رکھ کر بولی۔

؛ھاں آج نھیں جا رھے تم میاں میں بھی یہاں

ھوں رات گپ شپ کریں گے؛ ملک عنائت نے

کہا۔

Urdu Novels Ghar

؛ماموں پر؛

؛کوئی پر شر نھیں میاں چپ چاپ چلو اندر؛

ملک عنائت اسکا ھاتھ پکڑ کر اندر لے آیا۔

دلکش کو تھوڑا سکون ھوا وہ بھی پیچھے آ گئی۔

اب مسلہ تھا اسکو راضی کرنا دلکش یہ ھی سوچ رھی تھی۔

؛سارا وقت زمان نے باہر نکال دیا وہ دلکش سے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دور دور ھی تھا پر یہ حرکت اب اسی پر بھاری

تھی وہ ہر وہ چیز پہن کر تیار ھو کر سامنے تھی

جو زمان کو پسند تھی •

؛رات کا کھانا کھانے کو سب جمع تھے،

روبینہ نے ٹیبل پر ہر چیز سجائی تھی،رونق

لگی ھوئی تھی سب موجود تھے پر دلکش نھیں

تھی اب زمان اسکو تلاش رھا تھا •

؛سنو صبا،زمان نے اشارے سے سکو بلایا•

؛کہا ھو ابھائی؟؛صبا نے فکر مندی سے پوچھا•

؛ملکہ جذبات کہاں ھے؟زمان نے گلا صاف کرتے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پوچھا وہ ہنس پڑی •

؛اپنے کمرے میں ھیں آپی انکی ڈریس کا پتہ

نھیں کیا بتا رھی تھی وھی ٹھیک کرنے لگی

ھے •

Urdu Novels Ghar

؛اچھا اسکو بلاو کھانا کھائے سب کے ساتھ؛

زمان نے موبائل کو دیکھ کر کہا •

؛زمان بھائی وہ شادی کے بعد فل ان ضدی ھو گئی

ھیں آپکی بات مانتی ھیں تو آپ جا کر لے آو•

صبا نے کہا اور آنکھ مار کر اٹھ گئی گھڑی کی طرف

دیکھ کر پھر بولی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان بھائی بس پانچ منٹ میں لائٹ ھونے لگی

آف اور آپی کو لگتا ھے آندھرے سے ڈر؛

؛زمان اسکی بات سمجھ گیا مسکرا کر اپنی جگہ

سے اٹھا اور دلکش کے کمرے کی طرف بڑھا •

زمان نے دروازے پر تھوڑا سا نوک کیا

پھر اندر داخل ھو گیا؛ وہ جوں ھی اندر

آیا دلکش اپنے دھیان لگی ہوئی تھی

دوپٹہ بیڈ پر تھا جو آدھا نیچے لٹک رھا

تھا جو فراک اسنے پہنی تھی اسکی کلیاں

اتنی تھی وہ کسی شاہی محل کی رانی

لگ رھی تھی؛ بال ایک طرف سے آگے

کیے ڈیپ گلا جس پر ڈوری لگی تھی

دلکش اسی کو بند کر رھی تھی •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان اسکے پیچھے کھڑا اسکی حرکت

دیکھ رہا تھا، تھوڑا آگے چل کر اسنے

دوپٹہ اٹھا کر بیڈ کر رکھا اور گلا صاف

کرنے لگا؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا ھے ؟؛دلکش نے چڑ کر پوچھا •

؛سب کھانا کھا رھے ھیں لینے آیا ھوں

چلو، زمان نے مسکراہٹ دبا کر کہا•

؛ایسے آجاو؟؛دلکش نے ڈوری چھوڑی

اور پلٹی زمان کی طرف،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛وہ پہلے ھی اسکے ہوش اڑا رھی تھی

اب تو یوں پلٹی آگ لگ گئی؛

؛ھاں ایسے بھئ آسکتی ھو بس یہ بال؛

زمان نے آگے ہو کر اسکے کاندھے سے بال ہٹا کر

پیچھے کر دئے تو کمر اور وہ ڈیپ گلا چھپ گیا•

؛چلو اب؛زمان نے اپنے بال شیشہ میں ٹھیک

کیے اور اسکو جانے کا کہا، دلکش نے بڑی سی

آنکھیں اور بڑی کر لی•

؛زمان؟ باہر ابو ماموں اور سب لوگ ھیں؛

؛ھاں تو کیا ھوا؟؛وہ بے دھیانی سے بولا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا؟ چلو پھر دوپٹہ بھی رہنے دیتی ھوں

وہ ویسے ھی چلتی زمان کو کراس کر کے آگے

نکلی؛ پر اگلے ھی لمحے اسکی گرفت میں

تھی ۔

؛بیوی کا ہار سنگھار شوہر کیلئے ھوتا ھے

اور جب شوہر نے ابھی تک دیکھا ھی نا ھو اپنی

وائف کو دل بھر کے تو وائف کو کیا جلدی ھے باہر

والوں کو اپنا آپ دکھانے کی؟؛ھاں؟

زمان نے اسکو بانہوں میں یوں لیا تھا وہ پگھل رھی

تھی، وہ اتنا پاس تھا پھر جھک کر اسکی ڈوری کو

باندھنے لگا اب دلکش کے بس کی نھیں رھی اسنے

آگے ھو کر زمان کو ٹائٹ ہگ کر لیا؛ وہ چاہکر بھی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسکو الگ نھیں کر سکتا تھا پھر وہ نازک سی پری

جس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا اس کے ٹوٹ

جانے کا خوف بھی اسکو تنگ کرتا؛ زمان اسکو بانہوں

سے الگ کرنے والا تھا لائٹ آف ھو گئی، دلکش

اور اسکے قریب ھو گئی تھی دونوں میں آئی دوری

اب ختم ھو گئی تھی؛ جنریٹر نے آن ھوتے ھی

زمان نے اسکو یاد دلایا وہ کس کام کو آیا تھا •

؛ دلکش الگ ھوئی اسکا چہرہ بالکل لال ھو گیا تھا؛

زمان کی نظر پڑی تو وہ نظریں چرانے لگی •

؛ وہ اسکی حالت پر مسکراتا تو لڑائی ھو جاتی

بیڈ سے دوپٹہ اٹھایا اور دلکش کو دے کر وہ کر جانے لگا

تھا جب اسنے پھر روک لیا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان سنیں؛ دلکش نے محبت پاش لہجے سے کہا۔

؛ ھمم کہو؛ وہ رکا اور دلکش پاس آگئی۔

؛ آنکھیں بند کریں، دلکش نے پاس ہو کر کہا ۔

Urdu Novels Ghar

؛یار کیا؟ سب انتظار کر رہے ھیں دلکش آو؛

وہ جانے لگا تھا دلکش پھر اندر چلی گئی۔

؛دلکش کیا ضد ھے؟ یار چلو اب کیا اٹھا کر لے جاوں؟؛

؛ھاں لے جاو؛ اٹھا کر ھی لے جانا اب،؛ وہ واپس

صوفہ پر جا کر بیٹھ گئی ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھالو کرلی آنکھیں بند؛بتاو؟

زمان اسکی ضد کے سامنے دوسری بات نا کر سکا۔

؛دلکش اٹھ کر پاس ھوئی اور زمان کے

گالوں پر ھونٹ رکھ دیے؛ایم سوری جانی پلیز مان جاو؛

وہ اسکے کندھے سے لگ کر بچوں سی سوری کرنے لگئ ۔

؛دلکش تم؛وہ بولا تو دلکش نے دوسرے گال پر بھئ

کس کر دیا،زمان کا سارا غصہ تو کب کا ختم ہو گیا تھا

اب جو مصنوعی ناراضگی تھی وہ بھی ختم ھو رھی تھی۔

کھانے کی ٹیبل پر سب تھے دلکش نے بامشکل

کچھ کھایا وہ بھئ زمان نے ڈانٹ کر دیا تھا؛

کھانے کے بعد سب چائے کا انتظار کر رہے تھے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اور دلکش کو ایک ہی کام تھا اپنے ہیبی کو راضی

کرنا، اب وہ ختم ہونے والے پر گرام سے چڑ رھی تھی۔

؛افف بس بھی کرو سب رات کے گیارہ ھو گئے ھیں؛

دلکش نے صبا کو کہا۔

؛ابھی تو ماموں اور زمان بھائی کی گیم چل رھی

ھے، آپ جاو سو جاو ھمیں تو مزہ آرھا ھے؛

صبا نے چائے کا کپ ڈش میں رکھا اور باہر آگئی۔

؛شادی کے بعد اتنا ان رومینٹک ھونا تھا تو بندہ

ناھی کرئے ساری میری لولائف خراب کر دی ھے

اوپر سے ماموں عنائت پھر تایا پھر میرے اماں ابا،

افففففف؛ زمان زمان مزے سے گیم کھیل رھے۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نئ شادی کا یہ حال ھے دو ماہ نکل کر کیا ھو گا؟؛

؛میں نے اس بندے کے ساتھ کیا کیا سوچا ھوا تھا

یہ سب کچھ بھول گیا ھے؟ مہندی تک نھیں دیکھی

اور تب جان نکل رھی تھی اسکی اب میری جان نکال دی

ھے؛ دلکش من ھی من جل بل کر آگ کا گولہ ھو رھی تھی۔

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

زمان کا انتظار کر کے وہ تنگ کر لیٹ گئی

پھر جب آنکھ کھلی وہ سامنے تھا۔

؛وھاں کیوں لیٹے ھو؟؛

زمان کو صوفہ پر دیکھ وہ چور

نظروں سے پوچھ رھی تھی ۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تمھارا کمرہ ھے اور جس قدر

تم مجھ سے خفا ھو یہ بھی بھت

ھے تم نے مجھے اندر تو آنے دیا

اب تمھارے بیڈ پر لیٹ جاتا پھر

ڈرامہ شو ھو جاتا کم از کم میں اپنے

سسرال میں شادی کے بعد کا پہلا

دن خراب نھیں کر سکتا؛

زمان نے سینے پر تکیہ رکھا اور سکون

سے آنکھیں بند کر لی• دلکش تپ گئی •

؛آیا بڑا سسرال میں پہلا دن خراب نھیں

کرئے گا فرسٹ نائٹ کا کباڑا کر کے مجھے

کہہ رھا ھے ڈرامہ نھیں چاہتا؛افف دل کر رھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھے سر پھاڑ دوں اسکا پتہ نھیں اسکو سمجھ

کب آئے گی؛ دلکش من ھی من زمان کو جلی

کٹی سنا رھی تھی کمبل جھاڑ کر وہ تکیہ زور

زور سے بیڈ پر مارنے لگی •

؛اب میرا غصہ اس غریب پر مت نکالو بیگم؛

زمان نے ہنسی کو روکتے ھوئے کہا •

؛بیگم ھاں بیگم بنا کر سارا پیار محبت عشق

بھول گئے ہو یہ دوسرا دن ھے اور تم؛ دلکش

کہتے رک گئی اور جا کر اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی •

؛دلکش تم خود ھی تو چاہتی تھی میں پاس

آؤں؛ زمان اسکو لسٹ میں سب بتانے لگا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛میں نے پاس آنے سے کب منع کیا ھے؟ تمکو کب

سمجھ آئے گی پہلے ھر بات جان جاتے تھے اب کیا

میں کہوں گی تو پتہ چلے گا تمکو مجھے کیا چاہیے؟

تم وہ زمان ھو ھی نھیں جسکو میں جانتی تھی؛•

وہ کہتے کہتے رونے والی ہو گئی اور کمبل منہ پر ڈال

کر لیٹ گئی• زمان جو اسکو تنگ کر رھا تھا اب اور

تنگ نھیں کر سکتا تھا وہ اٹھا اور دھیے قدموں سے

چلتا بیڈ کے پاس آ گیا کمرے کی لائٹ آف کر کے وہ

دلکش کی سائیڈ سے کمبل اٹھا کر اندر لیٹ گیا•

؛اب کیوں آئے ھو؟ جاو سو جا کر اپنے صوفہ پر؛

دلکش نے روتے ھوئے کہا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا چلو چلا جاتا ھوں، زمان تھوڑا سا اٹھا

تو دلکش نے اسکو کالر سے پکڑ لیا •

؛خبر دار جو اب دور گئے، جتنا تم نے مجھے

رولایا ھے ناں زمان اوپر سے تڑپا رھے ھو؛

کوئی اپنی وائف کے ساتھ یوں کرتا ھے؟

وہ بھی نئی شادی دو دن پورے نھیں ھوئے ابھی؛

دلکش اسکے سینے پر کھونی لگائے اسکو باتیں

سنا رھی تھی•

Urdu Novels Ghar

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

؛توائی کیوں تھی مجھے چھوڑ کر؟

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بتاو ذرا؟ بنا بتائے تم چلی آئی میڈیسن

تک وھاں چھوڑ آئی اور مجھے بھئ؛ زمان

نے اسکے آنسو صاف کرتے سینے میں پناہ دی •

؛ھاں تو میں ب کچھ کر سکتی ھوں تم نھیں،

کمبل اوپر کر کے وہ پر سکون ھو کر لیٹ گئ •

؛ھاں مجھے تو کچھ بھئ کرنے کی اجازت نھیں

ھے میں تو اپنی آبادی کا سوچ کر پریشان ھوں؛

زمان کی بات پر کھل کر ہنس پڑی اور پاس ھو گئ

؛اک تمھیں ھی تو حق ھیں سارے، پر ھاں ناراض

اور غصہ ھونے کے علاوہ، دلکش اسکے سینے پر

انگلیاں چلا کر بولی •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یار تم ناں، بس ابھی سو جاو ورنہ اس کیوٹ پن میں

سے کوئی حرکت نا ھو جائے؛ زمان نے شوخی سے کہا

اور پھر گھڑی کی سوئی تیز ھو گئی۔

اسلام آباد کا موسم اتنا گرم نھیں ہوتا

پہاڑوں کی وجہ سے آب وہوا تازہ رھتی ھے

رات ساری بارش ھوتی رھی تھی موسم

اور بھی خوبصورت ہو گیا تھا۔ موبائل کی

بیل پر زمان جاگا آنکھیں معل کر اسنے

ھاتھ بڑھا کر موبائل سائیڈ ٹیبل سے اٹھایا

اور ٹائم دیکھا صبح کے سات بج رھے تھے ۔

؛اسنے موبائل واپس رکھا اور اپنی پناہوں

میں سوئی دلکش کو دیکھا وہ گہری نیند

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

میں تھی ھاتھ ویسے ھی زمان کے گریبان

میں ڈالا ھوا دوسرا اسکے کاندھے پر رکھا

وہ سو رھی تھی، دوپٹہ پاس کے تکیہ پر پڑا

بال سارے ایک طرف بکھیرے ھوئے، گلے کی

وہ ڈوری جسکو زمان نے باندھا تھا وہ بے ترتیب

اسکی رات ک قصہ سنا رھی تھی،؛

؛زمان نے اسکا ھاتھ پکڑا اور وہ مہندی جس پر

دونوں کی لڑائی بھی ھو گئی تھی دیکھنے لگا،

بھت باریک سی بھت پیاری لگی تھی زمان

نے وہ اپنے ھاتھ اپنے ھونٹوں سے لگا لیا •

؛دلکش تھوڑا کسمسائی اور پھر حرکت

کر کے زمان کے سینے سے لیپٹ گئی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مائی سویٹ ھارٹ اٹھنے کا کوئی پلان نھیں

آج؟ اٹھ جاو دیکھو باھر بارش ھو رھی ھے؛

او باھر جا کر ناشتہ کرتے ھیں، دلکش جان؛

زمان اسکے بالوں پر ھاتھ سہلاتا ھوا اسکو

اٹھا رھا تھا •

؛زمان پانچ منٹ اور بس، دلکش تھوڑا اور

پاس ھو گئی اسکے ھونٹ زمان کی گردن

پر تھے؛

؛یار را اٹھو ناں، مجھے شاور لینا ھے پھر جانا

ھے اور آج میٹنگ ھے؛ زمان نے اسکو یاد کروایا•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کوئی نھئں جارھے کہیں بھئ چپ چاپ میرے

پاس رھو، ابھئ بارش بھئ ایجوائے نھیں کی؛

دلکش لیٹے ھوئے ھی شروع ھوگئ •

؛ایک تو تمھاری ضد، زمان نے کروٹ بدلی

اور دلکش بیڈ پر آگئ وہ اٹھنے لگا جب

دلکش نے پھر کالر پکڑ لیا•

؛کیا ھے ؟ کیوں بھاگتے ھو ؟؛

دلکش نے اپنے ھاتھ اسکی گردن پر

ڈال کر اپنے پاس کھینچ لیا تھا •

؛بھاگ نھیں رھا پر وہ جو روم سجایا ھے ناں

وھی یاد آرھا ھے، زمان نے شوخی سے کچھ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کہاوہ سمجھ گئی اور فوری گردن چھوڑ دی۔

زمان جھکا اور ماتھے پر پیار کر کے کھڑکی

کے پاس چلا آیا؛

؛اوہیلو مسٹر ہیبیٔ مجھے بھی دیکھنیٔ ھے

بارش لے کر جاو مجھے بھیٔ؛وہ بانہیں

پھیلائے بستر پر بیٹھی تھی زمان واپس

اسکے پاس آ گیا اور اٹھا کر کھڑکی کے پاس

لے گیا۔

ملک شہزاد اور تسیلم صبح ھوتے ھی ملک

طاہر کے گھر آ گئے تھے یہ ھی کوئی 10

کا ٹائم تھا جب باھر سب محفل جما کر

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بیٹھے تھے دلکش ابھی تک ملک شہزاد سے

نھیں ملی تھی، جسکا اسکو افسوس تھا۔

؛ناشتہ ایک ساتھ کیا سب نے تو تسلیم

نے ملک شہزاد کو اشارہ کیا وہ پھر چائے

کا کپ رکھ کر سنجیدہ سا ھو گیا؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا ھوا ابھا بھی سب ٹھیک ہے ناں؟

روبینہ نے پریشانی سے پوچھا؛

؛ھاں روبینہ سب ٹھیک ھے، تمھارے

بھائی کچھ بات کرنا چاھتے ھیں،

شہزاد صاحب بولیں آپ؛ تسلیم نے

چائے کا سپ لیا اور سکون سے بیٹھ گئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛وہ بات کچھ یوں ھے طاہر، میری وجہ سے

بچوں کی خوشیاں خراب ھوگئی میں بھت

شرمندہ ھوں میرے بھائی کیوں ناں ھم

اب سادگی سے رسمیں کر کے بچوں کی

رخصتی کریں میں اپنی بہو کو عزت سے لے جانا

چاھتا ھوں طاہر؛ ملک شہزاد نے شرمندگی سے کہا •

؛بھائی صاحب یہ کہہ کر آپ نے میرے دل کی کر دی

میرا مان رکھ لیا میں تو خود چاھتا تھا پر کہہ نا پایا

نیک کام میں دیر نھیں کرتے نکاح تو ہو چکا کل ھی

انکی رخصتی کر دیتے ھیں؛ ملک طاہر نے کھڑے

ہو کر کہا تو ملک شہزاد نے اٹھ کر اسکو گلے لگا لیا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ناشتے کی میز پر خوشیاں تھی اوپر ملک عنائت

بھی آگیا سبھی خوش گپوں میں لگ گئے ۔

؛جھولے ختم ھوں گے ھوں تو میں شاور لے لوں ؟؛

دلکش اسکی بانہوں میں جھول رھی تھی۔

Urdu Novels Ghar

؛یہ میری فیورٹ رائیڈ ھے؛

دلکش ھاتھ اسکی گردن کے گرد

کر بولی ۔

؛اچھا جناب ؟؛

؛ھاں جی؛ اچھا چلو فریش ھو جاو

میں جا کر ناشتہ بنا دیتی ھوں،؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش زمین پر لینڈ کر چکی تھی ۔

؛اونو؛

؛کہا ھوا؟ وہ اپنا دوپٹہ اٹھا کر بولی ۔

؛میں کونسا کپڑے لے کر آیا ھوں یار

اب گھر جا کر چینج کروں گا، تم ناشتہ

بنا دو میں پھر چلتا ھوں،؛

Urdu Novels Ghar

؛کیا مطلب میں ؟ مجھے کون لے کر جائے گا؟؛

وہ غوری ڈال کر پوچھنے لگی ۔

؛خود ھی ائی تھی اپنے ایک دن کے شوہر کو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سوتا چھوڑ کر اب خود آجانا اپنے سسرال؛

؛زمان۔۔ابھی تک ناراض ھو؟؛

وہ چلتی پاس آگئی •

؛ھوں تو صحیح پر یہ صورت ھے کہ

ناراض رھنے نھیں دیتی؛زمان کے گالوں

پر پیار کر کے بولا،باھر کوئی آیا ھے؟

Urdu Novels Ghar

؛ناں ماموں عنائت لوگ ھی ھیں؛

؛اچھا چکو باھر چلتے سب کے ساتھ

ملکر ناشتہ کرتے ھے اور تم سے بدلے

تو میں اپنے بیڈ روم میں ملوں گا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ ھممم بدلے! لے ھی نالینا کہیں؛

دلکش اب پھر کوئی بات یاد آگئی تھی

تو چڑ کر بولی؛ وہ ہنستا ھوا دیکھنے

لگا؛

؛ چلیں اب؟؛

؛ نھیں یہ پھر کھل گئی؛ اپنی بیک سے

ڈوری پکڑ کر وہ دکھ سے بولی•

؛ تم چینج کرواسکو ایک منٹ یہ

والا پہنوا بھی کے ابھی چینج کرواسکو؛

زمان ایک سادہ سا جوڑا نکال کر کھڑا تھا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یہ؟وہ آنکھیں بڑی کر کے بولی •

؛اسکو کیا ھے؟؛زمان نے ایک نظر جوڑے پر

ڈالی•

؛اس کے علاوہ نکال دوناں کوئی بھئ پر یہ نھیں،

دلکش نے زمان کے ھاتھ سے وہ جوڑا پکڑ کر بیڈ

پر رکھ دیا•

Urdu Novels Ghar

؛یہ کیسا ھے؟؛وہ ایک اور سوٹ نکل رد یکھا

رھا تھا •

؛ناں؛کچھ اور وہ مزے لیتی اسکو تنگ کر رھی تھی•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے تقریباساری ہی الماری چھان ماری دلکش

ہر ایک پرناں والا بورڈ لگا کر کھڑی تھی ۔

؛اب زمان کو سمجھ آیا وہ بس تنگ کر رھی ھے

پھر اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا وہ اسکی جانب

قدم اٹھانے لگا؛ دلکش اب معصوم کی شکل بنا کر

اسکو اپنی طرف اتا دیکھ گھبرا گئی۔

؛زمان کیا کر رھے ھو؟؛ وہ رک کر بولی ۔

؛یہ ھی باقی بچی ھے سو اسکو پہن لو

اب اور تو کچھ نھیں روم میں وائف صاحبہ؛

زمان نے آخری بٹن کھول کر ابھی ایک سائیڈ

سے شرٹ اتاری تھی وہ فوری اٹھ کر پاس

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آ گئ۔

؛بسس بسس؛ ابھی خود ھی کہہ رھے

تھے اپنا بیڈ روم یہ وہ اب خود دیکھو اور

میں آج جا رھی ھوں ناں ساتھ؛ دلکش

نے سارے بٹن واپس بند کیے اور بستر سے

پہلے والا جوڑا اٹھا کر باتھ میں چلی گئ۔

سلیمہ کو پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا تھا

دھوکہ اور چوری کا کیس ھوا تھا اس پر

اسنے خود بھی جذباتی پن میں اپنے گناہ کا اعتراف

کر لیا تھا۔

؛سلیمہ نے اتنا عرصی جو چالیں چلائی تھی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اب اسپر الٹی پڑ گئی تھی مشکل کے اس پل۔ جسکے

وہ سب کرتی رہی وہ اپنا فائدہ دیکھ کر نکل گئی؛

زئشہ کو دیکھ سے ھی سہی پر سمجھ آگئی

تھی اب وہ جاہل نومی کو ھی اپنا سب کچھ

مان چکی تھی اور اسکے ساتھ عالی شان

گھر میں مزے سے تھی ۔

Urdu Novels Ghar

؛ویسے بھی نکاح میں بھت طاقت ھوتی

ھے؛زئشہ اب نومی کے ساتھ ھی خوش

تھی یا اسکی دولت سے خوش تھی؟ ۔

؛دلکش چینج کرنے آئی تو دونوں ایک ساتھ باہر

نکلے وہ دونوں بھت خوش لگ رھے تھے۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ ھمم لگتا ھے دوستی ھو گئی ھے؛

صبا نے دونوں کو دیکھا تو مذاق کرنے لگی۔

؛ھاں بھئی ھو گئی دوستی، تمھارے آپی میں

جن آجاتے ھیں پھر وہ میرا خون خرابہ کرتے؛

زمان بھی صبا کے ساتھ مل گیا۔

؛اچھا ایک تازہ خبر ھے، اب پتہ نھیں

آپ کیلیے خوش خبری ھے یا اداس خبری؛

صبا منہ بنا کر بولی۔

؛اب کیا ھو گیا؟؛ زمان نے ماتھے پر ھاتھ رکھ کر کہا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛بتاو بھی اب کیا ھوا ھے؛ دلکش نے بھی پوچھا•

؛بات یوں ھے؛صبا نے سسپنس بڑھایا؛

دونوں نظریں جمائے اسکو دیکھ رھے تھے •

Urdu Novels Ghar

؛ارے بولو بھی؛زمان نے کہا •

؛خبر یہ ھے کہ تایا ابو اور باقی سب چاھتے ھیں

آپ دونوں کی رخصتی دوبارہ ھو؛صبا نے مزے سے کہا •

؛کیا؟؛دلکش اور زمان ایک ساتھ بولے؛

پھر ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے•

؛یار بیگم میں نا کہتا تھا تمھارے تایا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کبھی میری آبادی میں اصافہ ناھونے دیں گے؛

اب یہ کیانیاالوھے ؟؛زمان نے اسکو دیکھ کر کہا

دلکش ہنس پڑی، تھوڑااچھل کر اسکے کان میں

کچھ بتایا• جسکو سن کر زمان قہقہہ لگا کر ہنسا

اور وہ خود صبا کے ساتھ کچن کی طرف بڑھی•

Urdu Novels Ghar

زمان وھاں کھڑا ہنس رھا تھا

ماموں عنائت اسکو دیکھ کر پاس آ گئے•

؛ھاں بھئی دوسری بار گھوڑی چڑھے ھو

کیسا محسوس ھو رھا ھے ؟؛

؛کیاماموں یار، عجیب ھی شادی میری

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

چپ کر کے نکاح کیا آرام سے رخصتی بھی

کر کے بچے وچے پیدا کر کے آتا گھر کم از کم

میرا ولیمہ چار سو سال لمبا نا جاتا دوست

سر کھا گئے میرا اور آپ لوگ رخصتی قسطوں

میں کر رہے ہو؛ زمان تپ کر بولا۔

؛ ملک عنائت ہنس پڑا اوئے کاکے، تیرے

والد صاحب کا پلان ہے بھئی ہم تو لڑکی

دے چکے کل کی بجائے آج لے جا تمھاری بیگم

ہے؛ ملک عنائت بھی لڑکوں والے ٹھاٹ رکھتا

تھا تبھی زمان اور ملک عنائت کی دوستی تھی ۔

؛ لگتا ہے مامی سے کلاس لینا پڑے گی مجھے؛

زمان کہتا کچن کی طرف آ گیا۔ وہاں روبینہ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تسلیم اور ساتھ دلکش کھڑی تھی؛

؛آجا بیٹا ماں کو بھئ مل لے؛

؛زمان پاس آگیا؛امی یہ کیا سن رھا ھوں؟

؛وھی جو سچ ھے، تسلیم اور روبینہ ہنس پڑی۔

؛مطلب آپ لوگوں نے قسم کھائی ھے کہ نا

نائ بننا ھے نا ھی دادئ؟؛زمان نے ایک دم

کہا دلکش اسکا منہ دیکھتی رہ گئ آٹے

والا ھاتھ ماتھے پر رکھ کر وہ فوری شرم

سے دوسری طرف پلٹ گئ۔

روبینہ اور تسلیم سمیت اب صبا کا بھی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/

ہنس ہنس کر برا حال ھو گیا •

ان سب ہنستا دیکھ زمان کچن سے نکل کر

ملک شہزادلو گوں پاس چلا گیا•

؛ماں صدقے جائے میں تو چاھتی ھوں میرے

گھر پوتے پوتیوں کی ریل پیل ھو؛ تسلیم

نے پاس کھڑی دلکش کو گلے سے لگالیا•

؛تائی امی وہ؛ دلکش شرمائی سئ مشکل سے

بولی•

؛ھاں ھاں لے جاو ناشتہ آج کل زمان کا موڈ ویسے

ھی عجیب ھو گیا ھے ہر بات پر الٹا ریکٹ کرتا ھے•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تسلیم دلکش کو ھدیات کر کے واپس روبینہ ساتھ لگ

گئی؛ دلکش نے جلدی سے ڈش اٹھائی اور کچن سے

نکل گئی •

؛زمان سب کے ساتھ بیٹھا تھا اس نے آواز دے کر

بلایا تا کہ وہ ناشتہ کر سکے، زمان ٹس سے مس نا

ھوا دلکش کا دل کیا وھی ناشتہ خود کر لے •

؛ابھی چائے کا ایک سپ لیا تھا زمان آ گیا؛

؛میرا خیال ھے یہ ناشتہ میرے لیے بنا ھے ؟؛

دلکش سے چائے کا کپ پکڑ کر زمان نے ھونٹوں سے

لگایا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان کیا ھو گیا ہے ؟ کیوں ھر جگہ تمکو بچے یاد

آ گئے ھیں ؟ کچھ بھی کہیں بھی بول دیتے ھو شرمندگی

مجھے ھوتی ھے ؛ دلکش غصہ سے بھری بولی ۔

؛کیا مطلب کچھ بھی ؟ یاد کرو وہ دن جب منگنی ھوئی

ویسے میں وہ پہلا انسان ھوں جسکی شادی کے بعد

منگنی ھوئی ، پر اس دن کہا تو تھا مجھے فیملی بنانی

ھے ؛ دلکش حقا بقا رہ گئی اسکی بات پر پر مک مار کر

بولی ۔

؛میری بھی اسی دن منگنی ھوئی ھے مسٹر ہیبی ، اور

فیملی ؟ مجھے لگا تم مجھے کہہ رہے ھو میں تو اسی

بہانے جلدی سے ھاں کر دیا تھا ؛ مجھے کیا پتہ تھا تم

بچوں کیلئے اتنا ڈسپیرٹ ھو وہ بھی شادی کے دو دن بعد

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھئ افففف میرے سارے رومانس کا بیڑا پہلے ھماری فیملی

نے غرق کر دیا اب تم کثر پوری کر دو •

؛دلکش تمھیں بچے نھیں چائیں ؟؛

زمان نے مصمومی سے پوچھا•

؛زمان تم سے بڑا بھی کوئی بے بی ھے ؟

مجھے چائیں جانی پر اتنا جلدی نھیں جتنا

تم چاھتے ھو زمان ابھئ تک مجھے احساس

نھیں ھوا کہ ھاں میں شادی شدہ ھوں• تم میری

فیلنگ نھیں سمجھو گے ؛دلکش دکھی سی وھاں

سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی جب خطرے کی

گھنٹی بجئ صبا ایک نیا پیغام لے کر آگئ تھئ•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ سب کے درمیان بیٹھے تھے، چاروں

طرف ساری فیملی جمع تھی اب کیا

نیا بمب پھوڑنے والے تھے زمان تو

انتظار میں تھا سب کا سناٹا دیکھ

کر وہ دلکش کو ابرو چڑھا کر پوچھ

رہا تھا اسکو بھی کچھ پتہ نہیں تھا

دونوں نے لمبا سانس لیا اور سب کا

منہ دیکھنے لگے۔ پوری فیملی یوں

مصروف تھی جیسے ملک کی کوئی

خاص ذمہ داری مل گئی ھو۔ زمان نے

منہ پر ھاتھ رکھا اور جمائی روکی۔

آخر سب انکی طرف متوجہ ھوئے۔

ہاں تو یہ طے کیا ہے ہم سب گھر

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

والوں نے تم دونوں کی واپس شادی

ھو گئ دلکش ہفتہ ادھر رکے گئ تا کہ

ساری رسمیں دھوم دھام سے ھوں

اور زمان تم ھمارے ساتھ گھر چلو گے

گھوڑی پر آنا دلکش کو لینے؛

Urdu Novels Ghar

جوں ھی ملک شہزاد نے اپنی بات ختم

کی زمان کا دل کیا وہ سر پھاڑ لے۔

؛یہ کونسی شادی ہے؟ جہاں میاں بیوی

کو ملنے ھی نھیں دے رہے ھو؟ کبھی یہ رسم

کبھی وہ رسم تو چلو کبھی واپس سے سب دوبارہ

یہ میری زندگئ ہے کوئی فلم نھیں ھے جو کاٹ

چھاٹ کر کبھی یہ کبھی وہ، تنگ آگیا ھوں میں

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آپ کا خاندان آپکی یہ رسم وہ رسم آپکا گھوڑا

آپکو مبارک ھو میں جارھا ھوں اپنی بیوی کو لے کر

کسی ھوٹل میں رہ لیں گے کم از کم احساس تو

ھو کہ شادی شدہ ھوں، یہاں دن بعد میں ختم ھوتا

میری شادی نئے سرے سے شروع ھو جاتی ھے؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان بھرا بیٹھا تھا وہ بولتا ھی گیا دلکش اس کے

فر فر بولنے پر صدقے واری جارھی تھی۔ اتنے میں

زمان نے اسکا ھاتھ پکڑا اور کھڑا ھو گیا۔

؛چلو دلکش اپنا سامان پیک کرو ھم ابھی نکل رھے

کسی ھوٹل میں سکون سے رہیں گے تو صحیح۔ جب

دو سے تین ھو گئے تب آجائیں گے ایم شوریہ لوگ

تب بھی ھماری شادی دوبارہ رکھ لیں گے۔ کہ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛بے بی بڑا ھو گیا مزہ نھیں آیا چلو اب دوبارہ

کرو شادی؛

؛زمان کا اتنا کہنا تھا ساری فیملی قہقہہ لگا کر

ہنسی اور ہنستے ھی گئے،

؛یار ھم کل کر رہے ھیں تمھاری رخصتی دوبارہ

پھر یہ سارا کھیل تماشہ ختم اب کل تک کا تو

انتظار کر سکتے ھو ناں ؟؛

ملک شہزاد نے وثوق سے پوچھا زمان نے دلکش کا

ھاتھ چھوڑ دیا اور خود وھاں سے چلا گیا• وہ جانتی

تھی زمان غصے سے گیا سب کے سامنے اسکے پیچھے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ناگئی پر پریشان ھو گئی تھی ۔

؛زمان جاچکا تھا دلکش خود بھئی اپنے کمرے میں

چلی گئی تھی۔ اور جاکر کمرہ لاک کر لیا تھا۔

ھم نے بچوں کی خوشیوں کا مذاق بنا دیا ھے

اس سے اچھا تھا وہ واقعی الگ رہ لیتے۔

نکاح کیا دونوں نے پھر بھئی ھماری باتوں کے

مان کو وہ اپنا رشتہ نھیں شروع کر پا رھے یہ

باتیں اچھی نھیں؛سب بیٹھے تھے جب

ملک عنائت نے دھیمے سے کہا۔

؛بالکل بھائی عنائت آپ نے درست کہا ھے؛

تسلیم نے بھئی کہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛سب میری وجہ سے ھو رھا ھے، اس دن

میں بے وقوفی نا کرتا تو یہ سب نا ھوتا•

ملک شہزاد نے شرمندگی سے کہا•

؛جو ھوتا ھے اچھے کیلیے ھوتا ھے بھائی

اسی میں کچھ ھو گا جو سب کیلیے اچھا ھو گا •

؛ھاں طاہر پر کل زمان کی میٹنگ ھے وہ لاہور جا رھا

ھے جہاں تک میں جانتا ھوں وہ کام نھیں چھوڑے گا

ھم نے کل کا کہہ تو دیا ھے پر کل دیکھو اب •

؛اچھا ایک مشورہ ھے کل میں بھی روالپنڈی واپس جا رھا

ھوں تو کیوں ناں آج ابھی اسی وقت بچوں کی رخصتی کر

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دیں کل سے بھلا آج اور آج سے بھلا ابھی سارے معاملے

حل ھو جائے پھر پرسوں ولیمہ رکھ لو تا کہ سب لوگ آجائیں؛

ملک عنائت کی بات پر سارے ھی متفق ھو گئے تھے

سب اٹھ کر ایک دوسرے کو گلے مل رھے تھے•

پر دولہا دولہن ناراض ھو کر اپنے اپنے کمروں میں بند •

؛فون کیوں نھیں اٹھا رھے تھے ؟؛

دلکش نے پہلا سوال کیا •

Urdu Novels Ghar

؛روم صاف کر رھا تھا؛

بھت سنجیدہ جواب آیا •

؛کیوں روم کو کیا ھو گیا جو صاف کر رھے

تھے ؟بتاو کیا کر رھے تھے زمان ؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش کیا کروں گا؟ یہ پھول پتیاں اتار رہا

ھوں سارا کمرہ بھرا ھوا ھے؛

زمان نے الجھے سے لہجے سے کہا •

Urdu Novels Ghar

؛زمان؛

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

؛بولو؟؛

؛مجھے تم سے ابھی ملنا ھے؛ دلکش

نے فرمائش کی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یار ابھئ تو خوار ھو کر نکلا ھوں؛

واپس نھیں آرھا میں ویسے بھی کل

میٹنگ ھے میں کچھ دن لاہور رکنے والا

ھوں تماشہ بنا کر رکھ دیا ھے زندگی کو؛

زمان نے الجھن کر کہا دلکش اسکی حالت

سمجھ سکتی تھی •

Urdu Novels Ghar

؛مجھ سے کیوں ناراض ھو؟ میرا بھی تو

برابر حال ھو رھا ھے، پر ابھی آجاو پلیز؛

دلکش نے اسکا موڈ اچھا کرنے کو کہا •

؛یار میں نھیں آرھا واپس گھر؛

زمان نے فوری جواب دیا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛مسٹر زمان ایم یور وائف اوکے ؟

چھت پر ویٹ کر رھی ھوں پانچ منٹ

میں آجاو بسس میں جا رھی ھوں اوپر

اور وہ بلیو کرتا پہن کر آنا وھاں ھی ہنگ ھے؛

Urdu Novels Ghar

؛دلکش۔۔دلکش سنو یار؛

زمان کچھ بولتا دلکش نے کال کاٹ دی تھی •

؛اس کے پاس کافئ عرصہ ایک شیفون کی ساڑھی

پڑی تھی جسکو روبینہ نے کبھئ پہننے نھیں دیا

تھا کہ جب شادی ھو جائے تو شوہر کی مرضی

پر پہن لیا، دلکش نے وہ ڈبہ نکالا اور ساڑھئ

کھول کر دیکھی وہ واقعی بھت پیاری تھی ہلکا

کچا پیلا اور ہلکا سبز مکس رنگ جس پر پرنٹ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھوا تھا بھت ھی نفیس ساڑھی تھی، دلکش نے

وہ نکال کر پہننا شروع کی پہلے کو سمجھ نا

آئی پر پھر کوشش کرتے پہن ھی لی؛

؛ہلکا سا میک اپ کرنے کے بعد اسنے زمان کی

دی ھوئی رنگ پہنی اور وہ لاکٹ جو زمان نے ھی

منہ دکھائی میں دیا تھا وہ پہن کر وہ بالکل تیار تھی •

؛فلیٹ جوتا پہن کر وہ ساڑھی کا پہلو ٹھیک کرنے

لگی پھر شیشہ میں خود کو دیکھ کر وہ زمان کا

سوچ رھی تھی، 《دلکش قد کاٹھ میں زمان کے

کندھے تک آتی تھی وہ اکثر ھی فلیٹ جوتے کو

ہیل پر ترجیح دیتی تھی اسلیے آج بھی نارمل جوتے

میں تھی• 》

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛باھر کچھ تیاریاں چل رھی تھی دلکش نے دل میں

شکوہ کیا؛ اچھا خاندان ھے ناسوتا ھے نا کسی کو

ملنے دیتا ھے بچیارا میر ازمان افف اب کیا کروں باھر

گئی تو سب نے پکڑ لینا ماموں عنائت ھاں ماموں سے

ہیلپ لیتی ھوں وھی اس جلاد فیملی سے بچائے گے •

ہیلو ماموں ہیلپ چاھے زمان ناراض ھے

اور کل اسنے لے جانا لاھور اوپر سے گھر

میں جو ھو رھا آپ جانتے ھو مجھے اس سے

ملنا ھے وہ چھت پر آرھا ھے میری مدد کر دیں

مجھے چھت تک پہنچنا ھے ماموں پلیز کچھ کرو•

؛لو یہ بھئ کوئی کام ھوا تم ہال سے نکلو میں سبکو

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دوسرے کمرے میں لے کر جاتا ھوں پر جلدی بھاگ جانا

چھت پر تمھارے سسر کے کان بھت تیز ھیں؛

؛ٹھیک ھے ماموں؛ دلکش نے خوشی سے فون بند

کیا اور ہولے سے اپنے کمرے سے چھانگ کر باھر

دیکھا معاملہ صاف تھا وہ دبے قدموں نکلی اور

بھاگ کر ہال سے ھوتی سیڑھیوں تک پہنچی

ایک تو ساڑھی پہنی تھی بھاگنا بھی مشکل؛

؛تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر دلکش نے اوپر

کا دروازہ لاک کر دیا اور سکون کا لمبا سانس لیا

اب بس زمان کا انتظار کر رھی تھی؛

؛دلکش؟ یہ تم ھو؟؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ابھی وہ سیدھی ھی ھوئی تھی پیچھے سے

زمان کی آواز پر چہرے پر مسکان چھائی •

؛کیوں اب اپنی وائف کو پہچان بھی نھیں سکتے ؟؛

وہ پلیٹ اور جا کر زمان کی گردن کے گرد بانہیں

ڈال کر کھڑی ھو گئی•

؛خیریت ھے ؟؛اسکو تیار شیار دیکھ کر زمان

نے پیار سے پوچھا •

؛ناں بالکل خیریت نھیں ھے، میرے دشمن جان

میرا ون اینڈ او نلی ہیبی ناراض ھو کر لاہور کو نکل

رھے اتنی پیاری وائف کو چھوڑ کر؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے گھیرا تنگ کیا اور بالکل زمان سے لپٹ

گئی اور اسکے کان میں ہولے سے بولی۔

؛دلکش؛زمان نے مدھم سا نام لیا۔

؛دلکش تھوڑا ہٹی اور آمنے سامنے

بالکل اسکی نظروں میں نظریں ڈال کر

اسکو دیکھنے لگی؛

؛یو نو ائی لو یو زمان،جو بھی ہوا یا جو بھی

ابھی ہو رہا ہے اس میں میری بھی غلطی ہے

پر میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا؛

؛دلکش میں تمھیں کب قصوروار ٹھہرایا ہے؟

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان اسکی ندامت پر فوری بولا •

؛پر ناراض ھو کر جاتو رھے ھوناں،؛

دلکش نے روہنسی سے بولی •

؛زمان کو اس پل دلکش پر بھت پیار آیا

اسنے اب نوٹ کیا وہ ساڑھی پہن کر آئی ھے

زمان نے اپنے ھاتھ جوں ھیٔ اسکی کمر پر رکھے

وہ بے اختیار ھوتی اسکی بانہوں میں چھپ گئ•

؛اور یہ ساڑھی ؟؛اپنے ھاتھوں کی حرکت سے

وہ اسکو بھت قریب کر کے بولا•

؛آفکورس تمھارے لیے پہنی ھے،امی کہتی تھیٔ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

شادی کے بعد اپنے شوہر کیلیے پہن لینا تو پہن لی؛

؛زمان سنئں؛وہ آنکھیں بند کیے اسکے کندھے سے

سر لگا کر کہتی زمان کی پناہوں میں تھی •

؛بولیں جناب؛زمان اسکے ھاتھ تھام کر کہا •

وہ تھوڑا اسکی پناہوں سے نکلی اور زمان کے ساتھ

چلتی چھت پر پڑی اسی چارپائی پر آگئی زمان

کو بیٹھا کر وہ آل موسٹ اسکی گود میں تھی •

اسکے چہرے کو اپنی ھاتھوں میں تھامے دلکش

نے باری باری زمان کی آنکھوں پر پیار کی مہر لگائی •

؛مجھے پتہ ھے میری اس بات پر تھوڑا اپ سیٹ ھو

وہ جو میں نے کہا تھا بے بی کے بارے میں،زمان

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

یونو مجھے بچے پسند ھیں اور آپکے ساتھ سب کچھ

ھے، پر ھماری فیملیز اور یہ سارا وقت • جانتے ھو اس دن

میں کتنا خوش تھی وہ لہنگا، ساری تیاری صرف اور

صرف آپکے لیے تھی زمان میں کیوں اپنا وہ اھم دن اسطرح

مجھے وھی واپس چاھے ویسا ھی سب،؛ دلکش اسکو

سب نم آنکھوں سے بتا رھی تھی •

؛ دلکش میری جان چھت پر ساڑھی وہ بھی ایسے موسم میں

یعنی میری وائف کو یہ مچھر مکھی بھی دیکھے ؟؛

تم اپنے نام کی طرح ھو جانے من اور اس وقت اور بھی

قیامت ڈھا رھی ھو؛ مجھے تم سے کوئی شکوہ نھیں

نا کبھی ھو گا اور تمھاری فیلنگ سمجھ سکتا ھوں •

جیسا تم چاھو گی ویسا ھو گا پر تمھیں اداس نھیں

دیکھ سکتا اسلیے رونا نھیں؛ اور مہندی اس رات میں

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نے دیکھ لی تھی؛اسکا ھاتھ ھونٹوں دے لگا کر وہ

شوخی سے بولا •

؛اور کیا دیکھا تھا؟؛دلکش اپنا سر اسکے ماتھے

سے جوڑ کر پوچھنے لگی• زمان نے گود میں بیٹھی

دلکش کو اپنے ساتھ لگا لیا اور دوسرے ھاتھ سے

اسکے بال ایک طرف کر کے گردن پر ھونٹ رکھ دیے؛

؛یہ؛وہ اسکے کان میں بولا دلکش سمیٹ کر اور پاس

ھو گئی؛

؛اور؟؟؛دلکش نے خماری میں پوچھا •

؛تمھیں واقعی سننا ھے؟؛زمان نے جھٹکے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سے اسکو خود پر گرا اور چارپائی پر لیٹ گیا •

؛ھاں بتاو؛ دلکش اسکی پناہوں میں تھی•

؛اس کیلیے تمھیں کروٹ بدلنا ھو گی پر ساڑھی

میں چارپائی چھوب جائے گئ میری نازک پری

وہ ھمارے روم میں پوچھ لینا سب بتادوں گا؛

؛مجھے ابھی سننا ھے زمان؛ دلکش کروٹ

بدل کر بولی؛ زمان کے چہرے پر مسکان چھائی

وہ اسکی پشت پر جھکا اور اپنے ھونٹ رکھ

دیئے،

؛اور بیک پر یہ تل؛ اب آگے مت پوچھنا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے گھمبیر لہجے میں کہا اور اسکو

واپس اپنی بانہوں میں بھر لیا •

؛خبر دار جو آئندہ یوں ساڑھی پہن کر کھلے

میں بلایا، تم بھی فیملی کی طرح قسطوں میں

اپنے شوہر کو تڑپا رھی ھو؛ زمان نے ہنس کر کہا•

؛اور جو خود تڑپا رھے ھو وہ؟؛ دلکش کہا

تو زمان نے حیرت سے دیکھا• پر اگلے

ھی لمحے دلکش نے اسکے ھونٹ کو قید

کر لیا وہ کچھ بھی بول نا سکا•

نیچے سے آتی آوازوں پر وہ فوری اٹھی

زمان سے الگ ھوئی اور سیڑھیاں اترنے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

لگی تھیٔ پر سامنے سبھی کھڑے تھے

وہ ڈر گئی ایک تو آندھرا بھی تھا۔

؛دلکش اپنے جناب کو بھیٔ آواز دو اسکو

ساتھ لے کر آو ھم ابھیٔ تم لوگوں کی رخصتی

کر رھے ھیں؛روبینہ نے چھیڑ کر کہا ۔

؛زمان چلتا سامنے آگیا،

؛شکر ھے چاچی آپ نے کوئی اچھی خبر

دی چلیں جلدی کریں نیک کام جتنا جلدی

ہو اچھا ھے؛

زمان سیڑھیاں اترتا اسکے برابر آگیا پر

دلکش کو جما دیکھ وہ اشارے سے پوچھنے لگا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تب دلکش اپنی ساڑھی کی طرف اشارہ کیا۔

؛زمان نے پیچھے سے برابر کور کرتے ھوئے

خود اسکے سامنے آگیا؛

؛زمان ساری فیملی ھو گی میں اب چینج کیسے

کروں؟ دلکش نے معصومیت سے کہا۔

؛کچھ نھیں ھوتا میں نے کور کر دیا ھے بس

پانچ منٹ کی بات ھے ابھی ھم نے اپنے روم

میں ھونا پھر میں ہیلپ کر دوں گا؛

وہ بڑے مزے لیتا بولتا تو دلکش نے ہلکا سا

مکا اسکے بازو پر مارا اتنے میں سب آگئے۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛چلیں یہاں سے ملنا شروع کریں چاچی،؛

زمان نے سبکو لائن میں کھڑے دیکھ کہا۔

؛دلکش کے ساتھ چلتا ھوا وہ سب سے ملا

سبکو ملنے کے دلکش بھاگ کر اپنے کمرے

کی طرف چلی گئی اپنا کچھ سامان جو وہ

کل ھی پیک کر چکی تھی اور ساتھ چادر کاندھے

پر ڈال کر باھر آئی واپس سب سے ملکر وہ زمان

کے سنگ ملک شہزاد کی لائی ھوئی گاڑی میں

بیٹھے اور سڑک کراس کر کے گاڑی رومنٹ میں

ملک شہزاد کے گھر داخل ھو گئی ۔

؛تسلیم گھر پر انکا انتظار کر رھی تھی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رات کے 1 ھونے کو تھے تسلیم نے رسم کل پت

چھوڑ دی اور پیار سے دونوں کو گھر پہلا قدم

رکھنے دیا• ملک شہزاد نے بھی دلکش کو گلے لگا

کر معافئ مانگ لی اور تحفہ میں سیٹ دیا؛

Urdu Novels Ghar

؛ملک شہزاد ابھی اور باتیں کرنا چاھتا تھا پر

زمان کی بار بار گھڑی پر پڑھتی نظر کو دیکھ

کر سمجھ گیا اور انکو بیڈ روم میں جانے کا کہہ

کر خود ہنستا ھوا اپنے کمرے کی اور رچلا گیا •

؛زمان ابھئ تایا ابو نے بات کرنی تھی، کیا

ھے آپکو؟؛ دلکش نے اسکی اچھل گود دیکھ

کر پوچھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تمھارے تایا کے پاس بھت وقت ھے سارا

دن ھے کرتی رھنا باتیں صبح دس بجے

تمھارے شوہر نے چلے جانا ھے کام پر

اب کیا میری ھر رات خراب ھو گئ ؟؛

زمان نے محبت پاش لہجے میں کہا اور

اسکا ھاتھ تھام کر سیڑھیاں چلتا اپنے

بیڈ روم کی طرف آ گیا •

؛کمرے میں ابھی دلکش نے پہلا قدم رکھا تھا

جب زمان نے اسکو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا اور

لے جا کر بیڈ پر بیٹھا دیا• خود کچھ تلاش کرنے لگا •

؛زمان کیا تلاش کر رھے ھو ؟؛

دلکش اسکی افراتفری دیکھ رھی تھی •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کچھ لیا تھا تمھارے لیے اب نھیں مل رھا

ایک تو گم ھو جاتا سب کچھ ؛زمان نے بچوں کی

سی شکل بنائی دلکش کو ہنسی آگئی۔

؛اچھا مجھے کچھ نھیں چاھیے سوائے آپکے

تو یہ تلاش بند کرو اور میرے پاس آو مجھے

بھت ساری باتیں کرنی ھیں؛چادر اتار کر

دلکش نے کرسی پر رکھ دی اور خود اپنی ساڑھی

کا وہ پلو ٹھیک کرنے لگی ۔

؛بس باتیں؟؛زمان نے حیرت سے پوچھا ۔

؛ھاں بس باتیں؛دلکش نے کمر پر باندھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھوا پلو ہٹا کر کہا اور لیٹ گئی؛

؛زمان خماری میں چلتا ھوا اسکے پاس

آ گیا تھا ابھی اسکے کچھ میٹر دور تھا

جب دلکش نے اسکو کالر سے پکڑ کر

اپنے قریب کر لیا اور لائٹ آف کر دی •

صبح کی تیز روشنی کمرے کی کھڑکی

سے ھوتی اندر ذرا سی چھائی زمان کی

آنکھ کھل گئی• خود کو قید میں پا کر وہ

کچھ دیر مسکراتا رھا پھر اپنی بانہوں

پر سوئی دلکش کے بالوں سہلاتا رھا•

؛وہ زمان کی شرٹ پہنے ھوئے اسکی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پناہوں میں پر سکون سو رھی تھی،

زمان نے ایک اسکی کمر اور دوسرا

ھاتھ آگے بڑھا کر دلکش کے ھاتھ میں

کر دیا وہ ایک دوسرے بھت پاس تھے •

Urdu Novels Ghar

؛زمان کو پوری رات کا قصہ بار بار

نگاہوں کے سامنے گھومتا دکھائے دیا

وہ بڑے پیار سے دلکش کو پیار کرتا

اسکو اٹھانے کی کوشش کر رھا تھا •

؛دلکش صبح ھو گئی میری جان، اٹھو؛

کمبل سے اسکو ڈھانپ کر زمان نے

کان کے پاس ھو کر کہا دلکش نے حرکت

کی اور واپس اسکی بنیان تھام کر آنکھیں

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بند کرلی •

؛جان لیٹ ھو جاوں گا،؛زمان نے درخوست کی

؛میں نے کہا تھاناں سوچ کر پاس آنا پھر میں

جانے نھیں دوں گی،اور آج ابھی بھی میرے ھو؛

دلکش اسکو چھوڑنے کو تیار ھی نا تھی•

؛اچھا جلدی آجاوں گا بے بی اھم ھے ناں

بس یوں گیا یوں آگیا؛زمان نے سمجھاتے

ھوئے کہا •

؛اسکی بات پر دلکش نے اب آنکھیں کھول

کر زمان کو دیکھا،اور پھر آنکھیں بند کرلی•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اب کیا ھوا؟؛زمان نے ہنس کر پوچھا •

؛مجھے پہلی بار تم سے شرم آگئی ھے؛

دلکش نے ہولے سے کہا پر زمان کی ہنسی

چھوٹ گئی •

Urdu Novels Ghar

؛پر کیوں ؟؛دلکش ؟زمان نے اسکا تھام

چوم کر پوچھا •

؛آپکو نھیں پتہ ؟؛

؛نھیں مجھے تم سے سننا ھے؛

ویسے یہ کبھی اپ کبھی تم۔کا کیا چکر ھے ؟

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے اسکو مذید پاس کرتے پوچھا۔

؛تم تب کہتی ھوں جب دوست بھی ھوتے ھو

اور آپ تب جب مجھے بھت پیار آئے تم پر

ہیبی ھو تو اچھا لگتا ھے کہنا؛اسکی گردن پر

انگلیاں چلاتی دلکش نے وضاحت دی۔

؛ائی لو یو یار؛مجھے کبھیٔ احساس نھیں

تھا مجھ سے اتنی محبت کرنے والا بھی کوئی

ھو گا سارا بچپن ھم نے لڑائی میں گزرا ھے پر

مجھے تم اچھیٔ لگتی تھی اور جب میرے چوٹ

لگی تھی تم کتنا روئی تھیٔ؛زمان پرانی باتیں۔یاد

کر رھا تھا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛وہ اتنا گہرا رخم تھا ابھی بھی نشان ھے مجھے

تو رات پتہ چلا تم نے مجھے بتایا کیوں نھیں ؟؛

دلکش نے شکوہ کیا تو زمان نے بات پکڑ لی۔

؛تمھیں کیسے پتہ چلا ؟؛ زمان نے پوچھا

؛وہ رات تم نے شرٹ آف کی تو !__

دلکش کہتی ھوئی رک گئی پھر واپس مکا

مار کر ہنس پڑی۔

؛زمان کیا ھے یار، نھیں کرو ناں،؛

؛اچھا نھیں تنگ کرتا ابھی میں شاور لے لوں ؟

مجھے جانا ھے ناں بے بی پر وعدہ جلدی آجاوں گا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھمم اوکے؛پر شام سے پہلے آجانا پلیز؛

دلکش اٹھ کر کہا۔

؛ھاں آجاوں گا؛اسکے گالوں پر پیار کر کے زمان

باتھ کی طرف بڑھا۔

زمان باتھ لے کر باھر آیا دلکش بیڈ ٹھیک کر رھی تھی

زمان نے گیلا ٹاول وھاں ھی ہنگ لیا اور جا کر دلکش

کو ہگ کر لیا ۔

؛زمان،بے بی مجھے بھئ بھیجا دیا؛

؛مجھے پتہ ھی نھیں تھا میری ون ائن اونلی

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وائف میری ٹی شرٹ میں اتنی کیوٹ لگے گی؛

دلکش کی گردن پر اپنے ترھونٹ لگائے وہ

پیار سے بولا •

؛زمان میں بتا رھی ھوں اب جانے نھیں

دوں گی اب باز آجاو؛ دلکش نے تلملا کر کہا •

؛اسکے باندھے بال کھول کر زمان اسکو اٹھا

کر اپنے کپڑوں پاس لے گیا• ؛کیا پہنو؟؛

؛میرے علاوہ کچھ نھیں؛ دلکش اسکو

ویسے ھی پکڑ کر باتھ میں لے گئی•

گرے رنگ کا جوڑا زیب تن کیے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش اور بھی دلکش لگ رہی تھی

ہلکا سا کاجل لگا کر اسنے اپنی رنگ

پہنی، ہاتھوں پر ابھی تک مہندی لگی تھی

کلائی پر چوڑیاں سجا کر وہ الماری سے اپنا

دوپٹہ نکال کر بالکل تیار کھڑی تھی اور زمان

اپنا والٹ ڈھونڈ رہا تھا وہ دلکش کو آوازیں

دے رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

؛کہاں رکھا تھا؟؛ دلکش نے بیڈ سے تکیہ اٹھا

کر پوچھا۔

؛پتہ نہیں، یاد ہی تو نہیں ہے یار؛ زمان

نے سر گجا کر کہا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا ھے زمان سارے بال خراب کر لیے ھیں؛

دلکش نے آگے بڑھ کر اسکے بال بنائے •

؛ھاں یاد آیا میں نے چینج کیا تھا تو پاکٹ سے

نکالھئ نھیں تھا اسی شارٹس میں ھو گا •

زمان کو یاد آیا تو وہ باتھ کی طرف بڑھا•

؛زمان میں جارھئ ھوں کچن میں ناشتہ بنانے

پلیز اب آجانا، پھر کہو گے لیٹ ھو گیا ھوں اور

یاد ھے ناں جلدی آنا ھے؛ دلکش اسکو رات کا

ووعدہ یاد دلا کر بولی؛

؛ھاں ھاں یاد ھے، آجاوں گا اگر جانے دو گی تو؛

زمان نے والٹ کورٹ کی جیب میں ڈالا اور چلتا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھوا دلکش کے پاس آ گیا؛وہ دروازے کے پاس ھی

کھڑی تھی زمان نے جھک کر دلکش کی گالوں پر

پیار کیا تھوڑا حرکت کرتا وہ ھونٹوں پر پہنچ گیا

دلکش کی نازک کمر پر گرفت ڈالے زمان نے اسکو

اٹھا کر اپنے برابر کیا اور ھونٹوں کو قید کر لیا۔

پھر اسکی کلائی پکڑ کر دروازہ کھلا اور نیچے بڑھا۔

Urdu Novels Ghar

ناشتے کی میز پر زمان کا پورا دھیان دلکش

کی طرف تھا۔ وہ چائے بنا رھی تھی پر زمان

کا یوں یک ٹک دھیان اسکو الجھا رھا تھا،

؛زمان کس پارٹی کے ساتھ میٹنگ ھے ؟؛

ملک شہزاد نے اخبار میز پر رکھ کر پوچھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ابو لاھور کی پارٹی ھے، پہلے لاھور ھی

رکھی تھیٔ پھر میرے کہنے پر وہ لوگ یہاں

ھی آرھے ھیں منال میں آج 10 بجے ھے سو

میں نے آفس سے ھوتے ھوئے جانا ھے فائنل

وغیرہ ادھی ھی ھے؛ زمان نے پوری بات بتاتی۔

؛ چلو اچھا ھے لاھور کی پارٹی کا تعاون

ھمارے لیے فائدہ مند ھو گا اچھے سے ڈیل

کر لینا؛ ملک شہزاد نے خوشی دے کہا پھر

اپنا چشمہ اٹھا کر چائے کا کپ لے کر

تسلیم کو آوازیں دیتے باہر لان میں چلا گیا۔

؛ دلکش چائے بنا کر واپس کچن میں گھس گئ

تھی زمان بس نکلنے والا تھا وہ اسکو تلاش کرتا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کچن میں آگیا وہ اپنے دھیان کیبن کھول کر کھڑی

تھی زمان نے دبے قدموں جا کر اسکو پیچھے سے

ہگ کر لیا ہاتھ اسکے گرد ڈالے وہ پاس ھوا؛

؛زمان کیا ھو گیا ھے ؟ تایا ابو باھر ھیں؛

وہ دور ھوتے زمان کا کے ھونٹوں پر ھاتھ رکھ

کر بولی؛

؛تمھارے تایا باہر تازہ ھوا کھا رھے ھیں تائی

اپنے روم میں مین وائل ایک بچا تمھارا ہسبنیڈ

وہ تمھارے پاس ھے؛ زمان شوخی سے کہتا

دلکش پر جھکا•

؛زمان رومانس بس اپنے بیڈ روم میں باھر نو

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رومانس؛ دلکش ہنس کر بولی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اوھو؛یار چیکس پر کر رھا ھوں؛

زمان نے ضد سے کہا اور واپس دلکش کی

طرف متوجہ ھوا۔

وہ اپنی چال بازی میں باز نھیں آئی

تھی بدلہ کی آگ سکون نھیں لینے دیتی

ملک شہزاد نے اسکو اپنے بچوں کت صدقے

معاف کر دیا تھا پر رشتے ختم کر دیے تھے

جیل سے چھوٹ جانے کے بعد سلیمہ نے

زئشہ سے رابطہ کیا وہ اپنی زندگی میں خوش

تھی مذید کسی دو نمبر کام میں شامل ھونا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

نھیں چاہتی تھی اسنے سلیمہ سے ناطہ ختم

کر دیا تھا۔

؛میری اپنی بیٹی مجھ سے دور کر دی تجھے

میں چھوڑوں گی نھیں ملک شہزاد بھی

ترسے کا اولاد کو وعدہ ھے میرا یہ؛

سلیمہ نے زخمی شیر کی طرح دھاڑ ماری اور

اپنے فون سے نمبر ملائے لگی؛ پھر کچھ پتہ دے

کر اسنے فون بند کر دیا۔

؛اپنی بربادی پر دوسروں کے سر الزام لگا کر

انکی خوشیاں تباہ کرنے والے پھر کتے کی

موت مرتے ھیں؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان کو گھر سے نکلے گھنٹہ ھونے کو تھا

دلکش نے ھر دس منٹ بعد اسکو کال کی تھی

وہ پہلے بھی باھر جاتا تھا پر آج اسکا دل بوجھل

تھا وہ پریشان تھی نا جانے کیوں پچھلی بار جب

اسکو یہ محسوسات ھوئی تھی تب ملک شہزاد

نے عین بارات والے دن سین بنا دیا تھا اور ابھی

وہ سب سوچ کر نیچے ھی گھوم رھی تھی اب

پھر وہ کال ملا رھی تھی پر مل نھیں رھی تھی۔

پریشانی کے عالم میں دلکش کا برا حال ھو رھا ؛

تھا زمان کو کال بھی نھیں ھو رھی تھی اسنے

فون زمین پر پٹکنا چاھا ادھر سے زمان کا نام

سکرین پر دیکھ کر دلکش کو تھوڑا ھوش آیا ۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا ھے ؟کہاں ھو ؟کالز کیوں پیک نھیں کر رھے ؟

زمان واپس آجاو ابھئ میرا ڈوب رھا ھے پتہ نھیں

اللہ نا کرئے کچھ۔۔زمان سن رھے ھو ناں ؟؟پلیز

واپس آجاو، دلکش یک سار بولتئ گئ •

؛بے بی اٹس او کے کچھ نھیں ھوا نا ھو گا پریشان

نھیں ھونا میں بس پندرہ منٹ بعد تمکو فیس ٹیگ

کرتا ھوں ابھی میٹنگ شروع ھونے لگی ھے دلکش

میں بالکل ٹھیک ھوں، تم روم میں آرام کرو بس

ابھی آرھا ھوں؛زمان اسکو نارمل کر رھا تھا •

؛پرومیس می تم ٹھیک پندرہ منٹ کال کرو گے ؟

دلکش نے ضد کرتے پوچھا•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں میری جان بس پندرہ منٹ تم چلو ریسٹ

کرو، نھیں بلکہ پیکنگ کرو ھم ہنی مون پر جا رھے

ھیں باقی آ کر بتاوں گا؛زمان نے کہہ کال کاٹ دی۔

؛زمان؟زماااان؟؟؛دلکش اسکو پکارتی رھی

اسکی باتوں پر عمل کرتے اٹھ کر اپنے روم میں

چلی گئی پر دھیان زمان میں تھا۔

؛طاہر کیوں ناں ھم بھائی صاحب اور بھابھی

کی دعوت رکھ لیں ایسی بہانے زمان اور دلکش

بھی مل جائیں گے اب تو زمان نے چکر ھی نھیں

لگایا؛روبینہ نے کام کرتے طاہر کے پاس جا کر کہا۔

؛ارے مجھے یاد نھیں رھا بتانے کا بھابھی کے ھاں

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھمارا کھانا ھے آج رات کا مجھے بھائی صاحب کی

صبح ھی کال آئی تھی زمان کی کوئی میٹنگ ھے

آجانا اسکے تو پھر چلتے ھم؛ طاہر نے مٹی بھر کر

پودے کو پانی دیا۔

Urdu Novels Ghar

؛اچھا چلیں یہ تو بھت اچھا ھو گیا ھے؛

میں جا کر صبا کو کہتی ھوں تیار رھے؛

روبینہ خوشی سے صبا کے روم کی طرف

چل پڑی۔

؛اف ایک تو وقت بھی نھیں گزر رھا،

زمان کب آو گے؟ دلکش کمرے میں پڑی

اسکی شرٹس سمیٹ کر بولی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ایک ایک منٹ اتنا لمبا ھو رھا ھے اور

ان جناب کو اپنی میٹنگ کی پڑی ھے۔

آجائے ایک بار پھر پوچھتی ھوں؛

؛دلکش تھک ھار کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

پر سوچ ابھی تک زمان میں تھی۔ اسکا

دل بری طرح وہم اور وسوسے پیدا کر رھا

تھا دلکش نے دوبارہ موبائل اٹھایا اور

نمبر پر ابھی انگلی رکھی تھی نیچے

سے اسکو تسلیم آوازیں دے رھی تھی

وہ موبائل اندر چھوڑ کر اپنے کمرے سے

باھر نکلی اور نیچے کی طرف بڑھی؛

؛ھاں جی تائی امی؛ دلکش نے سیڑھیوں

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پر کھڑے ھو کر پوچھا۔

؛بیٹا آج دعوت ھے تمھارے امی ابو

آرھے ھیں شام کو رات کا کھانا ادھر

ھے سبکا تو کچھ اچھا بنالو باقی کچھ

آڈر کرنا ھے تو بھی زمان کو کال کر دو

آتے ھوئے لے آئے گا، تمھارے تایا بتارھے

ھیں ابھی نیوز میں بتارھے تیز طوفانی بارش

کا زمان کو کہو جلدی آئے؛ تسلیم نے ایک

سارا اپنی بات ختم کی دلکش اور پریشان ھو گئی۔

؛میں زمان کو کال کرتی ھوں پھر آپکو بتاتی

ھوں تائی امی، ویسے وہ کہہ رھے تھے جلدی

آجاوں گا ابھی تک نہیں آئے؛ دلکش نے خدشہ

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ظاہر کیا تو تسلیم نے حوصلہ دیا۔

؛اللہ سب اچھا کرے گا تم پریشان نا ہو

کال کر لو اور بولو اجائے اب؛ تسلیم نے

پیار سے کہا۔

؛جی تائی امی؛ آپ آرام کریں کھانا

میں بناتی ہوں تھوڑی دیر تک؛

؛ابھی بھت وقت ھے بیٹا آرام سے بنا

لینا بس باھر سے جو منگوانا وہ زمان کو

بتا دینا پھر؛ تسلیم کہہ کر اپنے کمرے

میں چلی گئی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ٹھیک ھے؛دلکش نے ہولے سے کہا

اور واپس آکر موبائل اٹھایا زمان کا

نمبر کلک کیا بیل جا رھی تھی اسکو

تھوڑا سکون ھوا کچھ سیکنڈ بعد

زمان نے کال پیک کی۔

؛سن اسکی گاڑی بچنی نھیں چاھیے بمب

لگا دو یا گولیاں چلا دو مجھے موت کی خبر

ملنی چاھیے؛ایک نسوانی آواز نے کیا۔

؛جی میڈیم ایسا ھی ھو گا؛

ایک بھاری سی آواز نے کہا اور

دانت نکال کر فون زمین پر پٹک دیا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اب آئے گا مزہ؛اب آئے گا سکون مجھکو

اب ملے گا ملک شہزاد کو نیا تحفہ ہاہاہاہا؛

؛دلکش اس سے پہلے تم واپس کچھ کہو

میں نکل رہا ھوں بس تھوڑی دیر میں گھر

ھوں گا موسم خراب ھونے سے میٹنگ کی

جگہ پھر بدلی تو وقت لگ گیا یار؛

زمان نے ابھی اتنا کہا تھا دلکش چپ•

؛میری جان میں آرہا ھوں،دلکش؟؛

اچھا بتاو کچھ چاہیے؟زمان نے بات بدلی•

؛ ھھھم اگلے دس منٹ تک اگر گھر نا ھوئے

زمان میں نے امی کے ھاں چلے جانا بسس؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش نے دھمکیوں سے کام لیا زمان ہنس پڑا۔

؛ایسے کیسے ؟ آرھا ھوں یہ آ گیا گاڑی اور

بس آنے لگا ھوں؛ زمان کے اتنا کہنے پر وہ

تھوڑا پر سکون ھوئی۔

؛لو یو دلکش ائی لو یو سو مچ؛ زمان نے محبت

پاش لہجے میں کہا تو وہ رہ نا سکی۔

؛مجھے دور دور والے اظہار بالکل پسند نھیں

اب آجاو اب میری بس ھو گئی ھے؛ دلکش نے

یہ دو تین گھنٹے مشکل سے مشکل نکالے تھے۔

؛بس آ گیا ابھی گھر آ کر بات ھو گی طوفان میں

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ڈرائیونگ مشکل ھو جاتی تیار رھو آرھا ھوں؛ زمان

نے کہہ کر کال بند کر دی سامنے پھولوں کی شاپ

سے دلکش کیلئے ایک پیارا سس بوکے لیا اور اپنی

منزل پر نکل گیا۔

؛باس گاڑی کی بریک نکال دی ھے اور ڈیگی میں

بمب لگا دیا ھے گاڑی کی سپیڈ تیز ھوتے ھی

گاڑی پھٹ جائے گی؛

Urdu Novels Ghar

؛زبردست، بھت اچھا کیا اب بس خبر دینی ھے

موت کی خبر؛

؛سر جی وہ بچے کا بالکل بھی نھیں؛

ہاہاہاہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اچھا ھے ھمکو رقم ھی اسکی موت کی ملنی ھے؛

؛اپنے آدمی لگاو لاش تک نھیں ملنی چاہیے؛

؛جی باس ابھی کرتا ھوں؛

اندھیرے سے بھرے کمرے میں پلاینگ چل رھئ
تھی۔

Urdu Novels Ghar

دیکھتے ھی دیکھتے ایک خوفناک دھماکہ

ھوا اور گاڑی پھٹ گئ آگ کی لپٹے میں

آئی گاڑی پوری سڑک پر دھواں ھی دھواں

ھو گیا تھا،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رسکیو کی گاڑیاں موقع پر پہنچ تو گئی پر

آگ کی لپٹوں پر قابو پانا مشکل ھو گیا تھا

آس پاس کی ٹریفک بھی جام ھونے سے

نقصان کافی ھو گیا تھا •

1122؛ کے ساتھ فائر بریگیڈ بھی آگئی

تھی مین روڈ تھا ٹریفک جام زیادہ دیر اور

نقصان دہ تھا•

Urdu Novels Ghar

یہ سارا منظر دیکھ کر ایک آدمی نے پوری

رپورٹ پیچھے دی جسکو سن پر خوشیاں چھا گئی•

؛پکا کام کیا ھے یہ نھیں بچے گا؛

اب رقم بھی موٹی لیں گے چھوٹو فون ملاو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛جی باس ابھئ کرتا ھوں؛

ایک لڑکا بھاگ کر ایا اور نمبر ملائے لگا۔

خود کو نارمل رکھنے کیلیئے دلکش کچن میں
آگئ تھی اور کام میں خود کو مصروف کر لیا تھا
اسنے سب کھانا سارا کچھ گھر میں ھی بنالیا تھا۔

؛نظریں بار بار گھڑی پر جا رھی تھی منال سے گھر
تک کا سفر صرف ایک گھنٹے کا تھا اور ابھی 2 سے
اوپر ھو گیا تھا۔

؛آجائے ایک بار پورا بدلہ لوں گئ؛

پر ابھئ اتنا وقت ھو گیا ھے۔ تایا ابو نے طوفان۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ بولتی ھوئے لاؤنج میں آئی اور ٹی وی آن کیا؛

؛بڑی ہیڈ لائن میں اسلام آباد مین روڈ پر ھوئے حادثے

کی پٹی چل رھی تھی؛ دلکش کے ھوش و حواس اڑ گئے۔

ملک شہزاد اور تسلیم بھی بھاگ کر لاؤنج

میں آئے دلکش آل موسٹ گرنے والی تھی

تسلیم نے فوری اسکو تھاما ملک شہزاد

اسکی حالت دیکھ کر فوری بات گھومنے

کی کوشش کرتی ھیں۔

؛ارے زمان سے میری ابھی بات ھوئی

ھے وہ آرھا ھے ابھی پہنچ جائے گا بیٹا

تم پریشان نا ھو؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛کیا واقعی؟ تایا ابو آپکی بات ہوئی زمان سے؟

دلکش ملک شہزاد کی بات پر اسکی جانب گئی۔

؛ہاں بیٹا، ٹریفک جام ہے ناں؟ اسی وجہ سے

اسکو دیر ہو رہی ہے جاو میرا بیٹا جا کر تیار

ہو پھر تمھارے امی ابو بھی آ رہے ہیں؛

ملک شہزاد نے صورتحال سنبھالی۔

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ہے تایا ابو؛ دلکش ہولے سے کہہ کر

لاؤنج سے نکلی؛

؛شہزاد صاحب آپکی بات ہوئی زمان سے؟؛

تسلیم نے فکر سے پوچھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نھیں اسکا فون بند ھے میٹنگ ھوئی کو گھنٹہ

ھو گیا میں خود پریشان ھوں آخر کہاں ھے وہ؟

ابھی یہ خبر میرا خود دل پریشانی سے ڈوب رھا

میں نے کہا ھے آدمیوں سے وہ پتہ کریں؛

ملک شہزاد پریشانی سے بولا۔

؛پر آپ نے دلکش کو۔۔؛تسلیم نے آدھی بات کی۔

؛بیگم اگر جھوٹ کا کہتا تو اسکی حالت تم دیکھ

رھی تھی؟وہ صبح سے پریشان ھے جب سے انکی

شادی ھوئی ھے کوئی نا کوئی مشکل بچوں پر تم

صدقہ دو انکا میں تو چاھتا ھوں زمان خیر سے آئے

تو یہ کچھ دن شہر سے باھر گھوم آئیں؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

؛ ھھھم بات آپکی ٹھیک ھے، اللہ کرے زمان ٹھیک

ھو؛ تسلیم نے کہا اور جا کر وضو کرنے لگی۔

ملک شہزاد کان کو فون لگائے حادثہ کی تفصیل لینے

لگا پر اس پل وہ دھار صوفہ پر گرا جب اسکو بتایا گیا

وہ گاڑی جو تباہ ھوئی وہ زمان کی تھی۔

ملک طاہر اپنی فیملی کے شہزاد ہاوس داخل ھوا

ملک شہزاد باھر لان میں تھا طاہر سے ملا اور

اسکو باھر ہی روک لیا۔ صبا اور روبینہ اندر چلی گئ

؛ کیا ھوا بھائی صاحب؟؛ طاہر نے پوچھا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تو ملک شہزاد نے اسکو پوری کہانی سنائی۔

؛نھیں ایسا نھیں ہو سکتا بھائی صاحب آپ

پھر پتہ کرو وہ گاڑی اور ھو گئ؛طاہر بھئ

پریشان ھو گیا۔ دونوں ابھئ بات کر رہے تھے

جب باھر ہارن ھوا ملک شہزاد بھاگا پیچھے

ھی طاہر تھا۔

؛کیا ھوا ھے بھابھئ؟؛روبینہ نے

تسیلم کو پریشان دیکھ کر پوچھا۔

؛روبینہ مین روڈ پر دھماکہ ھوا ھے زمان

اسی جگہ تھا اسکا کوئی پتہ نھیں نا کوئی

خبر ھے بار ابطہ ھو رھا ھے میں اور شہزاد صاحب

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بھت پریشان ھیں دلکش کوئی سوبار زمان کو پوچھ

رھی ھے تو تمھارے بھائی نے جھوٹ بول دیا؛میری

بچی الگ پریشان ھے؛ تسلیم نے آنسو صاف کر کے کہا۔

؛سب سن کر روبینہ بھی رونے لگ گئی؛

بھابھی اللہ کرے وہ گاڑی زمان کی ناھو؛

؛اللہ کرے روبینہ۔۔اللہ کرے۔ ؛

؛تائی امی آپی؟؛صبا نے پوچھا۔

؛بیٹا وہ اپنے روم میں ھے جاو دیکھو اسکو؛

سنو اسکو کچھ بتانا مت؛ تسلیم نے کہا ۔

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ھے تائی امی؛صبا کہہ کر سیڑھیاں

چڑھ کر دلکش کے روم کی طرف بڑھی •

وہ گاڑی زمان کی نھیں تھی پر اندر

سے وھی نکلا ملک شہزاد نے بھاگ کر

اسکو گلے لگایا، طاہر اسکو سہارا دے کر

اندر لے آیا؛

؛زمان کیسے ؟ کیسے ھوا؟؛

ملک شہزاد نے نم آنکھوں سے پوچھا•

؛ابو بس آپکی دعاوں سے بچ گیا؛

اسکے چہرے پر خون لگا ھوا تھا بازو

اور سینے پر بھی خون تھا ایک ٹانگ پر زخم سے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پنٹ پھٹ گئی تھی اور شرٹ بھی ایسے ھی تھی۔

؛طاہر اسکو سہارا دے کر لان میں لے آیا؛

؛چاچو بس ٹھیک ھوں میں؛زمان نے طاہر

کا ھاتھ پکڑ کر کہا ۔

؛نھیں یار کہاں ٹھیک ھو میں کال کرتا ھوں

ڈاکٹر ھوں بھائی آپ اسکو اندر لے جاو؛

طاہر نے کہہ کر فون نکالا اور ڈاکٹر کو کال کی۔

؛ملک شہزاد زمان کو پکڑ کر اندر داخل ھوا جوں ھی

وہ اندر آیا لاؤنج میں بیٹھی تسلیم اور روبینہ اسکو

زندہ سلامت دیکھ کر جہاں خوش تھی وھاں ھی

رونے لگ گئی زمان کو چوٹ کافی لگی تھی ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ملک شہزاد نے لا کر اسکو صوفہ پر بٹھایا؛

؛اب بتاو کیا ھوا تھا؟

؛ابو گاڑی میں شاید کسی نے مینی بمب لگایا

تھا اور بریک نکال دی تھی گاڑی کی سپیڈ کم

تھی مین روڈ پر میں نے 100 تک کر دی تو بریک

نا لگی ڈیگی سے ٹوٹو کی آواز تیز ھو گئی مجھے

سمجھ لگ گئی میں نے گاڑی روڈ سے اتار دی

اور چھلانگ لگا دی پر گاڑی کے حادثہ نقصان

تو ھوا پر لوگوں کی جان بچ گئی میرے تو بس یہ

سب رگڑیں لگی ھیں ٹھیک ھوں میں؛ زمان نے

ساری کہانی سنائی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛جس نے بھی کیا میں چھوڑوں گا نھیں؛

ملک شہزاد جلال سے کہتا ھوا پولیس اسٹیشن

کال کرنے لگا •

؛امی دلکش؟؛زمان نے پوچھا•

؛بیٹا اسکے سامنے اس حالت میں مت جانا

وہ ویسے ھی مر جائے گی تم اپنے ابو کے

کوئی بھی کپڑے پہن لو ایسے مت جانا وہ

کب سے انتظار کر رھی ھے؛تسلیم نے بتایا•

؛اچھا میں ابو کا کرتا پہن لیتا ھوں،؛

زمان آہستہ سے چلتا ھوا تسلیم کے کمرے

کی طرف گیا اور خون سے بھرے کپڑے اتار

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کر ملک شہزاد کا لائٹ سا کرتا پہن کر باھر آیا؛

؛صبا نیچے آئی تو زمان کو دیکھ کر خوش ہو گئی

بھاگ کر اسکے گلے لگی؛بھائی شکر ھے آپ ٹھیک

ھیں اف۔۔آپی نے اوپر رو رو کر برا حال کیا ھوا ھے•

؛دلکش روم میں ھے؟؛زمان نے پوچھا اور سیڑھیاں

چڑھنے لگا•

؛ھاں جی اور آپکا ھی ویٹ ھو رھا ھے؛

صبا نے بتا کر خود تسلیم کے ساتھ کچن میں

آگئی اور کھانا وغیرہ دیکھنے لگی •

زمان آہستہ آہستہ چلتا ھوا اپنے بیڈ روم کے پاس

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آگیانوک کر کے وہ جوں ھی اندر داخل ھوا،

دلکش اسکو دیکھ کر رونے لگ گئی، زمان

اسکو دیکھ کر پاس ھوا وہ جتنا پاس ھو رھا تھا

وہ پیچھے جا رھی تھی؛

؛دلکش؛ زمان نے نام لیا تب وہ بھاگ کر

اسکے قریب آ گئی اور اسکے گلے لگ گئی۔

؛زمان تم اتنے برے ھو اتنے زیادہ

تم نے وعدہ کیا تھا اور بھول گئے تم؛

دلکش کی رونے سے ہچکی باندھ گئی۔

اسنے دونوں ھاتھوں سے زمان کے سینے پر مکوں کی

برسات کر دی پھر کر تا پر لگا خون وہ پیچھے ھوئی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان؟؛ کیا ھوا ھے؟ خون کیوں؟ اور تم

کر تا کب؟؟ دلکش کی ساری باتیں آدھی رہ گئ

اسکے زمان کے چہرے کو تھاما۔

؛یا اللہ، دلکش نے ہوش خطا ھو گئے،

زمان نے اسکو تھام کر اپنے پاس کیا۔

؛کچھ نھیں ھوا میں ٹھیک ھوں دیکھو

پاس ھوں بھت پاس بس تھوڑی دی چوٹ ھے

لگ جاتئ ھے ناں؟ میری جان ھو تم دلکش

محسوس کرو بھت ھیں ہم؛ زمان اسکو نارمل کر

رھا تھا پر دلکش کی آنکھوں دے آنسو جاری تھے۔

؛تم واقعی میری جان لے لوگے زمان؛ میری

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سانس بستی ھے تم میں، تم میرے سب کچھ

ھو تم یہ کچھ گھنٹے دور تھے میری دنیا تھم گئ

زمان تم کیسے اتنے بے دھیان ھو سکتے ھو؟؛

دلکش اس دے الگ ھوئی اور اسکا چہرہ تھام کر

چوٹ دیکھنے لگئ؛

Urdu Novels Ghar

؛ٹھیک ھوں یار؛ شکر کرو بچ گیا ھوں ورنہ؛

؛ورنہ کچھ نھیں سن رھے ھو؟ ورنہ کچھ نھیں

جو دل کرئے بول دیتے ھو، چوٹ پر کچھ لگایا

بھی نھیں زمان کیوں مجھے مارنے پر تلے ھو؟

۔دلکش نے اسکو بیڈ پر بٹھایا اور خود فرسٹ ایڈ باکس

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

لینے جانے لگی پر زمان نے روک لیا اور اسکو گود میں

بیٹھالیا؛

؛ابھئ مت جاو کہیں بھی میرے پاس رھو؛

مجھے لگا تھا میں تمکو پھر نھیں دیکھوں گا

امی ابو سے نھیں مل پاوں گا نا چاچو چاچی صبا؛؛

زمان نے ہولے سے بتایا دلکش واپس رونے لگ گئ•

؛تمھیں کچھ ھوتا تو بچنا میں نے بھئ نھیں تھا

تم جانتے ھو یہ بات، میرے دل کو کل سے پریشانی

تھئ تم مانتے بھی نھیں پر اب نھیں جاوگے زمان

کہیں نھیں جاوگے؛

دلکش اسکے بالوں میں ھاتھ پھیرنے لگئ، زمان

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

درد سے تھوڑا کہرایا؛

؛کیا ھوا؟؛ میں کچھ لے کر آتی ھوں تم

لیٹو؛ دلکش واپس کھڑی ھوئی• زمان کے کرتا

پر خون اسکو پریشان کر رھا تھا اسنے آگے

بڑھ کر کرتا کے بٹن کھولنا شروع کر دیے؛

Urdu Novels Ghar

؛اگر کوئی آ گیا تو؟؛ زمان نے اسکو چھیڑ کر کہا

؛زمان اتنی چوٹ لگی ھے، میڈیسن لگاو پلیز؛

میں لے کر اتی ھوں اور یہاں سے اٹھنا مت؛

دلکش کہہ کر کمرے سے نکل گئی •

طاہر ڈاکٹر کو لے آیا تھا وہ روم میں زمان کو

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دیکھ رہا تھا دلکش نیچے تسلیم پاس تھی

اسکے گلے لگی وہ رو رہی تھی۔

؛شکر کرو اللہ کا زمان بچ گیا بیٹا

بہت ہی گندا دھماکہ ہوا ہے گاڑی پھٹ گئی

وہ جو خبر تھی وہ زمان کی گاڑی تھی دلکش؛

تسلیم نے اسکو حادثے کی ساری کہانی سنائی۔

؛تائی امی آپ زمان کا صدقہ دے دیں ابھی؛

دلکش نے روتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛روبینہ پاس آئی تو دلکش سے ملی،صبا نے۔ کھانا

وغیرہ لگا دیا تھا؛

؛امی آپ لوگ کھانا کھائیں میں زمان کو کھلا دوں

اتنی چوٹ لگی ھے اور پتہ نھیں کچھ کھایا تھا

یا نھیں میں انکو روم میں دے رھی ھوں پھر میڈیسن؛

؛ھاں بیٹا اسکو روم میں دو کھانا یہ میڈیسن کچھ

دی ھیں ڈاکٹر نے کچھ میں منگواتا ھوں زمان کو دے

دینا اور اسکو ٹھنڈی جگہ سے دور رکھنا زخم تازہ

ھے اگر جائے گا؛ملک طاہر دلکش کو دوائی پکڑا کر

خود ملک شہزاد پاس چلا گیا•

دلکش نے ڈیش میں کھانا رکھا اور سیڑھیاں چڑھتی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اپنے روم میں آئی، زمان بیڈ پر نھیں تھا دلکش نے

ٹیبل پر ڈیش رکھی اور اسکی تلاش کرنے لگئ •

؛مجھے تڑپانے، ترسانے اور رولانے میں

کچھ کمی رہ گئی ھے؟؟ زمان کو باتھ

میں پانی کھولے کھڑا دیکھ وہ غصے سے

بولی؛

Urdu Novels Ghar

؛یار الجھن ھو رھی ھے؛ زمان نے صفائی دی•

؛ابھئ ڈاکٹر گیا ھے پٹیاں کر کے اور تم•

دلکش اسکا ھاتھ پکڑ کر اسکو باھر لے آئی•

؛زمان نے شارٹس پہنی تھی،

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یار؛

؛کوئی یار نھیں؛چپ چاپ پہنوا اسکو•

دلکش نے ٹی شرٹ نکال کر اسکو دی•

؛بے بی ڈاکٹر نے منع کیا ھے میری جان

نھیں پہن سکتاناں، آج یوں ھیٔ قبول کرو؛

زمان پیار دے کہتا دلکش کو پاس کر کے بولا•

؛اسکے سینے پر لگے خون اور پٹی کو دیکھ

کر وک سمجھ گیٔ پھر خود اپنا دوپٹہ گیلا کر کے

زمان کی چسٹ صاف کرنے لگی؛اسکو روتا

دیکھ زمان نے اب رھا نھیں گیا اسکے قریب

ھو کر دلکش کو بانہوں میں بھر لیا •

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛پلیز رونا بند کرو دلکش ٹھیک ھوں میں؛

یہ تھوڑی تھوڑی سی چوٹ ھیں ٹھیک ھو جانی

چلو کھانا کھاتے ھیں؛ چلیں؟ زمان اسکو پکڑ

کر صوفہ پر لے آیا۔

Urdu Novels Ghar

ملک شہزاد غصے میں تھا طاہر نے سمجھا کر

اسکو ٹھنڈا کیا پولیس کاروائی میں لگ گئی تھی۔

؛نیچے کھانے کی میز پر سب جمع تھے

سب نے کھانا کھایا، ملک شہزاد کے کہنے

پر طاہر لوگ ادھر ھی رک گئے تھے؛

کھانے دے فارغ ھو کر سب گپوں میں لگ

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

گئے ملک شہزاد زمان سے ملنا چاھتا تھا

پر تسلیم نے منع کر دیا۔

؛آپ کل ملنا زمان سے ابھی وہ تھکا ھے

پھر نئی شادی اور ائے دن یہ سب وقت

دیں ان دونوں کو؛ تسلیم نے کہا۔

Urdu Novels Ghar

؛بھابھئ بالکل ٹھیک کہہ رھی ھے؛

روبینہ نے بھی کہا۔

؛اچھا چلیں کل بات کرتے ھیں

کل SHo بھی آرھا اچھا ھے

زمان نیند پوری کرئے کل بیان دے گا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ھاں جی چلیں سو جائیں پھر؛

سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے؛

دلکش نے روم کا اے سی کم کر دیا تھا

زمان کو چادر دے کر وہ خود چینج کر کے

واپس آئی لائٹ آف کر کے خود جا کر بیڈ

پر لیٹ گئی زمان سامنے وصوفہ پر بیٹھا

اسکو دیکھ رھا تھا۔

؛تم ایسے سو لو گئ؟؛زمان نے شوخ لہجے

میں پوچھا اور صوفہ پر تکیہ سیدھا کرنے لگا۔

؛تمھیں ٹھیک کرنے کیلیے میں تم سے دور رھ

سکتی ھوں اگر تم سامنے ھو گے تو؛دلکش نے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسکی طرف کروٹ کرلی تھی وہ زمان کی آنکھوں

میں دیکھ کر بولی •

؛اب تم تڑپا رھی ھو؛ڈاکٹر نے اے سی کے آگے سونے

سے منع کیا ھے یہ نھیں کہا اپنی بیوی ساتھ مت سونا؛

زمان کہہ کر اٹھا اور چلتا اسکے پاس آگیا•

؛زمان پلیز نھیں،مان جاوناں؛دلکش اسکو دور کرتے بولی•

؛نھیں مجھے یہاں سونا ھے تمھارے پاس تمھیں ہگ

کر کے مچھ نھیں ھو گا ھاں اگر یوں ھی الگ سو گی تب

مجھے کچھ ہو سکتا ھے؛زمان ضد کرتا کمبل اٹھا

کر اسکی بازو کو کراس کرتا اندر آگیا اور دلکش کو

ہگ کر لیا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛زمان، دلکش اسکو بس پکارتی رہ گئی وہ اسکے

پاس بانہوں میں آچکا تھا؛ دلکش الگ نا کر سکی •

؛تم؛

؛زمان تھوڑا اٹھا اور اسکے ھونٹوں کو قید کر لیا•

دلکش کا دوپٹہ دوسری جانب رکھ کر وہ بولا

؛بھت تنگ کیا ناں تمھیں، سوری میری جان

اب جیسا تم کہو گی ویسا ھو گا،

؛دلکش نے پیار سے زمان کو دیکھا وہ اسکے پاس

تھا اتنا پاس کہ اسکی سانسوں کو سن سکتی تھی

اپنے پہلو میں لیٹے اس شخص کو دیکھ کر وہ خوش

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تھی اسکے بناوہ زندگی کا تصور نھیں کر سکتی تھی۔

؛کیا سوچ رھی ھو،؟زمان نے اسکو خود پر متوجہ دیکھ

کر پوچھا۔

؛یہ ھی کہ میرے بیبی کو کمبل لینا کب اے گا؟

دلکش نے ہنس کر کہا اور زمان پر کمبل ٹھیک کیا۔

؛اچھا میں سوچ رھا ھوں ہم کل ہنی مون پر چلیں؛

زمان اسکا ھاتھ پکڑ کر ھونٹوں سے لگا کر بولا۔

؛کوئی نھیں جا رھے تم ہنی مون پر اپنی حالت دیکھ

ٹھیک ھو جاو پھر سوچنا؛ابھی مجھے میرا میاں بالکل

ٹھیک کر کے دو؛دلکش نے غصے سے کہا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تمھارا میاں بالکل ٹھیک ھے؛تم ٹیسٹ کر سکتی

ھو ویسے؛زمان اس پر جھک کر بولا•

؛کر چکی ھوں ٹیسٹ اور سارے ٹیسٹ پازیٹیو ھیں

اب پلیز سو جاوناں؛اسکی آنکھوں پر ھاتھ رکھ

کر دلکش نے شرم سے کہا زمان ہنس پڑا •

؛زمان اسکے کانوں میں راز کھول رھا تھا

اور دلکش کے پاس سوائے اسکے قریب سے

قریب ھونے کے دوسری جگہ نا تھی،رات

گزر رھی تھی دونوں ایک دوسرے کی پناہوں میں

کب سو گئے پتہ نا چلا• زمان کے کہرانے پر دلکش

کی آنکھ کھولی•

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش تھوڑا سا اٹھی اور تکیہ اونچا کر

کے بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی زمان کے

بالوں میں ھاتھ پھیرے وہ اسکو سلا کر رھی

تھی۔ درد کی وجہ سے زمان کی آنکھ کھلی

اپنے پہلو میں دلکش کو نا دیکھ وہ فوری اٹھنے

لگا دلکش نے جھک کر اسکے ماتھے پر ھونٹ

رکھ دیے۔

؛پاس ھوں میں یہاں ھی ھوں زمان پلیز سو

جاو پہلے ھی اتنی چوٹ لگی ھے اب ضد

کر کے یہاں لیٹ گئے درد تو ھونا تھا اب ایسے

سو جاو؛ دلکش ہولے سے کہہ رھی تھی۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش ایسے ؟؛زمان نے چہرہ اٹھا کر اسکو

دیکھا تو وہ ہنس پڑی۔

؛اچھا میری گود میں سر رکھ اور سو جاو؛

دلکش نے قدرے پیار سے کہا۔

؛یار اب تو سردی بھی لگ رھی ھے؛زمان

نے جمائی لی اور دلکش کا ھاتھ پکڑ کر

گال نیچے رکھ لیا۔

؛زمان کبھی میری مان لیا کرو؛

وہ تھوڑا ناراض ھوئی۔

؛ٹھیک ھے جیسا تم کہو؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان نے کمبل اٹھایا اور باہر نکلنے

لگا۔

؛افف کہاں جا رہے ہو؟ زمان۔۔؟؟؛

دلکش نے بڑی سی آنکھیں اور بڑی کر کے

پوچھا۔

Urdu Novels Ghar

؛صوفہ پر جا رہا ہوں؛ زمان نے فوری کہا۔

؛تم ناں الٹا ھی کیا کرو، یہاں آو میرے پاس

نیند ضروری ہے میری جان اور مجھے پتہ ہے

تمھیں ایسے نھیں آنی؛ دلکش بانھیں پھیلائے

اسکو واپس بلا رہی تھی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تھک جاو گی ایسے یار؛زمان واپس بیڈ پر

بیٹھ گیا۔

؛اس وقت کوئی بحث مت کرنا ھم صبح اٹھ

کر اچھے سے لڑائی کریں گے میرا حساب باقی

ھے،اب آو یہاں مجھے خود سردی لگ رھی ھے؛

دلکش بانہوں کو کھولے ھوئے تھے زمان ایک سیکنڈ

اسکو دیکھتا رھا پھر اسکے سینے سر رکھ کر لیٹ

گیا،دلکش نے اسکو پورا کور کر لیا تھا اپنے سینے پر

وہ زمان کی گرماہٹ محسوس کر رھی تھی پھر اسکو

پاس کرتے بالوں میں انگلیاں گھومتے وہ سو گئی ۔

صبح کی کرن نے کمرے کے اندھیرے کو کم

کر دیا تھا؛زمان ابھی تک سو رھا تھا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اسکو بیڈ پر لیٹا کر دلکش نے اپنا دوپٹہ وھاں

ھی چھوڑ دیا تھا وہ کمرے سے باقی بکھرے

کپڑے سمیٹنے لگی، پھر نماز کا وقت نا نکل

جائے تو وضو کر کے فجر پڑھنے لگی۔

؛وہ فرض پڑھ کر فارغ ھوئی بال ابھی تھوڑے

گیلے تھے دلکش نے چادر صوفہ پر رکھ دی

اور زمان کیلئے کپڑے نکالنے لگی سینے پر

جو کٹ لگا تھا وہ اتنا گہرا نھیں تھا پر پٹی

سے اس پر کھینچاو آ گیا تھا؛

؛سارے کپڑے دیکھ کر دلکش نے ایک

سفید رنگ کی ہلکی سی ٹی شرٹ نکالی

ساتھ شارٹس رکھ کر وہ زمان کو اٹھانے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

کیلیے بیڈ کے پاس آئی• زمان پر سکون

نیند سو رھا تھا دلکش نے ابھی اسکو آواز

دی تھی دروازے پر دستک ھوئی •

؛کون؟؛دلکش نے پوچھا•

؛میں ھوں بیٹا اٹھ گئے ہو تم لوگ؟؛

تسلیم کی آواز پر دلکش اپنا دوپٹہ

اب زمان کے بازو نیچے سے کیسے

اٹھاتی اسنے چادر لی اور دروازہ کھلا•

؛اسلام علیکم تائی امی؛

؛وعلیکم السلام،زمان کیسا ھے؟

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تسلیم نے پیار سے پوچھا۔

؛ابھی سو رھے ھیں، پر رات بخار

تھا ابھی صبح دیکھا میں نے ٹھیک ھے؛

دلکش تسلیم کو بتائے ھوئے اسکو پکڑ

کر اندر لے آئی۔

؛تائی امی آپ دیکھیں ابھی بخار ھے؟؛

بیڈ کے پاس لا کر دلکش نے تسلیم کو کہا۔

؛تسلیم نے مسکرا کر اسکو دیکھا پھر زمان

کے ماتھے پر ھاتھ رکھا تو بخار نھیں تھا؛

پر گال پر لگی رگڑ سے ہلکا سا خون تھا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش، زمان کی گال پر جور گڑھے

اس پر لگا دینا تھا کچھ بیٹا؛

؛ساری رات تو سکون نھیں تھا جناب کو

لگاتی کب؛ دلکش دل ھی دل ہنسی۔

Urdu Novels Ghar

؛اچھا میں لگاتی ھوں تائی امی؛

دلکش فرسٹ ایڈ باکس لے آئی ۔

؛اسکو اٹھاو ناشتہ کرواکے میڈیسن دو

پھر تمھارے تایا ابو کچھ پلان بنا رھے

زمان کو ٹھیک کرو تا کہ تم لوگ ایجوائے

کر سکو؛ تسلیم نے پیار سے دلکش کی

گالوں پر ھاتھ رکھا اور کہہ کر کمرے سے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

چلی گئی •

ملک شہزاد نے اپنے ذریعے سے پتہ چلا لیا تھا•

سلیمہ کا نام سن کر وہ چونکا نہیں

تھا کہیں نا کہیں اسکو پتہ تھا کہ

شاید وہ دشمن یہی ھو•

Urdu Novels Ghar

ملک شہزاد نے اس سے ملنے سے

انکار کر دیا پولیس نے چھاپہ مارا

سلیمہ سمت وہ سب غنڈے پکڑے گئے

تھے انہوں نے اپنی گواہی دے کر سلیمہ

کا کیس اور پکا کر دیا تھا اب اسکو کوئی

باز آب نہیں کروا سکتا تھا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ملک شہزاد خوشی سے اپنے آفس سے

نکلا ھو جو گھر پر ھی ایک کمرہ بنایا تھا

ملک طاہر کو خوشی خبری سنا رھا تھا۔

؛ھر ایک کو اپنے کیے کا پھل کھانا پڑتا ھے

ھم نے تو بڑی بہن کا درجہ دیا پر وہ ھمکو کھا

گئی لالچ اور ھسد سے کبھی کسی کا کچھ بنا

ھے ھو سلیمہ کا بنتا بھائی صاحب؛ طاہر نے

کہا۔

؛ھاں طاہر بس مجھ سے غلطی ھو گئی؛

اور وھی غلطی ھمارے بچوں پر بار بار

سایہ بن کر گھومتی رھی؛ شہزاد شرمندہ ھوا۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛انت بھلا تو سب بھلا بھائی صاحب، ابھی

تو نے خوشیاں دیکھنی؛ طاہر نے خوش ھو کر

شہزاد کو گلے لگایا •

؛بھابھی ھم پھر چلتے ھیں رات سے

ادھر ھی رو کے ھیں؛ روبینہ کچن

میں ناشتہ بناتی تسلیم کے پاس جا کر بولی•

؛ارے کیوں بھئی تم لوگوں کا اپنا گھر ھے

جتنا مرضی رھو پر ابھی مت جاو آج شام

کو دلکش اور زمان ہنی مون پر جا رھے ھیں

نے اکیلی ھو جانا ادھر رھو تم؛

؛پر بھابھی زمان کی طبیعت؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ٹھیک ھو جائے گا موسم اور ھوا بدلی تو

ویسے بھی مجھے رونق چاھیے اکیلی ھوں

دادی بنوں میرے گھر ننھے قدموں کی آہٹ

ھو تم نانی بنو ھماری نسل کی نسل بڑھے؛

تسلیم نے ہنس کر کہا۔

Urdu Novels Ghar

؛ھاں بھابھی نانی دادی ھونے کا سکون ھی

الگ ھے؛

؛ھاں تو اور کیا ادھر ھم ھیں ناں یہ جائیں

گھوم آئیں میں تو بے صبر کب خوشی خبری

دے گی میری اکلوتی بہو؛ تسلیم نے آگے بڑھ کر

روبینہ کو گلے لگالیا۔ انکو پتہ ھی نھیں تھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش پیچھے کھڑی ھے وہ زمان کے لیے

گرم پانی کی بوتل لینے آئی تھی سب باتیں

سن کر وہ شرم سے ویسے ھی اپنے کمرے

میں بھاگ گئی ۔

وہ تیزی سے اندر آئی اور دروازہ کو لاک لگا دیا۔

زمان کی آنکھ کھل گئی اس نے دلکش کو

دیکھا وہ اس سے نظریں چرا رھی تھی۔

Urdu Novels Ghar

؛کیا ھوا؟ سب ٹھیک ھے ؟؛

زمان جلدی سے اٹھا اور اسکے پاس

آگیا دلکش تو پہلے ھی شرمائی تھی۔

؛ھاں سب ٹھیک ھے؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تم فریش ہو جاو پھر چینج کر لو؛

دلکش خود کو نارمل کر رہی تھی۔

؛اگر سب ٹھیک ہے تو تمھاری ہوائیاں

کیوں چھٹی ہیں؟ کیا ہوا ہے جو لال ہو رہی

ہو جبکہ میں تو اب اٹھا ہوں؛ زمان شوخی سے

کہتا اسکے گرد بانہوں کا حصار بنا کر کھڑا ہو گیا۔

؛زمان کچھ نہیں ناں پلیز اب بات مانو؛

دلکش نے ہلکی سی مسکراہٹ دبائے کہا۔

؛یہ کیا؟؛ زمان کی نظر اسکی گردن

پر پڑی جہاں سارا حصہ لال ہو رکھا تھا

زمان نے ہاتھ بڑھا کر دلکش کا دوپٹہ اتار

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

اور بیڈ پر مارا خود اسکے سینے اور گردن پر

بنے نشان دیکھنے لگا •

؛دلکش میں نے منع کیا تھا ناں کہا بھئ

تھا میں بیڈ پر سو جاوں گا اب دیکھو ساری

گردن اور یہ سب؛زمان اسکے بال کاندھے

سے پیچھے کر کے اسکو صوفہ پر لے آیا•

؛کچھ بھی نھیں جانی بس تھوڑی سی

لال ھوئی ھے ابھی ٹھیک ھو جائے گا ویسے

بھئ دوپٹہ گلے میں ھوتا کسی کو کیا پتہ

چلنا؟؛زمان کی فکر مندی پر وہ بولی•

؛مجھے تو دیکھنا ھے ناں؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

زمان اسکے گلے اور گردن پر

پھونک مارنے لگا۔

؛تو تمھیں حق ھے، پر میرے کیوٹ بیبی

یہ ٹھیک ھو جانا ھے بے بی کی وجہ سے بھی

ھو جاتا ھے جب اسکو سینے پر سلائیں ۔

دلکش نے ایک دم کہہ دیا زمان کے چہرے۔ پر

گہری مسکان چھائی۔

Urdu Novels Ghar

؛تمھیں بڑا ھے ویسے؛

زمان اسکو چھیڑ کر بولا ۔

؛ھاں تو ایک اعدامیاں کو سنبھالنا بھئ

بچوں کے جیسا ھے؛ پھر تم تو ھو ھی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بے بی؛ دلکش نے اسکی گال پر کس کیا۔

؛پر ھمارے بے بی کو بھی حق نھیں

وہ میری وائف کو یوں نشان دے،؛

زمان کی نظریں صرف دلکش کے گلے

اور گردن پر تھی وہ پریشان تھا وہ جانتی تھی۔

؛تمھارے دور ھونے سے اور اس چوٹ کے نشان سے

اچھے ھیں یہ نشان جو میری گردن پر ھیں؛ اور

ویسے بھی اب اپنی وائف کو شئیر کرنے کی عادت

ڈالو؛ دلکش نے ادا سے کہا اور صوفہ سے اٹھ گئی۔

؛مطلب؟ میں کیوں اور کس کے ساتھ شئیر کروں؟

تم میری ھو؛ زمان نے غصے سے اسکو دیکھ کر کہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش اسکو دھکا لگا کر باتھ تک چھوڑ آئی

خود بیڈ ٹھیک کرنے لگ گئی وہ اپنا مستقبل سوچ

کر مسکرا رھی تھی، کتنا پیارا احساس ھے

جب آپکے پیار کی نشانی آپکے ھاتھوں میں سانس

لے وہ چھوٹے سے ھاتھ پیر اور آنکھیں؛

؛اس سے پہلے دلکش نے بچوں کے بارے میں

نھیں سوچا تھا پر اب وہ اپنی فیملی کیلیے

اپنی فیملی بنانا چاھتی تھی جس میں اسکے

بچے ھوں پر زمان کو کیسے بتائے اس پر وہ تھوڑا

شرما رھی تھی کیونکہ اسکو بچے بھت پسند ھیں •

وہ شاور لے کر باھر آیا تاول سر

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پر رکھے وہ بال خشک کر رہا تھا

جب اسنے بیڈ پر دلکش کو مسکراتے

دیکھا تاول وہاں چھوڑ کر وہ آگے آیا۔

؛کچھ تو بات ھے جو تم چھپا رھی

ھو اور خود ایجوائے کر رھی ھو بتاو

بھئ کیا ھے ؟؛زمان اسکے سامنے آ گیا۔

؛ھے بھئ اور نھیں بھی پر ابھئ میں نے

ایک کیس دیا تھا زمان تمکو سمجھ جانا

چاھیے؛دلکش اٹھ کر کھڑی ہوئی اور

زمان کو ٹی شرٹ پکڑانے بڑھی۔

؛کیا؟دلکش بتاو بھئ؛وہ واپس اسکے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

پاس آ گیا ٹی شرٹ پکڑ کر پہنے لگا پر

خود سے پہنی نا گئی تو دلکش نے مدد کی۔

؛اب بتاو مجھے اب نخشں چھوڑ رہا میں؛

اسکو بازو دے پکڑ کر زمان نے اپنے ساتھ

لگایا؛ دلکش اب اسکو مذید تنگ کرنے لگی۔

؛تم وہ چاھتے تھے، اس بات پر مجھ سے

تھوڑی سی لڑائی بھی ھوئی اور؛

دلکش چپ ھو گئی اسکو سوچتا چھوڑ

وہ اپنی کلائی چھوڑا کر دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی

؛چلو اب نیچے سب ویٹ کر رھے باقی تمکو

ادھر پتہ چل جائے گا، دلکش نے اشارے سے کہا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛نھیں؛دلکش سنو آر یو پر یگنٹ ؟؛

زمان نے حیرت اور خوشی سے پوچھا۔

؛دلکش اسکی بات پر پلٹی اور گہری مسکراہٹ

لیے اسکو دیکھتی رہ گئی؛

؛نو؛بٹ آئی وانابی؛دلکش نے محبت پاش

لہجے میں وہ کہا جسکو وہ سننا چاھتا تھا

زمان تیز قدموں سے اسکے پاس آ گیا۔

؛دلکش کو پیچھے سے ہگ کیے وہ اسکو

اپنی پاس قید کر چکا تھا؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دوبارہ کہو جو ابھی کہا؛زمان نے ہولے سے

اسکے کان میں کہا،

؛زمان___؛دلکش تلملا کر بولی۔

؛سننا ھے مجھے کہو بھئ اب؛

زمان اپنی بات پر پکا تھا۔

؛ ھھمم آنکھیں بند کرو؛

دلکش نے اسکے ھاتھوں پر ھاتھ رکھے۔

زمان نے آنکھیں بند کرلی،دلکش پلٹی اور

سیدھا ھو کر اسکے کان کے پاس ھوئی۔

؛ھاں مجھے ھماری فیملی چاھیے ھمارے

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

بچے، جو ھمکو پورا کریں ھمارے پیار کی

نشانی، جو تم چاھتے ھو وہ مجھے چاھیے؛

دلکش نے جیسے جیسے کہتی گئی زمان

کے چہرے پر خوشی کے رنگ چھا گئے۔

؛دلکش نے کہہ کر اسکو ٹائیٹ ہگ کر لیا؛

زمان بھی اپنے زخم بھول گیا اور اسکو

Urdu Novels Ghar

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

• بانہوں میں لے کر ہنستا چلا گیا

؛بھابھی بچے نہیں اٹھے ؟؛

؛اٹھ گئے تھے زمان کو اٹھا رہی تھی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

دلکش آتے ھوں گے چلو اوتم ناشتہ کرو؛

؛تسلیم روبینہ کو لے کر باھر لاؤنج میں آئی؛

؛ابھی وہ سب وھاں باتیں کر رھے تھے

دلکش اور زمان بھی آ گئے؛

زمان نے وھی سفید ٹی شرٹ اور شارٹس پہنی

تھی جبکہ دلکش نے ہلکا کچا پیلا فراک پہن

رکھا تھا جس پر کام ھوا تھا، ہلکا سا میک اپ

وہ بھت پیاری لگ رھی تھی؛

؛زمان اسکا ھاتھ پکڑ کر چلتا صوفہ پر آ کر بیٹھ

گیا دلکش اسکے ناشتہ بنانے کچن میں چلی گئی

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ بار بار اسکو ھی دیکھ رھا تھا یہ چیز اب سب

نوٹ کر رھے تھے؛

؛اپنے بیٹے کی بے قراری دیکھ کر تسلیم نے

دلکش کو آواز دی،

؛دلکش تم آجاو ناشتہ صبا بنا دیتی ھے

زمان پاس بیٹھو آکر؛ دلکش کو سمجھ

لگ گئی تھی وہ اپنی مسکان چھپائے

آکر صوفہ پر بیٹھ گئی؛ اور زمان سے

الجھنے لگی۔

؛صبر بھی کر لیا کرو ناشتہ بھی بنانے نھیں دیا

اور جب آفس بھاگتے تھے تب نھیں یاد اتی تھی؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛یہاں بیٹھی رہو چپ چاپ؛زمان نے آنکھیں نکال

کر کہا؛

؛سکون کرو ناشتہ کرو پھر دیکھنا آنکھیں فراصت میں

دیکھوں گی؛دلکش اسکی انگلیوں سے ھاتھ ہٹا کر

واپس کچن میں گھس گئی؛

Urdu Novels Ghar

؛تائی امی میں کافی بنادوں زمان کو

ابھی آجاتی ھوں؛

؛ٹھیک ھے بیٹا اپنے شوہر سے پوچھ لو جانے دیتا

ھے تو جاو بنالو جا کر؛تسلیم اور روبینہ ہنس پڑی۔

وہ شرمندہ سی کچن میں چلی گئی ۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ناشتہ کر کے سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے

ملک شہزاد کو کچھ یاد تو فوری اپنے کمرے

کی طرف بھاگا اور واپس آیا تو ھاتھ میں

ایک پیکٹ تھا جو لا کر زمان کی طرف بڑھا

دیا؛ زمان نے حیرت سے وہ پیکٹ کھولا اندر

پیپرز تھے جو زمان نے دلکش کی طرف کر دے

وہ پریشان سی ان پیپرز کو کبھی زمان اور کبھی

ملک شہزاد کو دیکھنے لگی۔

Urdu Novels Ghar

؛ڈرتے ھوئے اسنے پیپرز باھر نکالے تو وھی

زمین کے تھے جو زمان نے دلکش کے نام کر دی

تھی، دلکش کی سانس بحال ھوئی زمان کو اسکا

ڈر سمجھ آ گیا تھا وہ اسکی انگلی تھام کر بیٹھا

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

تھا دلکش نے تمام پیپرز دیکھے تو واپس ملک شہزاد

کو دے دیے۔

؛تایا ابو مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے؛

؛ارے بیٹا یہ تمھارا حق مہر ہے یہ رکھنا پڑے گا

خود رکھو اپنے شوہر کو پکڑایا اپنے ابو کو؛ پر

آج سے یہ سب کچھ تمھارا؛ ملک شہزاد نے پیار

سے دلکش کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

؛وہ پھر خاموش ہو گئی؛

؛اچھا میری طرف سے بھی کچھ ہے؛

تسلیم انکو چپ بیٹھا دیکھ بولی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اب آپ نے کیا دینا ھے؟ زمان شرارت سے

بولا•

؛میں نے تم دونوں کو چھٹی دینی ھے

جاو مری گھوم آو موسم اچھا ھو رھا

اپنی بیوی کو نھیں دکھاو گے مری؟

تم تو کہتے میں مری تبھی جاوں گا جب

میری شادی کرو گے؛ اب کر لی شادی

میری بہو کو گھوما کر لاو؛ تسلیم اسکی

پرانی بات یاد کرا کر ہنسی•

؛ھاں بھئی گھوم آو،؛ ملک شہزاد نے بھی

حامی بھری باقی سب کچھ کہنے لگ گئے•

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛پر ابو لاہور والی پارٹی؛زمان کا اتنا کہنا

سب کی نظریں اس پر دلکش نے تو مکا بھیٔ

دے مارا•

Urdu Novels Ghar

؛میاں تمکو چھٹی دی ھے میری بیگم نے

تم اپنی بیگم ساتھ ایجوائے کرو کام ھوتا رھے

گا اور بے فکر رھو صدیق دیکھ لے گا •

؛اچھا چلیں پھر ھم تیاری کرتے ھیں؛

زمان کھڑا ھو گیا اور دلکش کا ھاتھ پکڑ

کر اسکو بھی کھڑا کر لیا•

؛ھاں جاو دھیان سے جانا؛

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

سبکی دعائیں لے کر وہ واپس اپنے بیڈ روم

میں پہنچ گئے ۔

؛کمرے میں آتے ھی زمان نے بیگ نکالا اور

کپڑوں سے بھر لیا دلکش کی رفتار پر حیران

تھی آخر وہ بس ہفتے کیلیے جا رھے تھے

زمان نے سال کے کپڑے بیگ میں ڈال لیے۔

Urdu Novels Ghar

؛ہیلو ھم پوری زندگی وھاں نھیں رک رھے؛

دلکش نے اسکی تیاری دیکھ کر کہا۔

؛تمھارے بھی ساتھ ھی رکھیں ھیں یار؛

زمان تھک کر بیٹھ گیا۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دھیان سے کرنا تھا طوفان مچا کر اب ھو رھا

ھے ناں درد، سکون تو تم میں بالکل نھیں ھے؛

دلکش نے واپس بیگ تیار کیا سب کر کے اسنے

بیگ کمرے کے باھر رکھ دیا۔

؛کیوں؟؛زمان نے اسکو دیکھا

؛تا کہ تم اور کچھ نا بھر دو اندر؛

اب بتاو کیا پہن رھے ھو؟ مجھے بھی

چینج کرنا ھے، اور پلیز زمان شارٹس

مت کہنا پھاڑ دینی میں نے ساری یا آگ

لگا دینی ھیں؛وہ تپ کر بولی۔

؛تم نکال دو پھر؛زمان نے ہتھیار ڈالے۔

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛دلکش نے بلیو کلر کا پینٹ کورٹ نکال کر

زمان کو دیا اور خود ہلکے کام کی بنی ساڑھی

نکالی، دونوں تھوڑی ھی دیر میں تیار تھے •

رائٹر اے آصف

Urdu Novels Ghar

وہ اپنی ساڑھی کا پلو ٹھیک کر رھی

جب زمان جو اسکو دیکھ رھا تھا پاس آیا•

؛تمھارے علاوہ میں نے کبھی کسی کا سوچا

نھیں، اور تم سے پیارا مجھے کوئی ملا نھیں

دلکش زمان تم میری زندگی ھو جان ھو میری؛

وہ جانے کو تیار تھے جب زمان نے دلکش کو

بانہوں میں جکڑ لیا •

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛اسکی بانہوں میں جھولتی ہوئی دلکش،

اپنے ھاتھ زمان کی گردن سے لپٹ کر مسکرائی؛

؛مجھے تم سے عشق ھو گیا ھے؛

اب بس میرے پاس رھو ھر لمحہ ہر پل

خود سے دور جانے نہیں دوں گی بھول جاو اب

اپنے تمام کام تم صرف میرے ھو؛زمان کے

قریب آکر وہ ہولے سے اسکے کان میں کہتی

اپنے ھونٹوں کو اسکی کان پاس لائی اور نشان

محبت دے کر گلے لگ گئی۔

اپنے کان پر دلکش کی گرم سانسوں کی گرماہٹ

سے زمان نے ھاتھ بڑھا کر اسکی کمر پر گرفت

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

مضبوط کرلی وہ کٹی پتنگ کیطرح جھول کر اس

سے لپٹ گئی۔

؛زمان، اب سوچ لینا ہنی مون پر جانا ھے یا نھیں

ایک انچ بھی اور پاس ھوئے اس سوٹ بوٹ سے

جاوگے ؛دلکش نے خماری سے کہا اور ٹھوڑی

پر کس کیا، زمان نے اپنی گرفت اور گہری کر دی

اسکی ساڑھی کا پلو اب نکل گیا کورے بدن پر

زمان کی چلتی انگلیاں مذید آگ لگا رھی تھی۔

؛ساڑھی مت پہنا کرو، کنڑول کا ھر لیو پار ھو جاتا؛

زمان اسکی کمر پر آہستہ آہستہ انگلیاں گھوما

رھا تھا، دلکش اسکی بانہوں میں پس کر رہ گئی۔

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛تو کون کہہ رہا ھے کنٹرول کرو؟ آپکے نکاح

میں ھوں آپکی وائف ھوں اور آپکو پورا حق ھے؛

دلکش نے اس ادا سے کہا زمان اسکے چہرے

پر جھکا اور پھر جھکتا ھی گیا۔

رائٹر اے آصف

Urdu Novels Ghar

دو گھنٹہ کے سفر کے بعد وہ لوگ مری میں تھے

ہلکی برف باری ھو رھی تھی زمان نے اپنے

دوست کا گھر لیا تھا، اسکی فیملی کراچی

ھوتی تو یہ لوگ اسکے گھر جو مری میں تھا

رکے۔

؛دلکش نے ساڑھی پہن تو لی تھی پر اس سردی

میں وہ کانپ رھی تھی زمان اسکے گود میں لیے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

آگ کے پاس بیٹھا تھا، چلو ابھی باڈی نارمل کرتا

ھوں اس آگ سے کچھ نھیں ھونا؛

؛ایک تو رنگ گورا اوپر سے ساڑھی اور اب

نیلی ھو رھی ھو اتنا بھی ظالم نا ھو کوئی؛

زمان اسکو گود میں اٹھائے کمرے میں لے گیا

پیر سے دروازہ بند کر کے اسنے سب لائٹس

آف کر دی۔

رائٹر اے آصف

ایک سال بعد

؛زمان اٹھو اور سنبھالوں جا کر اپنے بیٹے کو

ادھر باپ کی نیند پوری نھیں ھوتی ادھر

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ جناب سوتا نہیں ہے؛

کمبل اٹھا کر دلکش نے زمان کو اٹھایا۔

؛کیا ہو گیا جانے من، سو جائے گا؛

میں بھی نہیں سوتا تھا امی سے پوچھو؛

زمان نے سکون سے کہا اور واپس کمبل تان لیا۔

؛پتہ تھا مجھے بچوں کا شوق اتنا ہے سنبھال

ایک نہیں ہونا بسس اور بچے نو؛ دلکش نے

لمبا سانس لیا زمان جھٹ سے اٹھا کمرہ لاک

کیا ریان کو گود لیا اور آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

؛یار سو تو گیا ہے، زمان نے دلکش کی طرف دیکھا

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

وہ تھکی سی محسوس ھوئی؛

؛ریان کو بیڈ کر لیٹا کر زمان نے دلکش کو کھینچا

وہ بے دھیانی میں اسکے اوپر گری،

؛کیا ھے ؟زمان؛دلکش کی آدھی بات وہ کھا گیا•

؛ائی لو یو، ائی لو یو سو مچ میری ون اینڈ اونلی؛

مجھے پتہ ھے تم رات سوئی نھیں میں بھی نھیں

تھا اب تم سو جاو ریان کو میں سنبھال لوں گا،

؛دلکش کا غصہ اسکی باتوں میں ختم ھو گیا تھا

اسنے اپنا سر زمان کے سینے پر رکھا اور آنکھیں

بند کر لی؛زمان خبر دار جو رات کو باھر رکے؛

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

؛ٹھیک ھے آئندہ جو کام ھو گا دن میں رات صرف

تمھاری اور ریان کی؛ابھئ تو مجھے بیٹی چاھیے؛

زمان نے اسکو تنگ کرنا شروع کر دیا دلکش کی نیند

اڑ گئی؛

Urdu Novels Ghar

؛زمان؟مارنا ھے مجھے؟

؛ھاں ناں پر پیار سے پیار کر کے؛زمان

اسکے نازک بدن کو اپنے پناہوں میں لیا اور

کانوں میں سرگوشیاں کرنے لگا۔

گزرتے ھر پل کے ساتھ وہ جتنا قریب

آ چکے تھے اتنا وہ ایک دوسرے پر حق

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

رکھتے تھے،

رائٹر اے آصف

؛لائف رولو کوسٹر کیطرح بھاگتی ھے

کس موڑ کر کتنا ایجوائے کرنا ھے وہ

آپ پر ھوتا ھے یہ سفر واپس نھیں ھوتا؛

Urdu Novels Ghar

دلکش اور زمان کا ڈیپ لو مری کی وادیوں

میں پروان چڑھا جب تین ہفتہ بعد ان دونوں

نے گڈ نیوز دی• وقت تیزی سے گزر گیا•

دونوں گھروں کی خوشیاں اور دلکش زمان

کا بچپن واپس آ گیا تھا انکے بے بی

کی صورت•

؛اچھے اور پیارے پل یاد گار ھوتے ھیں ھم ایسے

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

ھی نفرتوں میں نکال دیتے کسی سے ڈیپ لو

کرو اسکو محرم بناو اور پوری لائف پیار میں گزر دو؛

ختم شدہ

Urdu Novels Ghar

Search on Google (Urdu Novels Ghar) for Read More Novels

Search on Google (Urdu Novels Ghar)

For Read More Novels Famous Category Base Like

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

https://urdunovelsghar.pk/

https://urdunovelsghar.com/